﴿... اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِاللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ﴾ (آل عمران: ۷۴) ﴿... عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل: ۸۰)

الفضل

انٹرنیشنل

ہفت روزہ

مدیر أعلیٰ: نصیر أحمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۲۰ر دسمبر ۱۹۹۶ء شمارہ ۵۱

۹ر شعبان ۱۴۱۷ ہجری - ۲۰ر فتح ۱۳۷۵ ہجری شمسی

دین کی مبادیات ہر احمدی بچے کو چھوٹی عمر سے ازبر کرا دینی چاہئیں

جو آپ کے ماتحت ہیں ان کے متعلق آپ خدا کے حضور جوابدہ ہونگے

بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکیدی ہدایت

(سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ سویڈن کی مختصر رپورٹ)

(قسط نمبر ۲)

۲۹ نومبر بروز جمعۃ المبارک شام پانچ بجے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الحمد مالمو (سویڈن) میں چھوٹے بچوں کی ایک کلاس لی۔ جائزہ پر معلوم ہوا کہ بچوں کو نہ تو بنیادی تعلیمات سے آگاہی ہے اور نہ ہی انہیں اپنے خاندان کے افراد و بزرگان سے کچھ تعارف حاصل ہے۔ اس نہایت افسوس ناک صورت حال پر حضور ایدہ اللہ نے بہت گہرے دکھ اور کرب کا اظہار فرمایا اور والدین اور جماعتی عہدیداران سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جو آپ کے ماتحت ہیں ان کے متعلق آپ خدا کے حضور جوابدہ ہونگے۔ کافی عرصہ سے بار بار بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلائی جارہی ہے لیکن یہ اسی طرح کورے کے کورے ہیں اور کسی کو فکر ہی کوئی نہیں۔ حضور نے اس غفلت اور کوتاہی پر شدید اظہار ناراضگی کرتے ہوئے یہ کلاس ختم فرمائی اور پھر لجنہ کو ملاقات کا وقت دیا۔ حضور نے لجنہ کو نصیحت فرمائی کہ جو خواتین نئی احمدی ہوئی ہیں انہیں اپنے اندر جذب کریں اور ان کی دینی تعلیم و تربیت کا انتظام کریں۔ بچیوں کے تعارف کے دوران ایک بچی نے بتایا کہ اس کے والد ٹیکسی ڈرائیور ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا یہ اچھا پیشہ ہے۔ اس میں وہ خدمت دین کے کاموں کے لئے بھی وقت دے سکتے ہیں۔ آپ کے والد اگر ٹیکسی چلاتے ہیں تو اس میں شرمانے والی کوئی بات نہیں۔ ان کو مبارک ہو کہ وہ ہاتھ کی کمائی کرتے ہیں۔ اگر ایک آدمی کما سکتا ہے اور نہ کمائے اور سوشل پر بیٹھ جائے تو اس کے مقابل پر کمانے والا بہتر ہے۔

ایک خاتون نے سوال کیا کہ کیا دوسرے سیاروں پر بھی کوئی مخلوق ہے؟ اس کے جواب میں حضور نے نہایت تفصیل باقی اگلے صفحہ پر

ہم عفو، صفح اور مغفرت کے بغیر کسی کی اصلاح نہیں کر سکتے

عفو کا ماحول گھروں میں پیدا ہونا لازم ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۶ر دسمبر ۱۹۹۶ء)

لندن (۶ر دسمبر): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ التغابن کی آیت نمبر ۱۳ تا ۱۵ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ جب میں سویڈن میں تھا تو ایک خاتون کا خط آیا جس کا مفہوم یہ تھا کہ آپ عفو اور مغفرت کے موضوع پر بھی خطبہ دیں، اس کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ حضور نے فرمایا جو تاثر میں نے محسوس کیا وہ یہ تھا کہ ان کے خاوند معمولی باتوں پر بھی بچوں سے سختی کرتے ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ اس موضوع پر پہلے بھی بارہا خطبات میں توجہ دلا چکا ہوں اور اتنی جلدی اس کی ضرورت نہیں۔ لیکن سفر سے واپسی سے پہلے حضور نے ایک رویا دیکھی جس سے آپ کو یہ تفہیم ہوئی کہ بعض باتیں بار بار بیان کرنی اس لئے ضروری ہیں کہ ان پر اصرار کئے بغیر انسان اسے سمجھتا نہیں جس کا مطلب ہے کہ بار بار سمجھایا جائے۔ انسان نہ سمجھے تو اس پر اصرار کیا جائے تاکہ وہ سمجھ سکے۔

حضور نے آیت قرآنی کے مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بلاغ المبین کا یہی مفہوم ہے کہ جب تک بات کھل نہ جائے انسان وہ بات کہتا چلا جائے۔ حضرت محمد رسول اللہ کا یہی طریق تھا کہ جب تک ایک بات کو خوب اچھی طرح کھول نہ دیتے اس وقت تک اس بات کو دہراتے بھی تھے۔ اس پہلو سے "ذکر" میں جو زور ہے کہ نصیحت کر اور کرتا چلا جا وہ بلاغ المبین کا ہی ایک پہلو ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جہاں بظاہر تکرار فرمائی ہے وہ تکرار نہیں بلکہ بات کو سمجھانے کے لئے اصرار ہے۔

حضور نے فرمایا کہ توکل کا مضمون دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہے اور آیت کریمہ میں جو "علی اللہ فلیتوکل المومنون" کے الفاظ ہیں ان کا مطلب ہے کہ جو لوگ رسول اللہ کی نصیحت سے اثر لینے کی بجائے پیٹھ پھیر کر چلے جاتے تھے تو اس کو پھر بھی اس حال پر آپ چھوڑا نہیں کرتے تھے بلکہ اپنی نصیحت کے اثر انداز ہونے کے متعلق اللہ پر توکل کیا کرتے تھے۔ تو جہاں بلاغ بظاہر ناکام رہا وہاں توکل کام کر جایا کرتا تھا۔ آپ ان کے لئے دعا کرتے تھے اور اپنے بلاغ کے بظاہر ناکام ہونے پر اللہ کی طرف توجہ کرتے تھے۔ اور آپ کی دعاؤں سے پیدا ہونے والا انقلاب وہ معجزہ ہے جس کی نظیر کہیں دکھائی نہیں دے گی۔

باقی صفحہ نمبر ۳ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۵ دسمبر ۱۹۹۶ء کو ڈنمارک اور سویڈن کے دورہ سے واپس تشریف لائے۔ حضور انور کی لندن سے غیر حاضری کے دوران ایم ٹی اے کے پروگرام ملاقات میں پرانے ریکارڈ شدہ پروگرام نشر مکرر کے طور پر دکھائے گئے۔ اور جمعۃ المبارک، ۶ دسمبر سے دوبارہ براہ راست پروگرام ملاقات کی نشریات نشر ہوئیں۔ الحمدللہ۔ گزشتہ ہفتہ کے پروگرام ملاقات کا خلاصہ بغرض ریکارڈ پیش ہے۔

ہفتہ، ۳۰ر نومبر ۱۹۹۶ء:

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے یورپ کے دورہ پر ہونے کی وجہ سے پہلے سے ریکارڈ شدہ کلاس نمبر ۴۹ دکھائی گئی۔ جس میں ایک بچے نے حضرت ماسٹر عبدالرحمان صاحبؓ (مہر سنگھ) کے بارے میں تقریر کی۔ حضور انور نے ان کی زندگی کے حالات پر مزید تفصیل سے روشنی ڈالی۔

اتوار، یکم دسمبر ۱۹۹۶ء:

آج کے دن انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ یکم جنوری ۱۹۹۵ء کی ایک مجلس سوال و جواب نشر مکرر کے طور پر دکھائی گئی۔

سوموار و منگل، ۲ر اور ۳ر دسمبر ۱۹۹۶ء:

ان دو دنوں میں ترجمۃ القرآن کلاسز نمبر ۲۳ اور ۲۴ دکھائی گئیں۔

بدھ و جمعرات، ۴ر اور ۵ر دسمبر ۱۹۹۶ء:

ان دو دنوں میں ہومیو پیتھی طریقہ علاج کے بارہ میں پہلے سے ریکارڈ شدہ کلاسز نمبر ۴۶ اور ۴۷ دوبارہ دکھائی گئیں۔

جمعۃ المبارک ۶ر دسمبر ۱۹۹۶ء:

آج کے دن اردو بولنے والے احباب کے ساتھ حضور انور کی مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں آپ نے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات عنایت فرمائے۔

☆ نیوزی لینڈ کے لوگ مذہب کے معاملہ میں بڑے سخت ہیں۔ ان کو تبلیغ کیسے کی جائے؟

☆ جب فرعون ڈوب رہا تھا تو اس نے خدا سے کہا "میں موسیٰ اور ہارون کے رب پر ایمان لاتا ہوں"۔ اس وقت خدا نے اسے کہا کہ "تو اب ایمان لاتا ہے جبکہ اس سے پہلے تو نافرمانی کر چکا ہے" سوال یہ ہے کہ کیا وہ کشفی کلام تھا یا ظاہری؟

☆ اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا جائز ہے یا نہیں؟

☆ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش بن باپ کے ہوئی تھی۔ سوال یہ ہے کہ کیا آج کی سائنس اسے صحیح ثابت کر سکتی ہے؟

☆ امیر اور غریب کا فرق دنیا میں بڑھتا جارہا ہے۔ کیا احمدیت کے دنیا میں آنے سے اس پر کوئی فرق پڑا ہے؟

☆ اگر حضرت عیسیٰؑ وفات پاچکے ہیں تو پھر حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیوں کیا؟

☆ نیوزی لینڈ سے ایک دوست کا میلاد کے بارہ میں سوال اور اس پر حضور کا تبصرہ!

☆ قرآن کریم کی آیت "ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح وجعلناھا رجوما للشیاطین" اس میں شیطانوں پر پتھراؤ سے کیا مراد ہے؟

☆ ملفوظات حصہ اول صفحہ ۸ پر درج ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "میں ہرگز اپنے آپ کو مولوی نہیں کہتا اور نہ میں راضی ہوں کہ مجھے کوئی مولوی کہے بلکہ مجھے اس لفظ سے ایسا رنج ہوتا ہے کہ جیسے کسی نے گالی دی ہو"۔ سوال یہ ہے کہ ہماری جماعت میں بہت سارے مولوی کہلاتے ہیں اس پر حضور انور کا تبصرہ!

☆ بچے کی پیدائش پر اسے گھٹی دی جاتی ہے مذہبی لحاظ سے اس کی حیثیت کیا ہے اور یہ کتنی پرانی روایت ہے؟

برطانیہ میں رمضان المبارک کے آغاز اور عیدین کی تواریخ حسب ذیل ہوں گی۔

آغاز رمضان المبارک: ۱۱ جنوری ۹۷ء بروز ہفتہ

عیدالفطر: ۹ فروری ۹۷ء بروز اتوار

عیدالاضحیہ: ۱۸ اپریل ۹۷ء بروز جمعۃ المبارک

بقیہ صفحہ اول

سے زندگی کے مضمون پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح زندگی کا آغاز ہوا اور خدا تعالیٰ نے کتنے باریک در باریک حیرت انگیز نظام انسان کی تخلیق میں جاری فرمائے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ تعجب ہے کہ آج کا متکبر سائنس دان خدا کی ہستی کا منکر ہے اور وہ اپنے وجود کے اندر بھی غور نہیں کرتا۔ حضور نے نہایت آسان الفاظ میں اور دلنشیں انداز میں اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے مختلف مظاہر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ یہ ہے اللہ رب العالمین۔ وہ آسمان اور زمین کا نور ہے اور یہ سب کارخانہ حیات نور سے، روشنی سے چل رہا ہے۔ تمام انسانی زندگی نور پر پل رہی ہے اسی طرح روحانی سلسلہ حیات میں بھی اللہ تعالیٰ کی روحانی تجلیات جلوہ دکھاتی ہیں اور انسان کی روحانی حیات کے لئے خدا کے نور سے حصہ پا کر انبیاء علیہم السلام اس دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں۔ روحانی زندگی بھی نور ہی سے ملتی ہے۔ اور اللہ جو رب العالمین ہے تو وہ اس مادی جسمانی کائنات کا بھی رب ہے اور روحانی کائنات کا بھی۔ حضور نے اللہ تعالیٰ کی قدرت و عظمت کے اس پیارے ذکر کو سمجھاتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ آپ لوگ جو تعلیم حاصل کر رہے ہو تو ان باتوں پر غور کیا کرو۔ اس سے تمہاری آنکھیں روشن ہو جائیں گی۔ پھر خدا کی طرف دل کھینچے جاتے ہیں۔ پھر دین کی خدمت کے لئے جتنے علوم تم لوگ پڑھتے ہو ان کو استعمال کرو اور وہ تبھی کر سکتے ہو اگر دین اور دنیا دونوں کا علم ہو۔ اگر دین کا علم نہ ہو تو صرف دنیا کا علم کافی نہیں۔ اگر دین کا علم ہو اور دنیا کا نہ ہو تو مولوی بن جاؤ گے لیکن دین و دنیا دونوں کا علم ہو تو پھر احمدی بنوگی۔ اس لئے ضروری ہے کہ قرآن بھی سیکھو۔ دنیا بھی پڑھو اور دین بھی سیکھو اور ان کو آپس میں جوڑو۔

حضور نے بچیوں کا جائزہ لیا کہ ان میں سے کتنی ہیں جو روزانہ تلاوت قرآن کریم کی عادی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن شریف روح کو زندگی دیتا ہے۔ اس کی تلاوت باقاعدگی سے کرو۔ اس کا ترجمہ سیکھو۔ تم لوگ اپنے لئے یہ فیصلہ کر لو کہ قرآن شریف کو پڑھو گے اور سمجھ کر پڑھو گے۔ اگر سمجھ نہ آئے تو کسی سے پوچھو۔ اسی طرح حضور نے نمازوں میں باقاعدگی کے متعلق بھی نصیحت فرمائی خصوصیت سے نماز فجر کے بارہ میں کہ یہ فیصلہ کرو کہ صبح کی نماز وقت پر پڑھنی ہے اور اس کے بعد تلاوت کرنی ہے اور اس کے بغیر دن شروع نہیں کرنا۔ نماز میں پڑھنے کے لئے بھی قرآن کریم کی سورتیں یاد کرو اور ترجمہ کے ساتھ سمجھ کر یاد کرو۔ روزانہ تلاوت کے لئے کچھ آیتیں معین فرض کر لو کہ اتنا ضرور پڑھنا ہے کم از کم ایک رکوع تو ضرور پڑھنا چاہئے۔ اور اگر پڑھنا نہیں آتا تو ایم ٹی اے پر تلاوت آتی ہے اس کی کیسٹ بھی مل جاتی ہیں وہ لے کر ان سے مدد لیں۔ یہ نہایت مفید تعلیمی و تربیتی کلاس قریباً سات بجے تک جاری رہی۔

پھر نماز مغرب و عشاء کے بعد حضور ایدہ اللہ احباب کے ساتھ مجلس عرفان میں رونق افروز ہوئے۔

مجلس عرفان میں احباب نے مختلف سوالات حضور سے دریافت کئے۔ روح کے متعلق ایک سوال ہوا کہ کیا روح نور ہے یا اللہ کا حکم؟ حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں اس کا جواب موجود ہے کہ روح "امر ربی" سے ہے۔ یعنی از خود نہیں ہے، ہمیشہ سے نہیں ہے، کوئی زندگی کا مادی جسم نہیں ہے بلکہ اللہ کا امر آئے تو روح بنتی ہے۔

☆ ایک دوست نے پوچھا کہ کیا مرنے کے بعد انسان کی روح کا قبر کے ساتھ کوئی تعلق رہتا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ ہاں تعلق رہتا ہے لیکن وہ واپس نہیں آسکتی۔

☆ ایک سوال یہ ہوا کہ اگر انسان سے کوئی غلط کام ہو جائے تو اس کی سزا اس دنیا میں ہی ملتی ہے یا اگلی دنیا میں بھی دوبارہ حساب کتاب ہوتا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ بعض ایسے گناہ ہیں کہ ان کی اس دنیا میں بھی سزا ملتی ہے اور اگلے جہان میں بھی۔ بعض ایسے ہیں کہ یہاں ہی سزا ملتی ہے اور اگلے جہان میں نہیں ملتی اور بعض دفعہ یہاں سزا نہیں ملتی لیکن اگلے جہان میں ملتی ہے۔ یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس غلطی کی سزا کس طور پر ہوگی۔ اس لئے اس بحث میں پڑنے کی بجائے سزا کا جو خطرہ ہے اس کو ٹالنے کی طرف توجہ کرو اور توبہ و استغفار کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں اور خطاؤں کی معافی چاہو۔

☆ ایک سوال یہ ہوا کہ کیا یاقوت، ہیرے، زمرد وغیرہ پتھروں کا کوئی اثر انسانی زندگی پر ہوتا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ ان چیزوں پر زر کثیر خرچ کرنے سے مال میں جو کمی آتی ہے وہ زندگی پر اثر پیدا کرتی ہے۔ پھر حضور نے سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ توہمات کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن جسمانی طور پر بعض پتھروں کا استعمال بعض خاص قسم کی بیماریوں یا ان کے خلاف ردعمل جسم میں پیدا کر سکتا ہے اور یہ اثر ہومیوپیتھی طریق پر ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نظام میں لطیف اثرات چلتے ہیں۔

☆ ایک دوست نے صبح کی بچوں کی کلاس کے حوالے سے کہا کہ بچوں نے حضور کو سنانے کے لئے نظمیں یاد کی ہوئی تھیں لیکن افسوس اس کا موقعہ نہیں ملا۔ حضور نے فرمایا کہ میں نظمیں سننے کے لئے دورے نہیں کرتا، میں یہ دیکھنے کے لئے دورے کرتا ہوں کہ مجھے پتہ چلے کہ ان کی تربیت ٹھیک ہو رہی ہے یا نہیں۔ یہ میرے فرائض میں داخل ہے کہ میں نمونے کے طور پر خود جائزہ لوں۔ اس لئے اگر آپ کا تصور میرے دورے کے متعلق مختلف ہو تو اس میں میرا قصور نہیں۔ جماعت کو علم ہونا چاہئے کہ میں کیا توقع رکھتا ہوں اس کے مطابق تیاری کریں۔ جو باتیں اللہ اور رسولؐ نے سمجھائی میں اس کے مطابق ہی جائزہ لوں گا۔ ایک بات قطعی ہے کہ بچوں کی تربیت میں یہاں لازماً کوتاہی ہوئی ہے اور آپ کو اس طرف توجہ کرنی ہوگی۔ دین کی مبادیات ہر احمدی بچے کو چھوٹی عمر سے ازبر کرا دینی چاہئیں۔ اس وقت کی یاد کی ہوئی باتیں کبھی نہیں بھولتیں۔

☆ چند دیگر سوالات یہ تھے۔ کیا قرآن خوانی میں حصہ لیا جا سکتا ہے؟ (حضور نے فرمایا کہ یہ محض جہالت ہے کیا رسول اللہؐ کے زمانے میں کبھی یہ باتیں ہوئی تھیں؟)۔ کیا روحیں بھٹکتی ہیں؟۔ کیا یورپ میں جامعہ قائم ہو سکتا ہے؟۔ کیا بچے کارٹون دیکھ سکتے ہیں؟۔ (حضور نے فرمایا کہ دیکھ سکتے ہیں لیکن اگر دینی باتیں نہ سیکھیں اور کارٹونوں کی دنیا میں ہی کھو جائیں اور دینی علم نہ ہو تو یہ تکلیف کی بات ہے)۔ کیا جین میں تبدیلی کی جا سکتی ہے؟ حضور نے فرمایا کہ اگر ایسی تبدیلی کی جائے جو اس کے نقص کو دور کرنے والی ہو اور خدا کی تخلیق کے ڈیزائن کے رخ پر ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر خدا کی تخلیق میں تبدیلی کی کوشش ہو تو قرآن کریم فرماتا ہے کہ ایسے لوگ شیطان کے کہنے پر عمل کرنے والے ہیں۔

☆ ایک صاحب نے کہا کہ اخبار میں تحقیق شائع ہوئی ہے کہ پردے کی وجہ سے مسلمان عورتوں میں وٹامن ڈی کی کمی آ رہی ہے؟ حضور نے فرمایا کہ تعجب ہے کہ پردہ نہ ہونے کی وجہ سے گھر ٹوٹ رہے ہیں، ایڈز پھیل رہی ہے، جنس سے تعلق رکھنے والی ہرپیز پھیل رہی ہے اس کی انہیں کوئی پرواہ نہیں اور یہ خطرہ ہے کہ پردہ سے وٹامن ڈی کم ہو جائے گا اور ایک اور بات جو یہ بتاتے نہیں کہ جتنا جسم کا Exposure آج کل یورپ میں سورج کے سامنے ہوگا اتنا ہی جلد کینسر پھیلتا چلا جائے گا۔ اس لئے کہ شمال میں O Zone Hole کے نتیجہ میں جو مسلسل بڑھ رہا ہے کئی قسم ریڈیائی شعائیں زمین پر براہ راست اتر رہی ہیں اور اس کے نتیجہ میں کینسر کا رجحان دن بدن بڑھ رہا ہے اس کی انہیں کوئی ہوش نہیں اور وٹامن ڈی کی کمی کی فکر ہے۔

☆ نماز کو سنوار کر پڑھنے کا حکم ہے لیکن نماز کے دوران خیالات بھٹک جاتے ہیں کہیں ایسا تو نہیں کہ نماز پڑھنے والا خدا کی وعید کے نیچے تو نہیں آتا؟

☆ حضور کی پاکستان واپسی کب تک متوقع ہے؟

☆ ایم ٹی اے کے لئے کلچرل پروگراموں کی تیاری کے متعلق ایک سوال پر حضور نے فرمایا پہلے بھی اس بارہ میں تفصیل سے ہدایات دے چکا ہوں۔ حضور نے اس سلسلہ میں مزید وضاحت فرمائی اور ہدایات ارشاد فرمائیں۔

☆ کیا سٹاک مارکیٹ کے شیئرز کا کاروبار کرنا جائز ہے یا نہیں؟

☆ یورپ کے ماحول کو سامنے رکھتے ہوئے کیا بچیوں کو گھر سے دور پڑھنے کے لئے بھیجا جا سکتا ہے؟ (حضور نے فرمایا کہ یورپ کے ماحول کی بحث نہیں گھر کے ماحول اور بچوں کی تربیت دیکھنا بھی ضروری ہے۔ ایک پاکستان کی پڑھی لکھی احمدی بچی تھی وہ برقعہ کے ساتھ آکسفورڈ میں پڑھی اور اس کی عظمت کردار نے دوسروں کو بھی متاثر کیا)۔

۳۰ نومبر کو صبح دس بجے سے سوا ایک بجے تک مختلف افراد اور خاندانوں نے حضور ایدہ اللہ سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور نے ازراہ شفقت بچوں اور بچیوں کی کلاس دوبارہ لی۔ دو بچیوں نے نظم "بدرگاہ ذی شان خیر الانام" پڑھی۔ حضور ایدہ اللہ نے ساتھ ساتھ تلفظ کی درستی کروائی اور فرمایا کہ بچے جو بھی نظم پڑھیں اس کا مطلب بھی سیکھیں اور جو نظم بھی یاد کریں ساتھ اس کا ترجمہ بھی یاد کریں اور خوب اچھی طرح سمجھ کر یاد کریں۔ حضور نے ایک بچے کو بلایا اور اس سے اس کے دادا اور پردادا کا نام پوچھا۔ اس نے سب سوالوں کے جواب بڑے اعتماد کے ساتھ صحیح صحیح دیئے۔ حضور اس سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اپنا اچھا ماضی یاد رکھیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کا ذکر اس طرح کرو جیسے اپنے ماں باپ کا ذکر کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ باپ دادا کا نام یاد رکھنے کی ہدایت دیتا ہے۔ اس لئے کہ ان کی خوبیاں یاد رکھا کرو اور اللہ کو اس سے بھی زیادہ یاد کیا کرو۔ اس لئے اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے اپنے آباؤ اجداد کا تعارف حاصل کرو اور ان کی اچھی باتیں ان سے پوچھو اور یاد کرو۔ پھر تمہیں معلوم ہوگا کہ وہ غریب مسکین لوگ، انہوں نے کس طرح اللہ کی خاطر قربانیاں کیں اور پھر کس طرح اللہ نے ان پر فضل فرمائے۔ آنحضرتؐ کے بزرگ آباؤ اجداد، انبیاء علیہم السلام کے واقعات یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو آپ کو یاد کرنی چاہئیں۔

اسی شام ساڑھے چار بجے Gambian اور بوزنین افراد کے ساتھ ملاقات کی ایک نشست ہوئی جس میں حاضرین نے حضور انور ایدہ اللہ سے مختلف سوالات کئے۔ ایک دوست نے پوچھا کہ دین کامل ہے تو پھر لوگ فرقوں میں کیوں بٹے ہوئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کے جواب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں بتایا کہ قرآن مجید خود فرماتا ہے کہ رسول کہے گا کہ اے خدا میری قوم نے قرآن کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا ہے اس کا مطلب ہے کہ دین کا کامل ہونا کافی نہیں بلکہ ہمیشہ ایک خدا کا ایسا بندہ ہونا ضروری ہے جو انہیں صراط مستقیم پر قائم رکھے اور تفرقہ سے بچائے۔

☆ سنی، شیعہ اور احمدیوں میں فرق کے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے حوالہ سے ناجی فرقہ کی علامات بیان فرمائیں اور بتایا کہ احمدی آج اس طریق پر گامزن ہیں جس پر آنحضرتؐ اور آپؐ کے صحابہؓ عمل پیرا تھے اور احمدیوں سے ان کے معاندین ویسا ہی سلوک کر رہے ہیں جیسا آنحضرتؐ اور آپؐ کے صحابہؓ سے آپ کے دشمنوں نے کیا تھا۔

☆ ایک اور سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ وہ واحد جماعت ہے جو دنیا کے ۱۵۲ ممالک میں قائم ہو چکی ہے اور ایسے ممالک میں بھی جہاں اس سے پہلے کوئی مسلمان نہیں تھا جماعت احمدیہ کے ذریعہ لوگ اسلام اور احمدیت میں داخل ہوئے۔

حضور نے فرمایا کہ خدا کے فضل سے افریقہ میں جماعت کے پھیلاؤ کی رفتار بہت تیز ہو چکی ہے۔ یہ مجلس پونے سات بجے تک جاری رہی۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مجلس عرفان میں تشریف فرما ہوئے۔ ایک دوست نے سوال کیا کہ قیامت کب ہوگی؟ حضور نے فرمایا کہ ایسا ہی سوال ایک صحابی نے آنحضرتؐ سے پوچھا تو حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم نے اس کی کیا تیاری کی ہے۔ یہ اصل سوال ہے جس کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔

☆ بلیک ہول کے متعلق بھی ایک سوال ہوا جس کے جواب میں حضور نے قدرے تفصیل سے جواب ارشاد فرمایا۔

☆ ایک عرب نے سوال کیا کہ دو بیویوں کے درمیان انسان کیسے عدل کر سکتا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ اگر کسی سوسائٹی میں روزمرہ زندگی میں عدل کا معیار اتنا گر چکا ہو کہ اسے انصاف نہ مل سکتا ہو تو وہاں بیویوں کے درمیان انصاف کیسے ہو سکے گا۔ آج کے معاشرہ میں اکثر ایسے لوگ جنہوں نے ایک سے زیادہ شادیاں کر رکھی ہیں یا تو امیر عیاش لوگ ہیں یا ایک کو زیادہ چاہتے ہیں اور دوسری کو ایسے پھینک دیتے ہیں جیسے اس کی کوئی حیثیت ہی نہیں۔ حضور نے ایک سے زیادہ شادی کے متعلق آیت قرآنی کے مضمون کو وضاحت سے بیان فرمایا۔

☆ ایک اور سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے لیلۃ القدر دیکھی۔ قرآن کریم اس رات کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے گویا جسے یہ نصیب ہو جائے اس کی ساری زندگی میں ایک پاک انقلاب آتا ہے لیکن اگر یہ نشانی اس کی زندگی میں نظر نہیں آتی تو اس کا یہ کہنا کہ اس نے لیلۃ القدر دیکھی کیا حیثیت رکھتا ہے۔

☆ ایک سوال یہ بھی ہوا کہ کیا انسانی شکل کی تصویر بنانی جائز ہے یا نہیں؟ حضور نے سائل سے فرمایا کہ کیا شیشہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں کیونکہ اس میں بھی انسانی تصویر ہوتی ہے؟ حضور نے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس ڈرائنگ کا بت پرستی سے تعلق ہو وہ جائز نہیں لیکن جس ڈرائنگ کا سچائی سے تعلق ہو وہ ایسے ہی ہے جیسے شیشہ دیکھ رہے ہوں۔

(رپورٹ . ابو لبیب)

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

مسیحیت

ایک سفر حقائق سے فسانہ تک

Christianity —— A journey from facts to fiction

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی انگریزی تصنیف Christianity — A journey from facts to fiction کا اردو ترجمہ الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہوچکا ہے۔ یہ اردو ترجمہ مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی نے کیا تھا۔ انگریزی کتاب کے نئے ایڈیشن میں بعض ضروری ترامیم و اضافے کئے گئے ہیں۔ ذیل میں ان ترامیم و اضافوں کا اردو ترجمہ ہدیہ قارئین ہے۔

مجوزہ تبدیلیاں:

باب اول

(مندرجہ ذیل عبارت میں تبدیلی نوٹ کریں)

(۱) زیر عنوان:

ماں باپ بننے کی سائنسی بنیاد

(۱) کوئی بچہ بھی ۴۵ کروموسومز کے ساتھ طبعی حالت میں زندہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ حتیٰ کہ اگر طبعی انسان کو معرض وجود میں لانے والے لازمی اور ضروری ۴۶ کروموسومز میں سے انسانی وجود کو صرف ایک کروموسوم سے محروم کر دیا جائے تو اس کا جو نتیجہ برآمد ہوگا وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے انتشار و اختلال اور بے ترتیبی و بدہیئتی کا آئینہ دار ہوگا۔

—○○—

مندرجہ ذیل عبارت میں تبدیلی نوٹ کریں:

(۲) زیر عنوان:

کیا خدا کا کوئی حقیقی بیٹا ہونا ممکن ہے؟

لہذا ظاہر بات ہے کہ خدا کا اصلی اور حقیقی بیٹا ہونا ناممکن ہے کیونکہ اصلی اور حقیقی بیٹا ہونے کے لئے ضروری اور لابدی ہے کہ اس کے وجود میں آدھے کروموسومز باپ کے ہوں اور بقیہ آدھے کروموسومز ماں کی طرف سے اسے ملے ہوں۔

—○○—

(۳) زیر عنوان

پارتھینوجینیسس:

(اس عنوان کے آخر میں اضافہ نوٹ کریں)

تازہ ترین تجرباتی تحقیق کے نتائج کی رو سے کنواری ماں کے بطن سے بچہ پیدا ہونے کے متعلق یہ رائے ظاہر کی گئی ہے کہ ایسا ہونا سائنسی لحاظ سے عین ممکنات میں سے ہے اور یہ امکان سائنس کی رو سے عملی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ رسالہ "نیچر جینیٹکس" - (Nature Genetics) بابت اکتوبر ۱۹۹۵ء میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں ایک تین سالہ بچہ کی خلقت و تولید کے غیر معمولی واقعہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس بچہ کا جسم جزوی طور پر ایک غیر زرخیز شدہ بیضہ تولید سے معرض وجود میں آیا ہے۔ محققین نے بچہ کی جلد اور خون میں "ایکس کروموسومز" (X Chromosomes) کے ساتھ ساتھ "ڈی۔ این۔ اے" یعنی خلیوں کے مرکزی اور جوہری حصہ کے اندر انتہائی باریک موروثی ذرات میں سلسلہ وار رونما ہونے والی تبدیلی کا بھی بغور مشاہدہ کیا۔ اس مشاہدہ اور معائنہ کے نتیجہ میں انہیں پتہ چلا کہ اس کے خلیوں کے تمام کروموسومز ہو بہو ایک جیسے یعنی مکمل یکسانیت کے حامل تھے۔ اور وہ سب کے سب اسے اپنی ماں کی طرف سے ملے تھے۔ اسی طرح اس کے خون میں دوسری نوعیت کے ۲۲ کروموسومز کے جوڑے (Pairs) کے اجزائے ترکیبی بھی پہلے جوڑے کے اجزائے ترکیبی کے ہو بہو عین مطابق تھے۔ اور وہ بھی اسے کلیۃً ماں کی طرف سے ہی ملے تھے۔

—○○—

باب دوم

(۴) زیر عنوان:

ورثہ میں ملنے والا گناہ

(دوسرے پیرے کے بعد ایک نئے پیرے کا اضافہ۔ (دوسرا پیرا "کس ردعمل کا اظہار کرے گا" پر ختم ہوتا ہے)۔

کتاب ہذا کے قاری کو یہ یاد دلانا ضروری ہے کہ موروثی گناہ کا نظریہ محض ایک پولوسی توجیہہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ عہد نامہ قدیم کی تعلیمات کی طرف اسے منسوب کرنا درست قرار نہیں پا سکتا۔ عہد نامہ قدیم کی بہت سی کتابوں میں ایسا بہت سا بلکہ بے شمار مواد موجود ہے جسے اس نظریہ کی تردید میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

—○○—

(۵) باب چہارم

(براہ کرم پہلے پیراگراف میں تبدیلی نوٹ کریں)

مسیح اور اسے صلیب دئے جانے سے متعلق بائبل میں مندرج واقعات کی تفصیل کی طرف متوجہ ہونے سے قبل غالباً یہ امر بے محل نہ ہوگا کہ مسیح کو صلیب دئے جانے کے دوران اور بعد میں جو کچھ وقوع میں آیا اس کے بارہ میں احمدی مسلمانوں کی تفہیم اور نقطہ نظر کو یہاں اختصار سے بیان کر دیا جائے۔

—○○—

(۶) باب ہشتم

(اس باب کے آخر میں جو آیت درج کی گئی ہے اس کے ترجمہ میں تبدیلی نوٹ کریں)

وہ (یعنی اللہ کا مقدس رسول) اس لئے آیا کہ ان لوگوں کو ڈرانے کے طور پر متنبہ کرے جو خدا کی طرف ایک بیٹا منسوب کرتے ہیں۔ انہیں اس بارہ میں کوئی علم حاصل نہیں نہ ان کے باپ دادوں کو اس کا کوئی علم تھا۔ یہ بہت بری بات ہے جو ان کے مونہوں سے نکل رہی ہے۔ وہ سراسر جھوٹ کہہ رہے ہیں۔

—○○—

ضمیمہ نمبر ۲

Parthenogenesis: اس اصطلاح کے معنے ہیں جنسی ملاپ کے بغیر افزائش نسل کا نظام یعنی مادین یا مؤنث کے بیضہ تولید کا (اس میں مذکر کے مادہ تولید کی آمیزش ہوئے اور زرخیزی پیدا ہوئے بغیر) ایک نئے وجود کی شکل اختیار کرنا۔

افزائش نسل کا یہ نظام کیڑوں مکوڑوں کی دنیا اور مچھلیوں وغیرہ میں عام ہے۔ نیز پودوں کا ست چوسنے والے ست رفتار کیڑوں (Aplids) میں اس طریق کو مسلسل جاری رہنے والے معمول کی حیثیت حاصل ہے۔ رینگنے والے جانوروں کے تعلق میں افزائش نسل کے اس طریق کے بعض متوثق شواہد بھی موجود ہیں۔ کم بارش والے علاقوں اور ایسے خطوں میں جن کے موسمی حالات غیر یقینی ہوں اور جہاں بارش وغیرہ کے متعلق پیش بینی ممکن نہ ہو چھپکلیوں اور ان کی قسم کے دوسرے جانوروں کے لئے جنسی ملاپ کے بغیر افزائش نسل کا طریق ایک رنگ میں بہت کامیاب حکمت عملی ثابت ہوا ہے۔

(Genetics 1991 Sept: 129(1):211-9).

۱۹۹۵ء کے دوران لانسیٹ (Lancet) میں شائع ہونے والی رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ ایک عورت کی ایک بیٹی تھی جس کی خلقت کے بارہ میں پارتھینوجینیسس کے طریق کو پورے طور پر جھٹلایا نہیں جا سکا تھا۔ جانوروں میں تو تجرباتی سطح پر افزائش نسل کے اس طریق کو آزمائشی طور پر پرکھا بھی جا چکا ہے۔ لیکن جانوروں میں پارتھینو جینک بچہ کی باقاعدہ پیدائش کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ جو کچھ حاصل کیا جا سکا ہے وہ یہ ہے کہ چوہوں اور مادین خرگوشوں کے مصنوعی جنین کو اس طریق کے مطابق دوران حمل نصف مرحلہ تک نشوونما دی جا سکی جس کے بعد وہ زندہ نہ رہ سکے اور ان کا نیم ساختہ حالت میں اسقاط کر دیا گیا۔

اسی نوعیت کی ریسرچ حال ہی میں انسانی بیضہ تولید کے بارہ میں بھی کی گئی تھی۔ یہ ریسرچ انسانی بیضہ تولید کو جنسی ملاپ کے بغیر متحرک کرنے اور اسے ابتدائی نشوونما کے مراحل میں سے گزارنے اور اس کے نتائج کا بغور مطالعہ و مشاہدہ کرنے تک محدود تھی۔

(Fertility—Sterility 1991nov. (5):. 904—10)

اس ریسرچ کی رو سے انسانی بیضہ تولید مصنوعی نشوونما کی ابتدائی کوشش کے دوران متحرک ہوتے ہی جلد اپنی اصلی حالت میں واپس لوٹ آیا اور جب زرخیزی پیدا کرنے والے انتہائی باریک خلیہ کی مصنوعی آمیزش کے ذریعہ سے اسے متحرک کرنے کی کوشش کی گئی تو اس صورت میں بھی وہ جلد اپنی اصل ابتدائی حالت پر واپس آ گیا۔ اسے کیلسیم آئی اونوفور کی زد میں لا کر برقی رو کے ذریعہ سے متحرک کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس تمام ریسرچ کا نتیجہ یہ نکلا کہ "کیلسیم آئی اونوفور" کے عمل کے ذریعہ انسانی بیضہ تولید کو جنسی ملاپ کے بغیر متحرک تو کیا جا سکتا ہے لیکن اس طرح اس کا متحرک ہونا اور نشوونما کے عمل میں سے گزرنا اس سے بھی کم تر درجہ پر ہوگا جتنا کہ چوہوں کے بیضہ تولید کا متحرک ہونا مشاہدہ میں آیا تھا۔ انسانی بیضہ تولید مصنوعی طور پر آٹھ خلیوں کے مرحلہ تک منقسم ہو کر تقسیم کے عمل کو مکمل کر سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔ ریسرچ کے ان تمام نتائج سے اس امر کا امکان ابھر سکتا ہے کہ اگر انسانی بیضہ تولید کو جنسی ملاپ کے بغیر مصنوعی طریق سے یکدم متحرک کر بھی دیا جائے تو حمل کے ابتدائی مرحلہ میں ہی اسقاط کے نقصانات سے دوچار ہونا پڑے گا۔

انسانوں کے تعلق میں جزوی "پارتھینوجینیسس" (یعنی ملاپ کے بغیر کسی عورت کے بیضہ تولید کا از خود ایک نئے وجود کی شکل اختیار کرنے) کا ایک واقعہ رسالہ (The New Scientist) بابت ۷ اکتوبر ۱۹۹۵ء میں شائع ہوا تھا۔ جس رپورٹ میں اس واقعہ کا ذکر کیا گیا تھا اس کا عنوان تھا۔ "ایک لڑکا جس کے خون میں باپ کے خون کا کوئی نشان نہیں" (یعنی جس کے خون سے ظاہر ہوتا ہے کہ بغیر باپ کے اس کی ولادت ظہور میں آئی ہے۔ مترجم)۔ یہ رپورٹ ڈیوڈ بون تھورن (David Borthornet,al) کی تحقیق پر مبنی ہے جو رسالہ "نیچر جینیٹکس" (Nature Genetics) کے اکتوبر ۱۹۹۵ء کے شمارہ میں شائع ہوئی تھی۔ مردوں کے تمام خلیوں میں ایک "وائی کروموسوم" (Y—Chromosome) ہوتا ہے۔ لیکن تین سال کی عمر کے ایک لڑکے کے متعلق خصوصی تحقیق اور مشاہدہ و معائنہ کے دوران یہ بات دیکھنے میں آئی کہ اس کے خون کے تمام "وائٹ سیلز" (White Cells) صرف "ایکس، ایکس کروموسومز" (X X Chromosomes) پر مشتمل تھے۔ رپورٹر نے اپنی رپورٹ میں اس امر کا بھی ذکر کیا ہے کہ کبھی کبھار کسی عورت میں مردوں والا ایک "وائی کروموسوم" بھی پایا جاتا ہے جو مردانہ توارثی جرثومہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ شروع شروع میں محقق سائنس دانوں نے یہی رائے قائم کی کہ اپنی گوناگوں علامات کے لحاظ سے یہ بات غیر معمولی نوعیت کے مافوق العادت امر کی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن جب انہوں نے "ڈی۔ این۔ اے۔" (D.N.A.) نامی انتہائی حساس ٹیکنالوجی سے کام لیا تو وہ مذکورہ لڑکے کے خون کے ذرات میں "وائی کرموسوم" کا کوئی نشان دریافت نہ کر سکے۔ البتہ لڑکے کی جلد (کھال) کو اپنی خلقت اور بناوٹ کے لحاظ سے انہوں نے اس کے خون سے مختلف پایا کیونکہ اس میں

DISTRIBUTORS OF CRIMPLENE/ VELVET & POLYESTER COTTON CLOTH/ QUILTS & BLANKETS/ PILLOWS & COVERS/ VELVET CURTAINS/ NYLON & SATIN FINISH BED SPREADS/ BED SETTEE & QUILT COVERS/ VELVET CUSHION COVERS/ PRAYER MATS/ ETC. ETC DIRECT SALE TO THE PUBLIC

CROWN TEXTILES,
138 ABBEY ROAD, BRADFORD, BD8 8DP
PHONE 01274 724331 / 488 446
FAX: 01274-730 121

"ایکس" اور "وائی" دونوں قسم کے کروموسومز موجود تھے۔

اس لڑکے کی جلد اور خون کے "ایکس کروموسومز" کے زیادہ گہرے معائنہ اور تفصیلی تجزیہ سے یہ بات منکشف ہوئی کہ اس کے سارے "ایکس کروموسومز" ایک ہی ساخت اور انداز کے تھے اور یہ سب اسے اپنی ماں کی طرف سے ملے تھے۔ محقق سائنس دانوں نے قدرت کے اس انوکھے مظہر کی یہ وضاحت کی کہ ماں کا غیر زرخیز شدہ بیضہ تولید ازخود محرک ہو کر اپنے آپ کو یکساں ہیئت و نوعیت کے ایک جیسے خلیوں میں تقسیم کرنے لگا، پھر ان میں سے ایک خلیہ باپ والے کسی ایک خلیہ سے مل کر زرخیزی پکڑ گیا۔ اس طرح ملے جلے خلیوں کا ملغوبہ ایک عام جنین کی طرح نشوونما پانے لگا۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنسی ملاپ کے بغیر حیوانات لبونہ میں پیدا ہونے والے خلیے ہمیشہ ہی ناکارہ نہیں ہوتے۔ اس لڑکے کے معاملہ میں اس کے خلیے اس قابل تھے کہ معمول کے مطابق خون کا نظام قائم کر سکیں۔

ہرمافروڈٹ ازم (Hermaphroditism)

یہ اصطلاح معمول سے ہٹ کر ایک ایسی جنسی نوع پر دلالت کرتی ہے جس میں دونوں جنسوں کے تولیدی مواد پیدا کرنے والے اعضاء موجود ہوتے ہیں۔ اسی طرح افزائش نسل کے بیرونی اعضاء بھی دونوں جنسوں کے امتیازی اوصاف کے حامل ہوتے ہیں اور ان کے کروموسومز مردانہ اور زنانہ کروموسومز کا عجب ملا جلا نقشہ پیش کر رہے ہوتے ہیں۔

۱۹۹۰ء میں ہالینڈ میں اس موضوع پر ایک مطالعاتی جائزہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس مطالعاتی جائزے کے نتائج کو اس عنوان کے تحت مرتب کیا گیا کہ "ایک پالتو خرگوش میں دونوں جنسوں کی مخلوط کیفیت اور بیضہ تولید کے ازخود زرخیزی حاصل کرنے کی صلاحیت"۔ اس مطالعاتی جائزہ کی رو سے ایک خرگوش نے جو "ہرما فروڈٹ ازم" کا صحیح نمونہ تھا یعنی جس کے اندر نر اور مادہ دونوں کے جنسی اعضاء موجود تھے بہت سی مادین خرگوشوں کی جنسی خواہش کو پورا کیا اور اس طرح وہ نر اور مادہ دونوں جنسوں کے ۲۵۰ خرگوشوں کا مورث اعلیٰ بنا۔ پھر افزائش نسل کے ایک دوسرے موسم میں اسی خرگوش کو جسے ایک علیحدہ جگہ میں رکھا گیا حمل ٹھہر گیا اور اس نے نر اور مادہ دونوں جنسوں کے سات صحت مند خرگوش بچوں کو جنم دیا۔ علیحدہ جگہ میں رکھے جانے والے اس خرگوش کا بعد میں جب پوسٹ مارٹم کیا گیا تو پتہ چلا کہ اسے پھر حمل ٹھہرا ہوا تھا۔ اور یہ کہ اس کے جسم میں دو کارآمد بیضہ دانیاں اور غیر زرخیز بانجھ قسم کے دو خصیے موجود تھے۔ کروموسومز کی بناوٹ وغیرہ کے معائنہ سے پتہ لگا کہ اس میں غیر جنسی نوعیت کے بہت سے کروموسومز تھے اور ان کے علاوہ دونوں جنسوں کے کروموسومز بھی تھے جو غیر یقینی ساخت اور ترتیب کے آئینہ دار تھے۔

لائنگ ان ہاسپٹل الینوائس (Lying In Hospital, Illionois) کے ڈیپارٹمنٹ آف آبسٹیٹرکس اینڈ گائنا کالوجی، شکاگو (Department of Obstetrics & Gynacology, Chicago) یعنی بچوں کی پیدائش اور زچگی کے امور و معاملات اور امراض کے شعبہ میں ایک ایسے انسان کے بارہ میں تحقیق کی گئی جس میں مردانہ و زنانہ دونوں جنسوں کے تولیدی مواد پیدا کرنے والے اعضاء موجود تھے۔ اس تحقیق کا مقصد یہ تھا کہ ایک (46xx, 46xy) والے حقیقی "ہرمافروڈائٹ" میں حمل ٹھہرنے سے متعلق واقعات و مراحل کو متعین کیا جائے اور ایسے حقیقی "ہرمافروڈائٹ" میں پہلے حمل کی رپورٹ مرتب کی جائے۔ اس تحقیق اور مطالعہ و مشاہدہ کے دائرے میں کروموسومز کا ایسا مطالعہ بھی شامل تھا جس کی مدد سے مریض کے لمفوسائٹس (Lymphocytes) اور فائبروبلاسٹس (Fibroblasts) خون کے سرخ ذرات کے اینٹی باڈی بنانے والے مادے اور انسانی لیوکوسائٹس کے اینٹی باڈی بنانے والے مادے پر اثرات کا جائزہ لیا جائے اور "وائی کروموسومز" کے (Deoxyribonucleic Acid) کا تجزیہ کیا جائے اور پھر ان تحقیقات کے نتائج کا ایک ہی ماں باپ کی اولاد کے خون کے معلومہ حقائق سے ان کا مقابلہ کیا جائے۔ ان تمام تر تحقیقات سے ظاہر یہ ہوا کہ ہمارا مریض ایک عجوبہ سے کم نہیں ہے۔ وہ ایک ایسے نامیاتی جسمانی نظام کا مالک ہے جس میں خلیوں کے کم از کم دو سلسلے موجود ہیں جو اپنی پیدائشی بناوٹ میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اس طرح اس میں ماں باپ ہر دو کے علیحدہ علیحدہ فراہم کردہ دو جداگانہ نامیاتی نظام کارفرما ہیں۔ مزید برآں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس عورت مریضہ کے ہاں ایسا اندرونی عضو رکھنے کے باوجود جو مردانہ اور زنانہ ہر دو قسم کے علیحدہ علیحدہ تولیدی مواد بناتا ہے، حمل ٹھہرا اور اس نے ایک بچہ کو جنم دیا۔

اپنے ملک کے ابتدائی مخلص احمدی اور وہ بزرگان جنہوں نے سلسلہ احمدیہ کی خاطر بڑے اخلاص اور وفا کے ساتھ حیرت انگیز قربانیاں دیں ان کی نیک یادوں پر مشتمل ایمان افروز مضامین لکھ کر ہمیں بھجوائیں۔

(ادارہ)

بقیہ: — خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے آیت کریمہ کے حوالہ سے بتایا کہ یہاں عفو، صفح اور مغفرت ان تین باتوں کو اپنانے کی نصیحت کی گئی ہے۔ بظاہر عفو اور صفح کو ایک ہی سمجھا جاتا ہے لیکن ان میں فرق ہے۔ عفو کا اصل معنی ہے کہ کسی چیز کو اس طرح نظر انداز کر دینا کہ گویا وہ تھی ہی نہیں۔ فرمایا جو لوگ اکٹھے رہتے ہیں ان پر لازم ہے کہ عفو سے کام لیں۔ بعض خطائیں ایسی ہیں مثلاً برتن ہاتھ سے گر گیا، کھانا دیر سے پکا، روٹی جل گئی یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جن میں عفو لازم ہے۔ یعنی علم کے باوجود اپنے دل کی کشادگی کی وجہ سے وسیع حوصلے کی وجہ سے اس طرح رہو جیسے تم نے کچھ نہیں دیکھا اور یاد رکھو کہ عفو کے نتیجہ میں کبھی بھی گناہ بے دھڑک اور بے حیا نہیں ہوتے اور ایک شرم دونوں طرف پیدا ہوتی ہے۔ یہ عفو کا ماحول گھروں میں پیدا ہونا لازم ہے۔

حضور نے فرمایا کہ تصفحوا کا ایک معنی عفو سے ملتا ہے کہ اس طرح مٹا ڈالو کہ ان کا نشان ہی نہیں رہا اور اس کا یہ مطلب ہے کہ کبھی جب دیکھو کہ عفو نے کام نہیں کیا تو صفح سے کام لو یعنی کچھ اظہار ناراضگی کرو کہ تم نے ایسی حرکت کی ہے کہ میں تم سے کچھ دیر کے لئے وہ پیار کا تعلق نہیں رکھ سکتا جو پہلے تھا۔ تو صفح کا ایک معنی یہ ہے کہ کوئی چیز غلط دیکھو تو ناراضگی کا اظہار کر کے وہاں سے الگ ہو جاؤ جس سے انہیں محسوس ہو کہ یہ بات پسند نہیں آئی۔ پھر اس کے بعد مغفرت کا مضمون ہے کہ تم اپنی ناراضگی کو اتنا لمبا نہ کرو کہ رشتہ ہی ٹوٹ جائے۔ پھر واپسی کا سفر بھی شروع کرو۔ حضور نے اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے مضمون کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کی طرف مغفرت سے مائل ہونا چاہتا ہے تو پھر اسے دعائیں سکھاتا ہے اور بتاتا ہے کہ یہ طریق اختیار کرو تو میں تمہاری طرف رحمت کے ساتھ لوٹ آؤں گا۔ بندوں میں بھی کچھ واپسی کے رستے ہوا کرتے ہیں اور حضرت محمدؐ رسول اللہ بھی وہ رستے نکالا کرتے تھے اور آپ نے بہت سے ایسے پیارے انداز سکھائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلہ میں بہت پیارا نسخہ یہ بیان فرمایا ہے کہ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو۔ انسان کی انا جو صفح کے بعد دوبارہ تعلقات قائم ہونے کے لئے حائل ہو جاتی ہے اس کے تدارک کے لئے اس سے اچھا کوئی نسخہ نہیں۔ حضور نے اس ارشاد مبارک کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ سچے ہو کر جھوٹے ہونے کا اقرار کرو۔ اس کا یہ معنی ہو ہی نہیں سکتا۔

حضور نے عفو کے مضمون کی مزید وضاحت کرتے ہوئے قرآنی اصول کی روشنی میں فرمایا کہ عفو کی تب اجازت ہوگی اگر اس کے نتیجے میں اصلاح ہو۔ محض مغفرت کے نام پر اگر آپ ہر بات کو نظر انداز کریں گے تو اس کے نتیجہ میں گناہ بہت ہی شوریدہ سر ہو جاتے ہیں اس لئے ان باتوں کو پیش نظر رکھیں۔ حضور نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیات کے حوالے سے بتایا کہ اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ جو شخص اپنے بیوی بچوں سے سلوک میں عفو سے کام نہیں لیتا، صفح سے کام نہیں لیتا، مغفرت سے کام نہیں لیتا اس کی بیویاں اور اولاد اس کی دشمن ہو جائے گی۔

حضور نے اپنی رؤیا کے حوالہ سے فرمایا کہ اس بنا پر میں نے فیصلہ کیا کہ بار بار اس بات پر زور دوں کہ ہم عفو اور صفح اور مغفرت کے بغیر کسی کی اصلاح نہیں کر سکتے۔ حضور نے آنحضرتؐ کی ایک حدیث کے حوالہ سے بتایا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی انسان عفو سے کام لے اور خدا نے اسے عزت نہ دی ہو۔ امر واقعہ یہ ہے کہ وہ ماں باپ جو اپنی اولاد سے عفو کا سلوک کرتے ہیں ہمیشہ ان کی عزت اولاد کے دل میں بڑھتی ہے اور عفو کے نتیجہ میں باہر سوسائٹی میں بھی عزت بڑھتی ہے۔ عفو میں ایک وقار پایا جاتا ہے۔ اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ عفو ہے ہی وہی جس کے نتیجہ میں تمہاری عزت بڑھے۔ جہاں عفو کے نام پر توجہ پھیری جائے اور اس کے نتیجہ میں خطائیں شوخ ہوں، بچے بیویاں بدتمیز ہو جائیں تو تم بیوقوف ہو اگر سمجھتے ہو کہ عفو کرنے والے ہو۔

حضور نے خطبہ کے آخر پر دعا دی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں ان نصیحتوں پر عمل درآمد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اخبار الفضل کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۵۴ء کو ربوہ سے اخبار "الفضل" کی اشاعت کے آغاز پر فرمایا:

"الفضل آج ربوہ سے اخبار شائع کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا ربوہ سے نکلنا مبارک کرے اور جب تک یہاں سے نکلنا مقدر ہے اس کو اپنے صحیح فرائض ادا کرنے کی توفیق دے۔ اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان امور پر عمل کرنے کی توفیق بخشے"۔

کتابیں پڑھنے کے بعد لائبریری کو بھیج دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"افراد سے میں یہ کہوں گا کہ آپ اپنی زندگی میں (اور آپ سے میری مراد وہ دوست ہیں جنہیں علم کا شوق ہے اور کتابیں خریدتے ہیں) بہت سی کتب ایسی بھی خریدتے ہیں کہ جب پڑھ لیتے ہیں تو ان میں آپ کو کوئی دلچسپی باقی نہیں رہتی۔ پس ایسے دوستوں کو سوچنا چاہئے کہ ایسی کتاب میں ایک ہزار دوسرے آدمیوں کو دلچسپی ہو سکتی ہے۔ اس واسطے وہ ایسی کتب (خلافت) لائبریری میں بھیج دیں۔ ان کا اپنا شوق تو پورا ہوگیا...............

اگر ہماری ساری جماعت اس طرف توجہ کرے اور ساری جماعت سے مراد پاکستان کی جماعت نہیں بلکہ ساری دنیا کی جماعتیں مراد ہیں جن میں کروڑ ڈیڑھ کروڑ سے بھی شاید زیادہ افراد ہوں۔ پس اگر دوست توجہ کریں تو ہمیں سال میں ایک لاکھ کتابیں آسانی سے مل سکتی ہیں۔ (روزنامہ الفضل ۲ مئی ۱۹۹۱ء)

(مرسلہ: صدر خلافت لائبریری کمیٹی ربوہ)

خطبہ جمعہ

تربیت کے مضمون کا اور اصلاح نفس کا سب سے زیادہ تعلق قول سدید سے ہے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ یکم نومبر ۱۹۹۶ء مطابق یکم نبوت ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾ .

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝
يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

(سورہ الاحزاب: ۷۱، ۷۲)

یہ دو آیات ہیں جن کی میں نے تلاوت کی ہے ان سے متعلق میں تفصیلی گفتگو سے پہلے اپنے مختصر دورے کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اور دراصل اسی تعلق میں ان آیات کی طرف ذہن پھرا ہے میں ابھی ناروے کے دورے سے واپس آیا ہوں۔ اور رستے میں ایک دن سویڈن بھی ٹھہرنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ سب جگہ میں نے جماعت میں ایک نئی بیداری کی روح دیکھی ہے، ایک نیا ولولہ دیکھا ہے اور یہ اللہ کا بڑا احسان ہے کہ ایم۔ٹی۔اے نے اس میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ یعنی مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ نے تربیت کے تعلق میں بہت ہی بھاری ایک کام دکھایا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اب نوجوانوں، لڑکوں، لڑکیوں، مردوں اور عورتوں کے اندر سے وہ صداقت کی طرح پھوٹ رہا ہے۔ لیکن ابھی بہت سے کام ہونے والے ہیں اور ہوں گے انشاء اللہ۔

میں مختصراً بتاتا ہوں کہ ان ممالک میں خصوصاً جن کو سکنڈے نیوین COUNTRIES کہا جاتا ہے ان میں دہریت باقی یورپ کے مقابل پر بہت زیادہ ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ جنوب سے شمال تک یورپ کا سفر کریں تو جوں جوں شمال کی طرف بڑھتے ہیں دہریت کا عنصر بڑھتا چلا جاتا ہے ہاں بیچ میں ایک ایسا جزیرہ ہے جو دہریت میں سب کو پیچھے چھوڑ گیا ہے وہ سوئٹزرلینڈ ہے۔ اور اکثر لوگوں کو علم نہیں کہ سوئٹزرلینڈ میں تمام یورپ کے ممالک سے زیادہ دہریت پائی جاتی ہے۔ اور جہاں دہریت پائی جائے وہاں ایک تضاد بھی دکھائی دے گا۔ یورپ کے اندر شمال اور جنوب میں ایک تضاد ہے۔ جنوب میں مذہب کا رحجان زیادہ ہے مگر ایسے مذہب کا رحجان جس نے دہریت پیدا کی یعنی جہالت کے ساتھ ایسے عقائد سے چمٹ رہنا جن کو انسانی ضمیر قبول نہیں کرتا۔ انسان کی عقل، اس کا فہم اس کو رد کرتے ہیں۔ یہ وہ عقائد ہیں جن کو آپ آج کل کی اصطلاح میں FUNDAMENTALIST عقائد کہتے ہیں یعنی بنیاد پرست۔ ان کو اس سے کوئی غرض نہیں کہ وہ عقیدہ ذہن اور دل کو مطمئن کرتا ہے کہ نہیں وہ اس کے ساتھ چمٹ جاتے ہیں اور کہتے ہیں بس یہی ہمارا عقیدہ ہے۔ اور چونکہ ایسے عقیدے سے چمٹنے کے لئے عقل کو خیرباد کہنا پڑتا ہے اس لئے اکثر یہ لوگ انتہا پسند ہو جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو انتہا پسند نہ ہوں جن کا مزاج معتدل ہو، جن کا ذہن روشن ہو ان کے دو حصے ہو جاتے ہیں۔ کچھ تو وہ جو اس کو برداشت کرتے ہیں کہتے ہیں ہمیں کیا ضرورت ہے اس کے خلاف آواز بلند کرنے کی۔ ایک وہ جو پیچھے ہٹ کر کھلم کھلا دہریت کی گود میں چلے جاتے ہیں۔ تو جونہی ہم جنوب سے شمال کی طرف جاتے ہیں اگرچہ دہریت بڑھتی ہے مگر عقل کی روشنی بھی ساتھ بڑھ رہی ہوتی ہے اور ضد اور تعصب مذہب کے معاملے میں، دنیا کی بات نہیں میں کر رہا، مذہب کے معاملے میں ضد اور تعصب نسبتاً کم ہوتا جاتا ہے۔

اور اٹلی اور سپین اور پرتگال میں جہاں عیسائیت زیادہ زور سے قائم ہے وہاں دو انتہائیں ہیں یا بالکل کٹر پکے دہریے، ایسے جنہوں نے بسااوقات حکومتوں پہ قبضے بھی کئے اور مذہب کے خلاف کھلم کھلا علم بغاوت بلند کیا اور وہ کٹر عیسائی جن کے نزدیک عقل اور سوچ اور فہم کی کوئی طاقت نہیں، کوئی قیمت نہیں مذہبی مسائل نہیں۔ مذہب الگ ہے اور عقل الگ ہے اور جب مذہب اور عقل میں آپس میں کوئی واسطہ نہ رہے تو اس کے نتیجے میں تشدد پیدا ہونا لازمی ہے۔ پھر ایسے لوگوں کو مذہب کے نام پر جو بھی آپ عقیدہ بتائیں گے وہ اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے تیار ہوں گے خواہ وہ دیکھتے ہوں کہ یہ ظلم ہے خواہ وہ جانتے ہوں کہ یہ عقیدہ اور یہ عمل انسانی قدروں سے متصادم ہے، ٹکرا رہا ہے۔ جہاں ایک دفعہ عقل کو خیرباد کہہ دیا تو پھر باقی کیا رہے گا۔

پس یہی سلسلہ اسی طرح شمال کی طرف آگے بڑھتا ہے وہاں عقل اور فہم کو زیادہ اہمیت ہوتی چلی جا رہی ہے اور مذہب جو رد ہو رہا ہے وہ درحقیقت عیسائیت کی بگڑی ہوئی صورت رد ہوتی ہے۔ اس لئے بہت ضروری ہے کہ ہم ایسے ممالک میں حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے اصل مرض کو پہچان کر اس کے مطابق اس کا علاج کریں۔ یہ اس صورت حال میں، اب ایم۔ٹی۔اے کی طرف واپس آتا ہوں کہ ہمارے بچے جو وہاں پل رہے تھے، نوجوان جو کالجوں اور سکولوں میں جاتے تھے ان کے سامنے ایک عجیب متضاد صورت تھی، ایک طرف عیسائی اپنے بگڑے ہوئے اور فرضی عقائد کی طرف بچوں کو سکول میں اپنی طرف بلاتے تھے۔ اور یہ بھی ایک عجیب تضاد ہے ان ملکوں میں کہ عیسائیت کو اسلامی ممالک کے خلاف ایک ڈھال کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس پہلو سے دہریہ بھی ہوں تو وہ عیسائیت کے فروغ میں کوشش کرتے ہیں اور حکومتیں عیسائیت کی پشت پناہی کرتی ہیں۔ بہت سے ایسے ان کے سربراہ یعنی سربراہ مراد ہے شعبوں کے سربراہ مجھے ملے، مختلف شعبوں کے ان کا خود کوئی عقیدہ نہیں تھا لیکن عیسائیت کو فروغ دینے میں پوری طرح وہ حکومت کی پالیسی کے ساتھ تھے۔

تو یہ تضادات کی دنیا ہے جس میں ہم رہ رہے ہیں جہاں صداقتیں مجروح ہو گئی ہیں مختلف حصوں میں بٹ گئی ہیں اور اس کے نتیجے میں ہماری وہ نسلیں جو ایسے ممالک میں پرورش پا رہی ہیں ان کے لئے کئی قسم کے خطرات ہیں۔ ایک ان کا یہ طریق تھا کہ عیسائیت کے وہ پہلو جو عقل کے بالکل خلاف ہیں ان سے گزرتے ہوئے جیسے بائی پاس سڑکیں بنائی جاتی ہیں، شہروں میں داخل ہوئے بغیر باہر باہر سے نکل جاؤ، ان تمام مقامات سے گریز کرتے ہوئے عیسائیت کو اس طرح پیش کرتے ہیں محبت ہے، عفو ہے اور اس سے بہتر حسن کیا ہو سکتا ہے عیسیٰ کی قربانی ہے اس نے سب کچھ اپنا بنی نوع انسان کے لئے خرچ کر دیا۔ تو یہ وہ مضامین ہیں جو فطرتاً ہر انسان کے اندر موجود ہیں اور ان کے ساتھ ایک فطری علاقہ اور ایک تعلق ہے۔ اور جہاں تک عیسائیوں کے عقائد کی بھیانک نامعقولیت ہے اور تضادات ہیں ان کی طرف وہ نہیں آتے بلکہ اسلام کے اندر جو ان کو تضاد دکھائی دیتے ہیں ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور جرمنی میں بھی میرا یہی تجربہ ہوا۔ وہاں بھی بچوں سے اسلام کے خلاف ایسی باتیں کرتے ہیں جو ان کے ضمیر کے مطابق مناسب نہیں ہوتیں مثلاً عورتوں پر ظلم، سفاکی، خمینی ازم، ایک شخص نے اسلام کے خلاف کتاب لکھی کوئی اور ملک اپنے دائرہ سیاست سے باہر نکل کر باقی ملکوں کی سرحدیں پھلانگتا ہوا اس ملک میں پہنچتا ہے اور اپنا فتویٰ جاری کرتا ہے۔ یہ وہ ایسی باتیں ہیں جو سراسر خلاف عقل اور چونکہ اسلام کی نمائندگی کرنے والے ان باتوں میں ملوث ہو گئے ہیں اس لئے ان کو بہترین موقع مل گیا ہے اور وہ جب یہ حملہ کرتے ہیں تو ہمارے نوجوانوں کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا۔ ایک یہ ان کو خطرہ عقائد کی طرف سے ہے۔ ایک اعمال کی طرف سے یہ خطرہ کہ جہاں جہاں دہریت بڑھی ہے وہاں وہاں جنسی تعلقات میں جو بھی پابندیاں ہیں وہ اٹھتی چلی گئی ہیں یہاں تک کہ جنسی بےحیائی بالکل ایک عام، ایک مسلم چیز بن گئی جس کو اب بےحیائی سمجھا ہی نہیں جاتا۔ اب وہ نوجوان جو اٹھتی ہوئی عمر میں ایسے ماحول میں آنکھیں کھولتے ہیں اور آگے بڑھتے ہیں جن کو ایک طرف ان کے مذہب کے وہ بظاہر نقائص دکھائے جاتے ہیں جن نقائص کی تائید اس مذہب کے بڑے بڑے سربراہ، اس دنیا میں مسلمان حکومتوں کے سربراہ وہ پوری طرح اپنے عمل سے کرتے ہیں اور ان کے پاس کوئی جواب نہیں اس کا۔ ان کے اندر یہ تجزیہ کرنے کی توفیق نہیں کہ یہ مذہب کے داغ نہیں ہیں یہ انسانوں کے داغ ہیں جو مذہب کی طرف منسوب ہو رہے ہیں۔ دوسری طرف جوانی کا الھڑپن اور طبعی جذبات جو جوش میں ہوتے ہیں ان کے لئے ماحول سازگار، جو چاہیں کریں کوئی اخلاقی اعتراض نہیں اٹھ سکتا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کرنا ہوگا کہ گھر چھوڑ کر سوشل جو ان کے سسٹم ہیں۔ بچوں کی حفاظت کے نام پر ان کی پناہ لے کر اپنا دین بھی گنوائیں اپنی دنیا بھی گنوا دیں اور چونکہ یہ ایک راہ کھلی ہے اس لئے خودسری کا رحجان بچوں میں بڑھتا چلا جاتا ہے اور اس رحجان کو مسلمانوں میں اور ایشیائیوں میں وہ عمداً تقویت دیتے ہیں۔

یہ وہ خطرات ہیں جو چند ہیں جو میں نے بیان کئے ہیں جن کے پیش نظر ضرورت تھی کہ ہر بچے تک ان پہلوؤں سے اصل حقیقت حال کھولی جائے، اس مضمون کا تجزیہ کیا جائے اور بتایا جائے کہ اس میں کیا غلطیاں ہیں، اصل حقیقت کیا ہے۔ اور یہ چیز ہر گھر پہنچ کر اور ہر بچے تک پہنچ کر ایسے الفاظ میں بیان کرنا

کہ جو دلوں کو مطمئن کرے بہت مشکل کام ہے۔ ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے خدا تعالیٰ کے فضل سے جو ہمارے سوال و جواب کی بے تکلف مجالس ہیں، دہریہ بھی، کٹر عیسائی بھی، دوسرے شمال جنوب کے آدمی سوال کرتے ہیں اور ان کی تصویر دکھائی جاتی ہے اور سوال کا جواب سنتے ہوئے ان کے سر تائید میں ہلنے لگتے ہیں۔ تو ہماری نوجوان نسلوں کو ایک احمدی مربی کی باتیں اتنا مطمئن نہیں کرتیں جتنا یہ نظارہ کہ جو ہم پر اعتراض کیا کرتا تھا وہ تو خود اسلام کے حربے سے گھائل ہو رہا ہے، اسلام کی صداقت سے مرعوب ہو رہا ہے، دکھائی دے رہا ہے کہ وہ مان رہا ہے۔ یہ غیر معمولی طاقتور ایک دلیل ہے جو ان نوجوانوں کو مطمئن کرتی ہے اور اسی وجہ سے ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے خدا تعالیٰ کے فضل سے جو تبلیغی کام ہے اس کو ایک طرف بھی رکھ دیں تو تربیت کے کاموں میں غیر معمولی سہولت حاصل ہوئی ہے۔ ناممکن تھا کہ ہر گھر میں کوئی مطمئن کرنے والا مربی پہنچ سکتا، پہنچتا بھی تو اس کے لئے مشکل تھا اور عملاً اگر آپ مربی کا نوجوانوں سے رابطہ دیکھیں جس کا میں نے تفصیلی جائزہ لیا ہے تو گنتی کے چند نوجوان ہیں جن تک مربی کی رسائی ہوا کرتی ہے۔ وہ اپنے آزاد دائروں میں گھومتے پھرتے ہیں اور عام طور پر مربی ان کے پاس نہیں پہنچتا وہ مربی کے قریب نہیں پھٹکتے۔ لیکن جب گھروں میں ٹیلی ویژن پہنچ جائے اور ایک ایسی اس میں قوت پیدا ہو جائے جس کی وجہ سے نوجوان بھی کبھی نہ کبھی اس کو دیکھنے پر مجبور ہو جائیں اور یہ قوت پیدا ہوئی ہے بچوں کی وجہ سے۔ بچے تو ایم۔ٹی۔اے کے عاشق ہو رہے ہیں، ہر جگہ دنیا میں سوائے امریکہ کے بعض علاقوں کے اور اس تعلق میں میں قول سدید کے فقدان کی بعض مثالیں آپ کے سامنے رکھوں گا۔ اکثر ماں باپ، نوجوانوں نے یہ بتایا کہ ہمارے بچے تو جب ٹیلی ویژن پر خاص طور پر آپ کے پروگرام آتے ہیں اردو کلاس اور اس کو انہوں نے سوشل پروگرام بنایا ہوا ہے، اردو سمجھ آئے نہ آئے مزہ بہت اٹھاتے ہیں بچے۔ اور دوسرے جو متفرق بچوں کے نغمے لڑکیوں کے، لڑکوں کے وہ ایسا کھینچے جاتے ہیں اس طرف کہ اس کے مقابل پر کوئی دوسرا پروگرام کسی کو دیکھنے ہی نہیں دیتے، شور ڈال دیتے ہیں کہ ہم نے یہی دیکھنا ہے۔ تو دیکھو خدا تعالیٰ نے بچوں کے ذریعے بڑوں کی تربیت کا کیسا انتظام کروا دیا اور اکثر جب بڑے ایک دفعہ دیکھ لیں تو پھر وہ لازماً اور دیکھنے کی طرف مائل ہوتے ہیں پھر اور دیکھنے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

> **قول سدید سے مراد محض زبان کا قول نہیں ایک عمل کی تصویر ہے جو قول سدید کی اصطلاح میں بیان فرمائی گئی ہے۔ ایسے لوگ تضادات سے پاک ہوتے ہیں، ان کے اندر بل نہیں ہوتے۔**

ایک تو یہ پہلو تھا جس پہلو سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم۔ٹی۔اے کی بہت سی برکتیں میرے مشاہدے میں آئیں اور دل بہت مطمئن ہوا اور اس یقین سے مزید بھر گیا کیونکہ یقین ہمیشہ بڑھتا ہی رہتا ہے، سچائی پر یقین بڑھتا رہتا ہے ایک مقام نہیں جہاں ٹھہر جائے، کہ خدا تعالیٰ نے اپنی خاص تقدیر سے جماعت احمدیہ عالمگیر کو ایسا انعام عطا فرمایا جس کے ساتھ اس کی زندگی وابستہ ہو گئی ہے۔ اگر ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے ہم افریقہ کے جنگلوں تک نہ پہنچ سکتے، اگر ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے چین اور جاپان تک نہ پہنچ سکتے، امریکہ کے مختلف گوشوں میں اور شمال اور جنوب تک نہ پہنچ سکتے تو کتنی بڑی نسلیں تھیں جو مرکز کے براہ راست دائرہ اثر سے باہر رہتیں۔ اگرچہ وہ ساری ابھی تک اس دائرے میں نہیں آئیں یہ کہنا مبالغہ ہوگا اور قول سدید کے خلاف ہوگا کہ یہ کہا جائے کہ سب اب تربیت کے دائرے میں آگئے ہیں بالکل غلط ہے۔ ابھی بہت سفر ہم نے کرنے ہیں مگر اتنے احمدی لازماً ہر ملک میں ایم۔ٹی۔اے کی وجہ سے احمدیت کی محبت میں پہلے سے بہت بڑھ گئے ہیں کہ آگے وہ پھر علم بردار بن گئے ہیں۔ اب اس وجہ سے ان جماعتوں میں جہاں ہماری براہ راست رسائی نہیں تھی ایسے نوجوان پیدا ہو گئے ہیں ایسے بوڑھے پیدا ہو گئے ہیں جو آگے پھر جماعت کی تربیت کی طرف توجہ کرتے ہیں، جو سیکھتے ہیں وہ آگے سکھاتے ہیں۔ پھر بہت سی تربیتی کلاسز ہیں جن میں ایم۔ٹی۔اے براہ راست ان کے لئے پروگرام مہیا کرتا ہے اور افریقہ کے جائزے سے پتہ چلا ہے کہ بعض علاقے، بڑے وسیع علاقے جہاں بہت سے دیہات میں کبھی بھی احمدی مربی نہیں پہنچ سکا، اور افریقہ کے حالات بہت مختلف ہیں وہ نہ سڑکوں کا صحیح انتظام، نہ مواصلات کا پورا صحیح انتظام، پھر غربت کی وجہ سے دینے کے لئے پیسے بھی نہیں اور وہاں ایم۔ٹی۔اے بھی پورا نہیں پہنچ سکتا تھا۔ تو ان کے لئے میں نے پروگرام یہ بنایا کہ مختلف افریقن ممالک میں، مختلف خطوں میں علاقوں کو تقسیم کرکے ان کے درمیانی حصے میں ایم۔ٹی۔اے تمام لوازمات کے ساتھ مہیا کر دیا گیا اور جماعت کو یہ تاکید کی گئی کہ اپنی تربیتی کلاسز وہاں رکھیں تاکہ دور دور سے آنے والے وہاں پہنچیں اور وہ براہ راست اس کو دیکھیں اور ان کو ایک لگن پیدا ہو جائے۔ چنانچہ ان تربیتی کلاسز کی جو رپورٹس پہنچتی ہیں یعنی تربیت کے لئے جو ہم مدارس سے بناتے ہیں، عارضی مدارس لگاتے ہیں ان کی رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ بعض چالیس چالیس پچاس پچاس میل پیدل چل کے وہاں پہنچے ہیں۔ اگر وہ چالیس پچاس میل پیدل چل کے نہ آتے تو مربی کے لئے کہاں ممکن تھا کہ ان میں سے ہر ایک کے پاس چالیس چالیس میل پیدل چل کے پہنچے اور جب وہ شامل ہوئے اور دیکھا تو ان کی کایا پلٹ گئی۔ بعض علاقوں میں تو مربی نے مجھے رپورٹ دی ہے بعض یہاں پہنچے ہیں مل کر بتایا ہے کہ دور تک ایسا خلاء تھا کہ ہمیں سمجھ نہیں آتی تھی یہاں بڑی نسلوں کو سنبھالیں گے کیسے۔ ایسے علاقوں میں جہاں عیسائی علاقے تھے احمدیت نے آغاز میں بڑی فتوحات حاصل کیں، ان کی آگے نسلوں میں عیسائی پادریوں نے دوبارہ نفوذ کی کوششیں شروع کیں کیونکہ ان کے پاس پیسہ بے شمار ہے، ذرائع بہت ہیں، موٹر سائیکلیں، جیپیں، ہسپتالوں کے اخراجات برداشت کرنے کی طاقتیں تو وہ وہاں انہوں نے دوبارہ جس طرح کنارے سیلاب میں جھڑتے ہیں اس طرح ان زمینوں کو جھاڑنا، گرانا شروع کیا۔ اور ایک دو ایسے معاملات ہوئے جن میں ایک مسلمان عیسائی ہوا جس کی وجہ سے آزادی مذہب تو اپنی جگہ لیکن تکلیف تو بہرحال ہوتی ہے تکلیف کا رد عمل چاہے شریفانہ ہی ہو، مار پیٹ نہ ہو۔ مگر تکلیف یا تو اس کو ہوتی ہے جو محسوس کرتا ہے یا اگر وہ کم فہم ہو تو کسی اور کو پہنچاتا ہے، یہ فرق ہے مولوی اور غیر مولوی میں، پادری مولوی ہو یا غیر پادری مولوی ہو، میں سب کی مولویت کی بات کر رہا ہوں۔ مذہبی متعصبین کی صورت میں ان کے ہاں سے ایک آدمی اچک کے اگر کوئی دوسرا لے جائے تو وہ ان کو تکلیف سرسری ہوتی ہے، اصل وہ اس کے نتیجے میں تکلیف پہنچانا چاہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں مار کوٹ کے قتل و غارت کرکے اس کی جائیدادیں چھین کر، اس کو حقوق سے محروم کرکے اس سلسلے کو روکا جائے۔ لیکن جو خدا کا سچا بندہ ہو اسے بھی تکلیف پہنچتی ہے، تکلیف کے خلاف کوئی اعتراض نہیں مگر وہ رد عمل یہ نہیں دکھاتا۔ خود گھلتا ہے دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتا ہے ایسے ذرائع کی طرف متوجہ ہوتا ہے جس کو تمام دنیا میں انسان بحیثیت انسان درست سمجھتا ہے اور وہ رد عمل جو ہے پھر وہ مقابل پر خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان ضائع ہوئی ہوئی زمینوں کو واپس لے آتا ہے۔

پس اس پہلو سے جب توجہ کی گئی تو میں نے ان کو خاص طور پر کہا کہ ایسے لوگوں کو براہ راست مقابل پہ تبلیغ کرنے کی بجائے ان کو اپنے ساتھ لائیں، ملائیں جلائیں، احمدی ماحول میں لے کے آئیں اور ان پر چھوڑ دیں کہ وہ خود فیصلہ کریں۔ چنانچہ کل ہی کی رپورٹوں میں یہ رپورٹ ملی کہ بعض جو کسی زمانے میں بہت ہی با اثر احمدی تھے اور با اثر خاندانوں سے تعلق رکھنے والے وہ عیسائی تو نہیں ہوئے مگر عملاً پیچھے ہٹ گئے تھے، خاموش ہو گئے تھے، کہتے ہیں جب ان مجالس میں آئے جہاں ایم۔ٹی۔اے کے پروگرام دکھائے گئے جہاں خاص طور پر علماء نے ان کی خاطر بعض مقامی پروگرام بھی تیار کئے تو ان کی کایا پلٹ گئی۔ بعض ان میں سے یہ عہد کرکے واپس لوٹے ہیں کہ ہمارے علاقے میں جتنی زمینیں کھوئی گئی ہیں ہم نے ایک ایک چپہ واپس لینی ہے اور اس پہ اضافہ کرنا ہے اب یہ ہم پر چھوڑ دیں، ہم یہ خدا سے عہد کرکے واپس جا رہے ہیں تو یہ برکت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ایم۔ٹی۔اے کی وجہ سے ہمیں نصیب ہوئی۔ دور دور جنگلوں میں بھی اس کو پھیلا دیا گیا ہے۔

تو یورپ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو نوجوان نسلوں کے سنبھلنے کا انتظام ہوا ہے اس میں ایم۔ٹی۔اے نے بہت گہرا کام دکھایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تربیت میں یہ ایک بہت ہی مفید چیز ثابت ہوئی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ ایک اور بڑا فائدہ ان لوگوں میں یہ ہے کہ کثرت سے میں نے بچوں کو ایم۔ٹی۔اے کے کاموں میں مصروف دیکھا ہے۔ جس نے ایک نغمہ پڑھنا ہے وہ اس کی بھی تیاری کرتا ہے۔ وہ جو پہلے زیادہ مسجد میں نہیں آتا تھا وہ اب سٹوڈیو میں اپنا نغمہ تیار کرنے کی خاطر پہنچتا ہے اور پھر

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

با اعتماد ادارہ

DAUD TRAVELS

آپ بھی آیئے اور آزمائیے

دنیا کے کسی بھی ملک میں جب چاہیں رخت سفر باندھیں

آپ ہمیں اپنا پروگرام دیں، اسے خوبصورت انداز میں فریم ہم کریں گے

عمرہ یا حج

جلسہ سالانہ انگلستان یا قادیان، کہیں بھی جانا ہو

نشست محفوظ کرائیں اور خوشگوار سفر کی ضمانت حاصل کریں

پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کی خصوصی پیشکش، ۴ افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰% رعایت

بذریعہ فیری جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کرنے والوں کے لئے خصوصی رعایت۔ ۵ افراد بمعہ کار کرایہ ۱۴۰ مارک صرف۔ بس کے سفر کا بھی انتظام موجود ہے۔ بذریعہ ہوائی جہاز سفر کے لئے پیشگی بکنگ جاری ہے۔

اس کے علاوہ

ہر قسم کے سرکاری و غیر سرکاری دستاویزات کے جرمن ترجمہ کا بارعایت انتظام بھی موجود ہے۔

Bilal Daud Kahlon

Daud Travels

Otto Str. 10,60329. Frankfurt am Main

Direkt vor dem, Intercity Hotel

Telefon: (069) 23 3654, Fax: (069) 25 93 59, Residence: (069) 5077190

Tel (069) 23 4563 MOBILE: 0172 946 9294

ساری خدمتیں، چونکہ ایک بھی پروفیشنل ہم نے ملازم نہیں رکھا ہوا، سب طوعی ہیں اس لئے کثرت کے ساتھ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اپنے اپنے دائرے میں ایک دوسرے سے ملے جلے بغیر تاکہ ایک دوسرے کی عزت کی اقدار کی حفاظت ہو سکے وہ اپنی اپنی ٹیموں میں کام کر رہے ہیں اور اتنا خوش ہیں کہ درخواستیں آتی تھیں ہر جگہ کہ ہمیں بھی شامل کیا جائے، ہمیں بھی شامل کیا جائے۔ ایک بھی درخواست یہ نہیں آئی کہ اتنا بوجھ ڈال دیا آپ نے، ہمیں واپس کر دیں۔

قول سدید کو آپ اختیار کریں تو آپ کے نفس کی صرف اصلاح نہیں ہوگی، آپ کی باتوں میں طاقت آئے گی اور پھر لوگ سنیں گے اور سنیں گے اور اس سے مرعوب ہوں گے اور اسے ماننے پر مجبور ہوں گے۔

اور پھر اللہ کی شان یہ ہے کہ جو بھی ایم۔ٹی۔اے کے کاموں میں آگے ہیں تعلیم میں سب سے اچھے نتائج ان کے ہیں اور حیرت انگیز طور پر ایسے نتائج میرے سامنے رکھے گئے کہ نارویجین زبان میں سارے علاقے میں وہ پاکستان سے آئے ہوئے احمدی اول آگئے اور نارویجین بچے پیچھے رہ گئے۔ تو یہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے انعامات کے سلسلے ہوتے ہیں یہ مربوط ہوتے ہیں، ان کے فوائد کسی ایک جہت میں نہیں ہوتے۔ صرف عالمی نہیں بلکہ اندرونی طور پر ان کے اندر بہت سی برکت کی شاخیں پھوٹتی رہتی ہیں اور یہ زندگی کی علامت ہے۔ زندگی اور موت میں یہی فرق ہے۔ موت پھوٹتی نہیں ہے۔ اس کی شاخیں نہیں بنتیں۔ زندگی شاخیں بناتی ہے اور نشوونما پاتی ہے پھر اگر زہریلے درخت ہوں تو وہ بھی کرتے ہیں ایسا زور مارتے ہیں اور جو کلمہ طیبہ ہو اس کا شجر بھی خوب پھولتا ہے، پھولتا ہے، پھلتا ہے۔

تو جماعت کو اللہ تعالیٰ نے ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے کثرت سے ایسے نوجوان عطا کر دیئے ہیں کہ ایم۔ٹی۔اے کی ایک پھولنے پھلنے والی سرسبز شاخ بن گئے ہیں اور ان کاموں میں ملوث ہونے کی وجہ سے ان کی تربیت ہو رہی ہے ان کو باہر کی ہوش ہی کوئی نہیں رہی۔ اب بجائے اس کے کہ مائیں کہیں ہماری بچیو! تم کہاں جاتی ہو، کیوں بداثر قبول کرتی ہو اپنی سہیلیوں کے، وہ الٹا مائیں ان سے شکوہ کرتی ہیں کہ اپنے لئے بھی تو وقت رکھو تم نے سب کچھ ہی دین کو دیدیا ہے۔ مگر جو سمجھ دار مائیں ہیں وہ شکوہ نہیں کرتیں، وہ مسکراتی ہیں، خوش ہوتی ہیں۔ تو یہ ایک بہت ہی وسیع فائدہ ہے جو ہمیں پہنچ رہا ہے۔ اب میں اس مضمون کو واپس اس آیت کی طرف لے کے آتا ہوں جس کی میں نے تلاوت کی تھی۔

تربیت کے مضمون کا اور اصلاح نفس کا سب سے زیادہ تعلق قول سدید سے ہے اور قرآن کریم نے جہاں جھوٹ کے خلاف غیر معمولی قوت سے جہاد کیا ہے وہاں قول سدید کو جو خدا تعالیٰ نے غیر معمولی محبت اور پیار اور حیرت انگیز برکتوں کا موجب قرار دیتے ہوئے اس آیت میں بیان کیا ہے اس کی اور مثال کہیں اور دکھائی نہیں دیتی اور بہت گہرا نفسیاتی مسئلہ ہے جو یہاں بیان ہوا ہے۔ یہاں جھوٹ اور سچ کا مقابلہ نہیں ہے، یہاں سچائی کی اعلیٰ قسموں کا بیان ہے۔ سچائی بھی پھوٹتی ہے اور اس سے لطیف تر سچائیاں پیدا ہوتی ہیں اور سب سے اعلیٰ سچائی کی قسم قول سدید ہے۔ پس قول سدید اپنی جگہ ہر انسان کی اعلیٰ اقدار کا محافظ بن جاتا ہے۔ پس ایم۔ٹی۔اے کا پیغام تو ایک بیرونی پیغام ہے جو دلوں تک پہنچتا بھی ہے اور تبدیلیاں بھی پیدا کرتا ہے مگر میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ بعض دفعہ یہ تبدیلیاں نفس کو دھوکہ بھی دے دیتی ہیں۔ مثلاً ایسے نوجوان جو ان کاموں میں وقف ہیں انہی میں ایسے بھی ملیں گے جو نماز نہیں پڑھ رہے۔ تو نیکی میں تو تضاد ہو نہیں سکتا۔ یہ ان کا فعل قول سدید کے خلاف ہے۔ اگر دین کی محبت کی وجہ سے انہوں نے اپنے قیمتی وقتوں کو ایم۔ٹی۔اے پر یا اسی طرح کے دوسرے دینی کاموں پہ خرچ کیا تو دین کی محبت کا اول تقاضا تو یہ تھا کہ نماز پر قائم ہو جائیں۔

اور قول سدید سے مراد محض زبان کا قول نہیں ایک عمل کی تصویر ہے جو قول سدید کی اصطلاح میں بیان فرمائی گئی ہے۔ ایسے لوگ تضادات سے پاک ہوتے ہیں ان کے اندر بل نہیں ہوتے۔ بلوں میں چیز کو چھپایا جاتا ہے اور جب وہ کھل جائے، بل دور کر دیں تو اصل چیز پھر خوب کھل کے سامنے آتی ہے۔ تو انسانی فطرت میں جو بل دینا اپنی نیتوں کو، اپنے اعمال کو، یہ ایسا داخل ہے جیسے سانپ کی فطرت میں بل دے کر بیٹھنا ہے اور یہ قول سدید کے خلاف ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے مثلاً بائبل میں واضح طور پر نفس کے ساتھ شیطان کو مشابہت دی ہے اور شیطان کا دوسرا نام سانپ رکھا ہے اس میں بنیادی طور پر یہی مقصد پیش نظر ہے کہ دیکھو سانپ بل والا جانور ہے اور چھپ کر بل دے کر بیٹھتا ہے، اپنے جسم کو سکیڑ کر جب حملہ کرتا ہے تو جس پر حملہ ہوتا ہے اس کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ کہاں سے حملہ ہوا اور کیوں ہوا۔ اچانک ان بلوں میں لپٹی ہوئی چیز کی طرف سے ایک بڑا سخت حملہ ہوتا ہے اور پیشتر اس کے کہ انسان کو خبر ہو وہ ڈسا جاتا ہے اور زہر اپنا اثر دکھا دیتا ہے۔ لیکن سانپ ہی کے اندر ایک اور بات بھی ہے جب یہ کھل کر حملہ کرتا ہے تو سیدھا ہو جاتا ہے اور کوئی بل نہیں رہتا پھر۔ تو بل دینا چھپانے کے مترادف ہے۔ بل فریب ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ میں نے خود دیکھا ہے سانپ کو حملہ آور، وہ یوں لگتا تھا جیسے دم کے کنارے پر کھڑا ہو گیا ہے، حیرت ہوتی تھی دیکھ کر۔ ایک دفعہ غلطی سے ایک پتھر کے گرد لپٹے ہوئے بہت بڑے سانپ کو میں نے درخت کی جڑ سمجھ لیا اور جڑ سمجھ کے وہ چونکہ اچھی خوبصورت دکھائی دے رہی تھی میں نے کہا اس کو کھینچتا ہوں اس کی سوٹی بنائیں گے اور جب ہاتھ ڈال کے کھینچا ہے تو سانپ کھڑا ہوا ہے اتنا اونچا کہ میرے قد سے دگنا تگنا اونچا تھا اور لگتا تھا بالکل دم کے کنارے پر کھڑا ہے۔ حیرت تھی کہ یہ نرم لوچ والا جسم اس طرح سیدھا کیسے ہو سکتا ہے مگر چونکہ کھل کر اس نے حملہ کرنا تھا، اس وقت اس کو بلوں کی ضرورت نہیں تھی جتنے کو برے حملہ کرتے ہیں وہ یوں کھڑے ہو جاتے ہیں اور کھڑے ہو کر سامنے سے حملہ آور ہوتے ہیں۔ کمینے دشمن کو بھی جب آپ چھیڑیں، جب انہیں مجبور کریں کہ جو کچھ ہو ظاہر کرو تو پھر جب وہ کھل کر حملہ کرتے ہیں تو تب آپ بعض دفعہ حیران رہ جاتے ہیں کہ اس بدبخت میں اتنا زہر چھپا ہوا تھا۔ اس نے تو اپنے بلوں میں ہمیں پتہ نہیں لگنے دیا، نرم، لوچ والا جسم، بل کھایا ہوا، دیکھنے میں خوبصورت، جو درخت کی جڑ تھی وہ تو زہریلا سانپ نکلا۔ تو انسانی فطرت میں جو بل دینے کا مضمون ہے یہ اس کی اصلاح کا سب سے بڑا دشمن ہے اور اسی لئے شیطان کو انسان کا سب سے بڑا دشمن قرار دیا گیا۔ اس کے بلوں میں جو فریب کا پہلو ہے اس طرح حملہ کرتا ہے کہ دکھائی نہیں دیتا اور اگر اس کو کھولو گے تو پھر وہ کھل کر سامنے آئے گا پھر دو بدو لڑائی ہوگی پھر وہ دشمن اگر مارا گیا تو پھر ہمیشہ کے لئے مارا جائے گا۔

تو اپنے نفس کو اس شیطان کی طرح سمجھیں جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آپ کی رگوں میں دوڑ رہا ہے اور وہ کیسے دوڑ رہا ہے قرآن فرماتا ہے تم اس کو دیکھ نہیں رہے وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ دیکھیں بالکل سانپ والی کیفیت جو چھپ کے بیٹھا ہوا ہے آپ اسے دیکھ بھی نہیں رہے ہوتے اور وہ آپ کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ ان جھاڑیوں کے بیچ میں سے اس کی چھوٹی سی آنکھ اس وقت آپ کو دکھائی نہیں دیتی لیکن کھلتا تب ہے جب حملہ کرنا ہو۔ وہ ایک دم اپنے بل کو کھولتا ہے اور پھر آخری وار کر دیتا ہے۔ تو اسی طرح نفس کا حال ہے۔ وہ حملہ کرتا ہے اس وقت جب تک آپ کو دکھائی نہیں دے رہا ہوتا۔ جب حملہ ہو جائے تو وہ حملہ آپ پر اثرانداز ہو جاتا ہے پھر اس کے چھپنے کی ضرورت نہیں۔ اگر نفس کا حملہ آپ کو بے حیا بنا دے تو پھر اس کو چھپنے کی کیا ضرورت ہے پھر وہ بے حیائی کا سانپ کھل کے سامنے آجاتا ہے اور آپ اس کے ہم نوا ہو کر پھر آگے بڑھتے ہیں۔

قول سدید کے اوپر قرآن کریم نے جو زور دیا ہے یہ ہمارے سب نیک کاموں پر حاوی ہے اور ایم۔ٹی۔اے بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ ایم۔ٹی۔اے ایک نیک کوشش ہے مگر اس کوشش میں حصہ لینے والے ہمیشہ اس معاملے میں خبردار رہنے چاہئیں کہ ہم جو کوشش کرتے ہیں کیا واقعۃً اللہ کی خاطر ہے یا اس میں نفس کا دکھاوا آگیا ہے اور نفس کے دکھاوے کے ایم۔ٹی۔اے میں زیادہ امکانات ہیں بہ نسبت دوسری کوششوں کے۔ کیونکہ ایک بچہ اپنی آواز کو ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے ساری دنیا تک پہنچا دیتا ہے اور دکھائی بھی دے رہا ہوتا ہے اس لئے اتنا شوق پیدا ہو گیا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے بچے کی تصویر ہے اور یہ اس نے خط لکھا ہوا ہے آپ کے نام، اس تصویر کے ساتھ اس خط کو ایم۔ٹی۔اے پر پڑھ کے سنائیں۔ اب اس میں نیکی کون سی ہے۔ صرف جماعت کو جو اللہ تعالیٰ نے ایک عالمی مواصلات کا ایک عظیم الشان رعب عطا فرمایا ہے اور توفیق عطا فرمائی ہے اس سے غلط استفادے کے لئے ایک رجحان ہے یعنی اس میں اس کی نیت میں اس سے آپ یہ نہیں کہہ سکتے گناہ شامل ہے مگر وہ سرزمین جہاں گناہ پلتے ہیں اسی سرزمین سے یہ خواہش اٹھی ہے۔ کیا مطلب ہے؟۔ ساری دنیا میں جماعت اتنی قربانیاں دے رہی ہے اتنا پیسہ قربان کر رہی ہے وقت قربان کر رہی ہے کہ ایک عورت کا بچہ وہاں دکھا دیا جائے اور اس کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ ساری عورتوں کے بچے دکھا دیئے جائیں تو لوگ ایم۔ٹی۔اے

SATELLITE WAREHOUSE

Muslim TV AHMADIYYA

CNN

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

S.M. SATELITE LIMITED
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey HU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TELEPHONE
0181-478 6464 081 553 3611

دیکھنا ہی بند کر دیں گے کیونکہ ایسی تصویروں کی کثرت جن میں ذاتی کوئی دلچسپی نہ ہو وہ لوگوں کو متنفر کر دیتی ہے۔ اب آپ سب لوگ لنڈن والے "جنگ" پڑھتے ہیں اکثر اور ایک صفحہ اوپر سے نیچے تک مولویوں کی تصویروں سے کالا سیاہ ہوا ہوتا ہے کبھی آپ نے ایک ایک کو دیکھا ہے غور سے؟ سرسری نظر ڈالتے ہیں اور آگے گزر جاتے ہیں تو آپ یہ پچاس مولویوں سے تو اتنا بیزار ہو جاتے ہیں اگر پانچ ہزار یا پانچ لاکھ بچے ایم۔ٹی۔اے پر دکھائے جائیں تو چونکہ اس رجحان میں مولویت ہے کہ دکھاوا ہو اتنے مولوی تو آپ برداشت کر ہی نہیں سکتے، ایم۔ٹی۔اے بند ہو جائے گی۔

تو ایم۔ٹی۔اے کے ساتھ جہاں فوائد ہیں وہاں نقصانات بھی ہیں اور نقصانات کا ایک پہلو یہ ہے کہ اس میں دکھاوا پیدا ہو جاتا ہے اور جہاں دکھاوا دین کے بنیادی فرائض پر اثرانداز ہو جائے وہاں شرک ہو جاتا ہے۔ پس ایم۔ٹی۔اے کی ٹیمیں اگر کام کر رہی ہیں، عصر کی اذان ہوئی ہے یا ظہر کی جو بھی نماز ہو اور مسجد میں ایک طرف بیٹھے ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں جی ہم دین کا کام کر رہے ہیں اس لئے کوئی ضرورت نہیں وہاں جانے کی یہ تو سراسر شرک ہے اور نفس کا بہت بڑا دھوکہ ہے کہ دین کا کام کس لئے کر رہے ہو۔ اس لئے کہ عبادت قائم کرو اور جو دین کا کام عبادت کی راہ میں حائل ہو اس کو دین کا کام کہہ کیسے سکتے ہو۔ صرف جھوٹ ہے اور نفس کا دھوکہ ہے۔ وہی بل فریب ہے نیتوں کا جو پتہ نہیں لگنے دیتا کہ کیا اصل بات ہے۔

تو قرآن کریم نے صرف سچ پر زور نہیں دیا بلکہ قول سدید پر زور دیا ہے اور یہاں لفظ سدید خاص معنے رکھتا ہے۔ جیسے میں نے بیان کیا جب ایک دشمن بھی کھلے تو سیدھا ہونا پڑتا ہے اس کو، فریبوں کا دور بلوں کا دور ہے اور جب سدید ہو جائے تو پھر دھوکہ نہیں ہو سکتا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی جماعت تو قول سدید کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ محض تمہارا یہ سمجھ لینا کہ تم سچ بولتے ہو اور کھلم کھلا جھوٹ نہیں بولتے یہ تمہارے لئے کافی نہیں ہے کیونکہ تمہاری اصلاح کے تقاضے بہت بلند ہیں۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے پیچھے چلنا ہے اور ان سے فیض پانا ہے تو قول سدید کو لازماً ایک دائمی عادت کے طور پر اپنانا ہوگا۔ اور قول سدید والا اس بات پر نظر رکھتا ہے کہ میری بات سے کسی کو دھوکہ تو نہیں ہو گیا۔ ایک بات بیان کر رہا ہے اس سے خواہ مخواہ اس کی نیکی کا رعب پڑ گیا اور اس کا مقصد یہ نہیں تھا۔ جو قول سدید نہیں کرتا وہ خوش ہوگا کہ چلو الحمدللہ ساتھ یہ بھی مسئلہ طے ہوا لیکن جو قول سدید کا عادی ہے وہ متنبہ ہو جاتا ہے، وہ کہتا ہے کہ دیکھو اس میں میرے نفس کی کوئی خوبی نہیں ہے دھوکہ نہ کھا جانا یہ اصل مسئلہ یوں ہے یہ وجہ ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک صورت پیدا ہوئی تو یہ عادت ہے جو رفتہ رفتہ دل کے اندر روشنی پیدا کرتی ہے اور اس روشنی کے بغیر آپ اپنے نفس کے بل اور فریب کو دیکھ نہیں سکتے۔

بلوں کا تعلق اندھیروں سے ہے۔ سانپ کو جن اس لئے کہا گیا ہے اور جن اس کا عربی میں نام ہے، "جان" اس کو کہا جاتا ہے کہ وہ چھپا رہتا ہے اور روشنی ہر چھپے ہوئے گوشے کو ظاہر کر دیتی ہے اور کھول دیتی ہے۔ پس قول سدید ہے جو روشنی پیدا کرتا ہے اور اندرونی روشنی پہلے پیدا کرتا ہے اور بیرونی روشنی اس کے بعد اس سے پھوٹتی ہے اسی میں نور کا مضمون شامل ہے۔ نور کی حکمت آپ کو اس کو سمجھے بغیر سمجھ نہیں آسکے گی۔ جب آپ صاف ہو جائیں اور سیدھے ہو جائیں اور اس بات پر مستعد رہیں کہ میری وجہ سے کسی کو دھوکہ نہ ہو اور اگر دھوکے کا خطرہ ہو تو آگے بڑھ کر اس کا دھوکہ دور کرنے کی کوشش کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا بعینہٖ یہی اسوہ تھا، جہاں کسی شخص کے متعلق یہ خطرہ محسوس کیا کہ اسے میرے نفس کے متعلق کوئی دھوکہ تو نہیں ہو گیا وہاں ٹھہر کر اس دھوکے کو دور کیا ہے اور اس قول سدید کا حق ادا کر کے پھر آگے بڑھے۔

ایک اور موقع پر ایک بدوی حضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ کے رعب اور جلال سے تھر تھر کانپنے لگا اس پہ لرزہ طاری ہوگیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے بڑے تحمل اور پیار سے اس کو کہا دیکھو بھائی میں بھی تمہاری طرح ایک بندہ ہوں، ایک بشر ہوں مجھ سے ڈرو نہیں اور یہ فقرہ کہ میں بھی ایک بڑھیا کے پیٹ سے پیدا ہوا، بڑھیا کا لفظ ان معنوں میں کہ خاتون تھی جس کے اندر کوئی طاقت نہیں ہوتی۔ یہ بات سن کر تو اس کو کچھ حوصلہ ہوا پھر آپؐ نے آگے بات شروع کی اور اگر وہ یہ سمجھتے نعوذ باللہ من ذالک جو سمجھ سکتے ہی نہیں تھے کہ بڑی میری شان ہے اور بڑا میرا رعب ہے یہ رعب کے نیچے آگیا ہے اب میں جو کہوں گا اس کو قبول کرے گا تو یہ ایک نفس کا دھوکہ تھا جس دھوکے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی ایک لمحہ کے لئے بھی مبتلا نہیں ہوئے اور جو اس دھوکے میں مبتلا ہو وہ دوسروں کو دھوکوں سے نجات بخش ہی نہیں سکتا۔

پس قول سدید کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ آپ اپنے نفس کے متعلق اگر باخبر رہیں اور سیدھے رہیں اور اپنے نفس کا غلط تاثر نہ پڑنے دیں تو یہ وہ سچ ہے جو حیرت انگیز طور پر دنیا کو مرعوب کرتا ہے۔ یہاں جو رعب ہے کسی کی بشری عظمت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ سچائی کی عظمت کی وجہ سے ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا سب سے بڑا رعب اس قول سدید میں تھا۔ بات سیدھی اور صاف، اتنی طاقتور کہ وہ دلوں کو بلکہ قوموں کو مرعوب کرتی تھی آئندہ زمانوں کو مرعوب کرنے والی باتیں تھیں۔ حدیثیں پڑھ کے دیکھیں بعض چھوٹی چھوٹی نصیحتیں ہیں جیسا کہ یہ مثال میں نے ایک دی ہے قیامت تک اس کی طاقت ختم نہیں ہوگی کیونکہ سچائی کی طاقت ہے اور سچائی بھی وہ جو قول سدید ہے۔ تو قول سدید کو آپ اختیار کریں تو آپ کے نفس کی صرف اصلاح نہیں ہوگی آپ کی باتوں میں طاقت آئے گی اور پھر لوگ سنیں گے اور سنیں گے اور اس سے مرعوب ہوں گے اور اسے ماننے پر مجبور ہوں گے۔

چنانچہ اسی دورے کے عرصے میں بار بار میرے سامنے یہ باتیں پیش کی گئیں کہ جی ہم تبلیغ تو کرتے ہیں مگر یہ قومیں ایسی ہیں دہریت میں اتنا آگے نکل گئی ہیں کہ ان پر اثر نہیں ہوتا۔ ان سے میں نے کہا میں یہ مان ہی نہیں سکتا، ناممکن ہے۔ ساری دنیا میں تو خدا نے اثر کی ہوائیں چلا دی ہیں، آندھیاں بن گئی ہیں وہ، عظیم انقلاب برپا ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ کو بس ناروے اور سویڈن سے ہی دشمنی تھی کہ یہاں اثر نہ ہو۔ یہ بالکل وہم ہے تمہارا۔ قول سدید اور حکمت یہ دو تقاضے ہیں ان کو اگر پورا کرو تو یہ قومیں ضرور اثر قبول کرتی ہیں کیونکہ جہاں میں نے ان میں دہریت دیکھی وہاں دہریت کے نتیجے میں، جو دہریت سچائی کے نتیجے میں پیدا ہوئی تھی ان کے اندر سچائی کی طرف رجحان بھی دیکھا ہے۔ اب یہ بظاہر تضاد ہے مگر کوئی تضاد نہیں ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ سچائی جھوٹے عقائد کو قبول کر ہی نہیں سکتی۔ ان کی بغاوت خدا کے خلاف نہیں تھی، ان کی بغاوت تثلیث کے خلاف تھی اور تثلیث کے خلاف بغاوت کو خدا کے خلاف بغاوت قرار دینا ظلم ہے۔ لیکن چونکہ ان کے پاس متبادل نہیں تھا اس لئے سمجھے کہ تثلیث ہی خدا ہے اور یہ خدا قابل قبول نہیں ہے، اس کو انہوں نے رد کر دیا۔ مگر جو ان میں زیادہ بڑے دانشور تھے انہوں نے اس حقیقت کو سمجھا کہ تثلیث خدا نہیں ہے، تثلیث رد ہوگی، خدا رد نہیں ہوگا۔ چنانچہ میں نے ناروے کو یہ سمجھاتے ہوئے نیوٹن کی مثال دی تھی کہ دیکھو نیوٹن اس دور کی سائنس کا جد امجد ہے۔ تمام عظیم سائنسیں نیوٹن سے پھوٹی ہیں، اس کی فکر و نظر سے، اور وہ ایک موحد تھا، ایک ایسا موحد جو عمر کے ایک بڑے حصے تک تثلیث کو اس لئے مان رہا تھا کہ اس نے ورثے میں پائی تھی مگر چونکہ سچا انسان تھا، اگر سچا نہ ہوتا تو اتنی بڑی حکمت کے راز اس کو کبھی معلوم ہی نہ ہوتے۔ ایک دن اس کو خیال آیا کہ میں کیا مانگ رہا ہوں، یہ تثلیث اس کائنات سے متصادم ہے۔ میں نے جس کے راز معلوم کئے ہیں وہ تو خدا کی گواہی دے رہی ہے، یہ تثلیث کہاں سے آگئی بیچ میں۔ وہ دہریہ نہیں بنا۔ اس نے کہا یہ عیسیٰ پر الزام ہے کیونکہ وہ سچا تھا۔ اگر وہ سچا تھا تو لازماً موحد ہوگا اس لئے میں مطالعہ کروں گا اور OLD TESTAMENT یعنی عہد نامہ قدیم سے عہد نامہ جدید کا موازنہ کر کے معلوم کروں گا کہ کیا حقیقت ہے اور کیا جھوٹ ہے۔ اس نے موازنہ کیا اور اپنی ڈائری میں وہ نوٹ لیا کرتا تھا اور وہ نوٹ اس کے ایک بائیوگرافر کے ہاتھ میں آگئے اس نے اس پر کتاب شائع کی ہے اور حیرت انگیز صفائی کے ساتھ وہ موحد بندہ خدا کا اس مضمون کو بھانپ گیا کہ تثلیث اور اس قسم کے جھوٹے عقائد بعد میں آنے والے لوگ اپنے مذہبوں کی طرف منسوب کیا کرتے ہیں، مذہبوں کے بانی کبھی بھی ایسے بےہودہ اور لغو عقائد کے قائل نہیں ہو سکتے۔ بڑے مضبوط دلائل اس نے دیئے، بڑے مضبوط دلائل اندرونی بائبل کے موازنے کے وقت دیئے ہیں اور ثابت کیا ہے کہ یہ جھوٹا فقرہ ہے، اس کا یہ مطلب تھا ہی نہیں جو اس کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ تو وہ جب اس نے اپنا رد عمل دکھایا تو اس کو یونیورسٹی کی کیمبرج کی پروفیسر شپ سے، چیئر سے مجبوراً استعفیٰ دینا پڑا یعنی نکال دیا گیا عملاً اس کو، استعفیٰ تو نام کے ہوا کرتے ہیں مراد یہ ہے کہ ہم تمہیں نہیں رکھیں گے، عزت چاہتے ہو تو آپ ہی باہر ہو جاؤ اور اس کا گزارہ سارا اس پر تھا اس نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ تو سچائی ہے اصل بات جس کی طرف میں بار بار آپ کو توجہ دلا رہا ہوں۔ سچائی میں اگر قول سدید ہو تو پھر قربانیاں بھی دینی پڑتی ہیں اور قول سدید ہو تو اس میں ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔

ایسے یورپ میں بہت سے دانشور تھے جو سچے تو تھے مگر پرواہ بھی نہیں انہوں نے کی کہ ہمارے سچ کو پہچاننے کے باوجود دنیا جہالتوں میں مبتلا ہے۔ چرچوں سے اور بعض انتہا پسند یونیورسٹیوں سے جو اس زمانے میں عیسائیت کے قبضے میں تھیں تثلیث کی تعلیم دی جا رہی ہے ہمیں کیا اس سے، یہ کہہ کر چپ کر کے بیٹھے رہے۔ اس چیز سے نہ ان کے عمل کی اصلاح ہو سکتی تھی نہ قوم کے عمل کی اصلاح ہو سکتی

محمد صادق جیولرز
Import Export Internationale Juwellery
Mohammad Sadiq Juweliere
آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔
ہمارے پتہ جات
Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403
S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel: 069/685893
Hauptfiliale
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 00971235297 4Tel: 00971222173 1

Earlsfield Properties
Landlords & Landladies
Guaranteed rent
Your properties are urgently required.
Tel : 0181-265-6000

تھی اور قرآن کریم نے یہی مضمون ہے جو کھولا ہے کہ سچائی کافی نہیں۔ اگر آپ ان سے انفرادی طور پر پوچھتے وہ ایسے بے شمار تھے جو سمجھتے تھے کہ یہ جھوٹ ہے، انہوں نے مذہب میں دلچسپی لینی چھوڑ دی۔ لیکن سچائی کے لئے ایک ننگی تلوار بن کے اٹھ کھڑے ہونا، اس کو قول سدید کہتے ہیں اور اگر وہ ایسا کرتے تو یورپ کی کبھی سے اصلاح ہوچکی ہوتی مگر انہوں نے یہ قربانی نہیں دی۔ اور اس قربانی کے بغیر اور قول سدید سے چمٹے بغیر اصلاح ممکن ہی نہیں ہے اور اپنے نفس میں ممکن نہیں، اپنے تعلقات میں ممکن نہیں۔

میں بار بار جماعت کو متنبہ کر چکا ہوں اب پھر کرتا ہوں آئندہ بھی کرتا رہوں گا کیونکہ اس کی ضرورت بہت ہے، اپنی سوچوں میں پہلے بل نکالیں اور اپنی ذات سے سیدھے ہو جائیں، پھر آپ کو پتہ چلے گا کہ اصلاح نفس ہوتی کیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے "یاَ یھا الذین امنوا اتقوا للّٰہ و قولوا قولاً سدیداً"۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اس کا نتیجہ یہ ہے "قولوا قولاً سدیداً" سچی بات نہیں، سیدھی بات کہنے کے عادی بن جاؤ۔ صاف ستھری سیدھی بات اس کا نتیجہ کیا نکلے گا، فرمایا اللہ وعدہ فرماتا ہے "یصلح لکم اعمالکم" تم سے تو اپنے اعمال کی اصلاح نہیں ہوتی اگر تم قول سدید کو پکڑ لو تو خدا وعدہ کرتا ہے کہ میں تمہارے اعمال کی اصلاح کروں گا اور یہ جو وعدہ ہے یہ قانون کی صورت میں بھی جاری ہے اور ایک بالارادہ فعل کی صورت میں بھی رونما ہوتا ہے۔

قانون فطرت سیدھے لوگوں کو ہمیشہ اصلاح کے رستے پہ ڈال دیتا ہے جو صاف اور سیدھی بات کرنے کے عادی ہوں جو اپنی آنکھ سے بھی اپنی برائیوں کو نہ چھپائیں اور اپنی کوئی ایسی شخصیت غیر پر ظاہر نہ کریں جس کے وہ مالک نہیں ہیں۔ اس کا اور بعض کمزوریوں پر پردے ڈالنے کا مضمون الگ الگ ہے وہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کسی کمزوری کو اچھالنا اور باہر کرنا قرآن اس کو فحشاء کہتا ہے۔ پس اس فرق کو سمجھیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں اچھا قول سدید ہے تو عورتیں بعض کہتی ہیں ہم نے ساری عمر خاوند کے گھر جانے سے پہلے جو بدیاں کی تھیں ہمارا فرض ہے خاوند کو بتادیں اور اس فرض کے نتیجے میں ان کی زندگیاں برباد اور خاوندوں کی زندگیاں برباد۔ جو بات کسی کو پوچھنے کا حق نہیں ہے عجیب خدا نے عدل قائم فرمایا ہے وہ تمہیں بتانے کا بھی حق نہیں ہے۔ وہ اندرونی معاملات جن میں خدا تعالیٰ نے دوسرے کو کرید کی اجازت نہیں دی، تجسس کی اجازت نہیں، وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر تم سچائی کے نام پر ان کو خود بیان کرو گے تو یہ بے حیائی ہوگی اور اس کی سزا پاؤ گے، ایک بڑا جرم ہے۔

تو یہ میں بار بار غلط فہمی دور کرتا ہوں اس کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ بالارادہ اپنی اس شخصیت کو دنیا پر ظاہر کرنا جو شخصیت نہیں ہے، اپنے اس حسن کو حسن بنا کر دکھانا جو حسن نہیں تھا، بالارادہ فریب کے ساتھ اپنی کمزوریوں پر پردے ڈالنا جھوٹ کے ذریعے یہ چیزیں ہیں جو قول سدید کے خلاف ہیں اور وہ جرائم جن کی میں بات کر رہا ہوں تو شاذ کے طور پر رونما ہوتے اور اکثر انسان ان کے اوپر سے خود پردے اٹھاتے بھی نہیں ہیں لیکن اپنے اندر سے جو پردے اٹھاتے ہیں وہ ان چیزوں سے اٹھاتے ہیں جو ان کے اندر ہیں نہیں اور جو کمزوریاں ہیں ان پر جان کر پردے ڈالتے ہیں اور چھپاتے ہیں اور اس وقت بھی چھپاتے ہیں جب تحقیقات کا موقع ہو اور لازم ہے کہ وہ ظاہر کریں اور پھر جو اچھی باتیں اور نیک باتیں ان کے علم میں آئیں ان کو وہ برمحل قول سدید کے مطابق جن تک پہنچانی چاہئیں ان تک نہیں پہنچاتے اور قول سدید کے خلاف یہ عمل کرتے ہیں کہ جہاں نہیں پہنچانی چاہئیں وہاں وہ پہنچاتے ہیں اس سے لذت حاصل کرتے ہیں۔

جتنا بھی سوسائٹیوں میں پروپیگنڈا کیا جاتا ہے اور کسی شخص کے متعلق ایک طرف سے بات سن کر دوسرے کو بیان کرنا اس میں تو یہ بھی کمزوری ہے، یہ بھی کمزوری ہے، وہاں باتیں کرنا جہاں ان کا تعلق ہی کوئی نہیں اور جہاں ضروری تھیں پہنچانی وہاں نہیں پہنچاتے اس کے نتیجے میں اصلاح ممکن ہی نہیں رہتی۔ ایسی سوسائٹیاں جہاں ایسے اڈے بن جائیں کبھی بھی ان کی اصلاح نہیں ہو سکتی اور ہمیشہ بد سے بدتر ہوتے چلے جاتے ہیں لیکن اگر آپ کے علم میں ایسی بات آئی ہے جو نظام جماعت کی کمزوری ہے یعنی نظام جماعت میں وہ کمزوری نہیں ہونی چاہئے لیکن نظام جماعت چلانے والوں نے پیدا کردی ہے قول سدید کا تقاضا یہ ہے کہ آپ نظام جماعت کے ان بالا افسروں تک اس بات کو پہنچائیں جنہوں نے اصلاح کرنی ہے۔

تو دیکھیں کیسی صاف بات ہے قول سدید کرو "یصلح لکم اعمالکم" قول سدید کا مطلب ہے صاف بات اور صحیح آدمیوں تک پہنچانا، بے محل بات نہ کرنا اور یہ چھوٹی سی نصیحت اتنے وسیع دائرے میں انسانی اعمال پر اثرانداز ہے کہ آپ اگر اس پر غور کریں تو حیرت سے اس سمندر میں ڈوب جائیں گے چھوٹا سا کلمہ کتنا عظیم ہے۔ اور اس کے بعد فرمایا "یصلح لکم اعمالکم و یغفرلکم ذنوبکم" کچھ ذنوب بھی تو ہیں ان کو ظاہر کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے تمہیں نہیں حکم دیا جو تمہارے اندرونی گناہ ہیں۔ خدا یہ تو نہیں کہہ رہا کہ ان کو کھولتے رہو اور دنیا میں اچھالتے رہو اس سے تو اصلاح کے برعکس مضمون پیدا ہوگا ایسی سوسائٹیاں جہاں گناہ کی کھلم کھلا باتیں ہوتی ہوں وہاں بے حیائی بڑھتی ہے اصلاح کبھی نہیں ہوتی جن کی ٹیلی ویژن گندی ہو گئی ان کی ساری قوم ہی گندی ہوگئی اور باتیں سچی ہیں اور کھلم کھلا کی بھی گئی ہیں لیکن قول سدید نہیں ہے۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے وہ گناہ اور کمزوریاں جو تم سے قول سدید اختیار کرنے سے پہلے سرزد ہو چکی ہیں اللہ ان پر پردے ڈالے گا۔ "یغفر" کا مطلب یہ ہے کسی چیز کو ڈھانپ دینا۔ اس میں دو طرح سے پردے ہیں۔ اپنی ناراضگی سے پردے میں لے آئے گا اپنی ناراضگی کو ان تک نہیں پہنچنے دے گا اور لوگوں کی نظر اور ان کی تنقید سے پردہ ڈال دے گا۔ تو چھوٹی سی آیت میں ایک دوسرے کے ساتھ مطابقت کھاتے ہوئے کتنے معانی کے سمندر بیان ہو گئے ہیں "یصلح لکم اعمالکم و یغفرلکم ذنوبکم" جو اس رستے پر چل پڑے گا، جو محمدؐ رسول اللہ کی پیروی میں یہ تربیت کا اصول جان لے گا اور اس پر عمل پیرا ہوگا قول سدید کا عادی ہو خدا اس کے اعمال کی اصلاح شروع کردے گا اس کی کمزوریوں پر پردے ڈھانپ دے اور پھر ان سے بخشش کا سلوک فرمائے یہ دونوں مضمون ہیں "یغفر" میں۔ پھر اس کے بعد کیا ہوگا، فرمایا "من یطع اللّٰہ و رسوله فقد فاز فوزاً عظیماً" یہ سفر کی انتہا نہیں ہے جو بیان ہو رہی ہے۔ یہ تو سفر کا آغاز ہے جو بتایا جا رہا ہے اس کے بعد تم اس لائق ہوگے کہ محمدؐ رسول اللہ کی پیروی کرو اور جو کوئی پھر اللہ اور اس رسول محمدؐ رسول اللہ کی پیروی کرے گا "فقد فاز فوزاً عظیماً" اسے عظیم کامیابیاں نصیب ہوں گی اور یہ سارا مضمون اس پہلی آیت سے مربوط ہے جس میں فرمایا "ھدیً للمتقین" قرآن ہے تو شک سے بالا لیکن متقیوں کے لئے ہدایت ہے یہاں انہی متقیوں کی تعریف فرمائی گئی ہے قول سدید کہنے والے، سچی بات کو سچے انداز سے پیش کرنے والے جب وہ یہ کر گزریں گے تو پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے سکول میں داخل ہوں گے جس کی کامیابیاں لامتناہی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس مضمون کو صرف سمجھنے کی نہیں بلکہ اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام

محمود ہال لندن میں منعقدہ تقریبات

مجلس سوال و جواب

مورخہ ۲۴ نومبر بروز اتوار شام چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس مجلس میں خاص طور پر انگریز، ملائشین، کردش، نائجیرین، افغانی اور جمیکن دوستوں کو مدعو کیا گیا۔ یہ مجلس سوا دو گھنٹے تک جاری رہی۔ آخر پر چند دوستوں نے حضور انور ایدہ اللہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ اللھم زد و بارک۔

مجلس شوریٰ

مورخہ ۷ اور ۸ دسمبر ۱۹۹۶ء بروز ہفتہ اور اتوار مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کی آٹھویں مجلس شوریٰ کا انعقاد محمود ہال لندن میں ہوا۔ شوریٰ کی کارروائی ۷ دسمبر کو بعد نماز ظہر و عصر تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ عہد دہرانے کے بعد مکرم صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ نے سالانہ کارکردگی اور شوریٰ کے گزشتہ فیصلہ جات پر عمل درآمد کا عمومی جائزہ لیا اور تبلیغ، تعلیم، تربیت اور مال سے متعلق سب کمیٹیاں مقرر فرمائیں۔ اس کے بعد پروگرام کے مطابق اگلے دو سال کے لئے نئے صدر کا انتخاب عمل میں آیا جس کی رپورٹ حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کر دی گئی۔ شام ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ مجلس عرفان ہوئی۔ شوریٰ کی کارروائی اگلے روز اتوار شام تین بجے تک جاری رہی۔ شوریٰ میں ۵۱ مجالس کے ۹۶ نمائندگان نے شرکت کی۔

(رپورٹ: بشیرالدین سامی، نمائندہ الفضل برطانیہ)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل
کی سالانہ زر خریداری

برطانیہ پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک ساٹھ (٦٠) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

The Hahnen ann College of Homoeopathy

Venues: London a d Birmingham; Contact: The Secretary, 164 Ballards Road, Dagenham, Essex. RM10 9AB. Tel / Fax: 0181-984-9240

The Hahnemann College of Homoeopathy (est. 1980) teaches classical Hahnemann principles. The college offers two courses for the mature student leading to the professional Diploma qualification : D.Hom.Med. and gives eligibility for professional registration with the U.K. Homoeopathic Medical Association (UKHMA).

FOUR YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to any candidate who have a strong desire to learn homoeopathy to relieve the suffering of mankind.

TWO YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to the following medical practitioners.

Acupuncture, Pharmacy, Chiropractice, Osteopaths, Naturopathy, SRN's, Physiotherapy, Dental Surgeons, Veterinary Surgeons.

Courses include: practical clinical studies / Patient management / renowned international speakers. For prospectus please apply above.

حضرت امام ابو حنیفہؒ کی سیرت کے بعض حسین پہلو

[از قلم: مکرم ملک سیف الرحمان صاحب (مرحوم)]

یہ مضمون گزشتہ شمارہ میں صفحہ ۳ و ۴ پر شائع ہوا تھا لیکن صفحہ ۴ پر پیسٹنگ کی نہایت فاش غلطیوں کی وجہ سے سارا مضمون غتربود ہوگیا جس کے لئے ادارہ قارئین الفضل سے معذرت خواہ ہے اور یہ مضمون دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیاں معاف فرمائے۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ کسی اختلافی معاملہ میں بات کرنے کا بڑا حسین سلیقہ اختیار کرتے تھے آپ کی کوشش ہوتی کہ بات واضح بھی ہو جائے اور کسی کا دل بھی نہ دکھے۔ آپ نے اس انداز کی ایک بہت عمدہ مثال بیان کی ہے۔ آپ نے فرمایا اگر ایک سفید کپڑے کے بارہ میں چار آدمی اختلاف کریں، ایک کہے کہ اس کا رنگ سرخ ہے۔ دوسرا کہے مجھے تو سیاہ نظر آتا ہے۔ تیسرا بولے یہ تو سبز ہے تو چوتھا جو حقیقت سے واقف ہے اور جانتا ہے کہ کپڑا سفید ہے اور یہ تینوں محض ضد میں آکر اور رنگ بتا رہے ہیں۔ اسے یہ نہیں کہنا چاہئے کہ تم تینوں غلط کہہ رہے ہو بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ جہاں تک مجھے نظر آتا ہے یہ کپڑا سفید ہے۔

امام ابو حنیفہؒ بڑے صفائی پسند تھے۔ بڑا اچھا صاف ستھرا لباس پہنتے اور دوسروں کے لئے بھی یہی پسند کرتے کہ وہ صاف ستھرے رہیں۔ آپ کی خدمت میں کچھ صاحب علم لوگ حاضر ہوئے ان میں سے ایک شخص کے کپڑے پھٹے پرانے اور میلے کچیلے تھے۔ بات چیت کے بعد جب وہ جانے لگے تو آپ نے میلے کپڑوں والے دوست سے کہا آپ تھوڑی دیر کے لئے ٹھہریئے۔ جب سب لوگ چلے گئے تو آپ نے اس شخص کو ہزار درہم دیئے کہ عمدہ نئے کپڑے خرید کر استعمال کرے۔ اس شخص نے عرض کیا میں تو کھاتا پیتا دولت مند آدمی ہوں مجھے ایسی کسی مدد کی ضرورت نہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کے بندے جب خدا نے آپ کو رزق دیا ہے اور خوش حال بنایا ہے تو تمہیں خدا تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر بھی ادا کرنا چاہئے اور اس فضل کا اظہار بھی ہونا چاہئے۔ اس طرح میلے کچیلے، پھٹے پرانے کپڑے پہننا تو ناشکری کی بات ہے۔ اور "و اما بنعمة ربک فحدث" کے خلاف ہے اور اس حدیث کے بھی خلاف ہے جس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کا اظہار بھی ہونا چاہئے۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ بہترین ہمسایہ اور اصلاح کا بڑا حسین ذوق رکھتے تھے۔ آپ کا ایک ہمسایہ آوارہ مزاج، شرابی اور ہنگامہ پرور تھا۔ رات اس کے ہاں اس کے شرابی دوست جمع ہوتے، رقص و سرود، شراب و کباب کی محفل جمتی، خوب ہنگامہ اور شور شرابہ ہوتا۔ امام صاحب کے لئے یہ صورت حال بڑی بے آرامی اور تکلیف کا موجب تھی، لیکن ہمسایہ سے بہتر سلوک کی ہدایت کے پیش نظر آپ نے اس کے خلاف شکایت کرنا مناسب نہ سمجھا۔ ایک رات ادھر سے کوتوال شہر کا گزر ہوا اس نے جو ہنگامہ اور شور کی آواز سنی تو اندر جا کر حالات معلوم کئے اور سب کو گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا۔

دوسرے دن امام صاحب کو پتہ چلا کہ ان کا ہمسایہ گرفتار ہو گیا ہے تو آپ والی شہر کے پاس گئے اور ہمسایہ کی نیک چلنی کی ضمانت پیش کی اور اسے رہا کرا کے ساتھ لے آئے اور کہا تم شعر پڑھا کرتے تھے کہ ہمسایہ ایسا ہونا چاہئے جو وقت پر مدد کر سکے تو تم نے مجھے کیسا ہمسایہ پایا۔ اس ہمسایہ کے گھر سے اکثر یہ شعر گنگنانے کی آواز آتی رہتی تھی ۔

اضاعونی و ای فتی اضاعوا
لیوم کریھة و سداد ثغر

آپ نے اس ہمسایہ کو رہا کرانے کے بعد ازراہ تلطف فرمایا " ھل اضعتک ؟ امام صاحب کے اس سلوک سے وہ اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے تمام شرارتوں سے توبہ کر لی اور امن پسند شریفانہ زندگی بسر کرنے لگا۔

امام ابو حنیفہؒ بڑے حوصلہ مند اور دانا مصلح تھے۔ دوسرے کے سخت سے سخت الفاظ اور درشت کلامی کا جواب ایسے طریق سے دیتے کہ وہ شرمندہ بھی ہو جائے اور اپنی اصلاح بھی کر لے۔ بعض اوقات فقہی مسلک میں اختلاف کی وجہ سے دوسرے علماء آپ کے بارہ میں سخت الفاظ استعمال کرتے اور ان کے جاہل پیرو مخالفت کے جوش میں انتہا کو پہنچ جاتے لیکن سب آپ کی قوت برداشت اور حوصلہ دیکھ کر اپنی رائے بدلنے پر مجبور ہو جاتے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے آپ کو بدعتی اور زندیق کہا آپ نے جواباً فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو معاف کرے! میرے اندر یہ بات نہیں جس کا اظہار آپ کر رہے ہیں۔ جب سے میں ایمان لایا ہوں اور اللہ کی معرفت کی نعمت مجھے ملی ہے صرف اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ دوسرے کو نہ کارساز سمجھتا ہوں اور نہ اسے خدا کا درجہ دیتا ہوں۔ کیا زندیق ایسے ہی ہوا کرتے ہیں یہ جواب سن کر وہ شخص شرمندہ ہوا معافی مانگنے لگا۔ آپ نے فرمایا جو شخص اَن جانے میں کوئی غلطی کرتا ہے تو توبہ پر اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے۔

ایک دفعہ امام ابو حنیفہ مسجد میں بیٹھے تھے ایک شخص جو کسی مخالف عالم کا عقیدت مند تھا آیا اور آپ کو کوسنے لگا۔ اس کی گالی گلوچ پر آپ خاموش رہے وہ شخص اور تیز ہو گیا۔ آپ اٹھ کر جانے لگے تو آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیا اور برا بھلا کہتا چلا گیا۔ آپ گھر کے دروازے پر پہنچے تو مڑ کر اس شخص سے کہا یہ میرا گھر ہے۔ اب مجھے اندر جانا ہے اگر کچھ کسر رہ گئی ہو تو نکال لو یہ نہ کہنا کہ ابھی حسرت باقی تھی۔ وہ شخص یہ سن کر سخت شرمندہ ہوا اور اپنی حرکت سے توبہ کی۔

بنو امیہ کے زمانہ میں کوفہ کا والی ابن ہبیرہ اور بنو عباس کے دوسرے خلیفہ ابو جعفر منصور نے مسلسل کوشش کی کہ آپ قضاء کا عہدہ قبول کر لیں لیکن آپ کو یہ منظور نہ تھا۔ دونوں نے اپنے اپنے زمانہ میں سختی کی، کوڑے لگوائے، قید کیا، آپ نے سب کچھ برداشت کیا لیکن اپنے ضمیر کے خلاف اقدام پر راضی نہ ہوئے۔ ایک دفعہ آپ کی والدہ نے گھبرا کر کہا بیٹا اس علم سے آپ کو کیا ملا، مصیبتیں اور کوڑے۔ آپ نے ماں سے عرض کیا " یا اماہ انھم یریدوننی علی الدنیا و انی ارید الاٰخرة و انی اختار عذابھم علی عذاب اللہ " اے ماں یہ لوگ دنیا پیش کرتے ہیں۔ میں آخرت چاہتا ہوں۔ ان کے دکھوں کو سہتا ہوں تاکہ اللہ کے عذاب سے بچ جاؤں۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ بڑے متواضع مزاج اور تقویٰ شعار بزرگ تھے۔ ایک دفعہ حاکم شہر کے پاس علماء جمع تھے کسی مسئلہ کے بارہ میں بحث چلی، ہر ایک نے جواب دیا۔ امام صاحب نے بھی اپنی رائے دی۔ ان میں ایک عالم حسن بن عمارہ بھی تھے انہوں نے جب رائے دی تو امام صاحب نے کہا یہ رائے زیادہ درست ہے، ہم سب غلط سمجھ رہے ہیں۔ حسن بن عمارہ نے یہ سن کر کہا ابو حنیفہ اگر چاہتے تو اپنی رائے پر اصرار کر سکتے تھے لیکن اپنے تقویٰ کی وجہ سے وہ حق کے سامنے جھک گئے۔

ایک دفعہ حکومت کی طرف سے آپ پر پابندی لگی کہ آپ نہ کوئی فتویٰ دے سکتے ہیں اور نہ کوئی مسئلہ بتا سکتے ہیں۔ آپ کے بیٹے حماد نے گھر میں کسی مسئلہ کے بارہ میں پوچھا تو آپ نے جواب میں فرمایا مجھے حکومت نے مسئلہ بتانے سے منع کیا ہوا ہے۔ اگر حکومت کا کوئی افسر پوچھے کہ تم نے کسی کو کوئی مسئلہ بتایا تھا تو اس وقت میرا جواب کیا ہوگا۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ اپنے ہم عصر علماء سے ممکن حد تک دوستانہ اور مخلصانہ تعلقات رکھتے تھے۔ حضرت امام مالکؒ کا بڑا احترام کرتے۔ جب بھی ملتے مسائل دینیہ پر تبادلہ خیال رہتا۔ دوسرے اعتدال پسند علماء کے ساتھ بھی تعلقات کا یہی انداز تھا۔

امام ابو حنیفہؒ نے بڑی بے نیاز اور قناعت پسند طبیعت پائی تھی۔ ایک دفعہ ابو جعفر منصور کی ایک بیوی نے آپ سے ایک مسئلہ پوچھا۔ آپ نے جو جواب دیا وہ اسے اس قدر پسند آیا کہ اس نے خوش ہو کر آپ کی خدمت میں پچاس ہزار درہم، ایک لونڈی اور سواری کا گھوڑا بطور نذرانہ بھجوایا۔ لیکن آپ نے کہلا بھیجا کہ میرا فتویٰ کسی انعام کے لالچ کے پیش نظر نہ تھا۔ مجھے جو حق نظر آیا وہ بیان کر دیا چنانچہ شکریہ کے ساتھ آپ نے یہ تحفہ واپس کر دیا۔

امام ابو حنیفہؒ کی حاضر جوابی

امام ابو حنیفہؒ بڑے حاضر جواب تھے۔ سخت سے سخت حالات میں بھی آپ ایسی بیدار مغزی کے ساتھ صورت حال سے نبٹنے کی کوشش کرتے کہ سب حیران رہ جاتے۔

آپ کے زمانہ میں خوارج کے فتنے کا خاصہ زور تھا۔ یہ لوگ عموماً اجڈ، تہور پسند اور دنگہ فساد کے لئے ہمیشہ تیار رہنے والے اور اپنے اصول کے بڑے پکے تھے۔ ایک دفعہ خوارج کا ایک گروپ اچانک کوفہ کی جامع مسجد میں آگھسا۔ امام ابو حنیفہؒ پڑھا رہے تھے۔ آپ نے سب سے کہا کوئی گھبراہٹ کا اظہار نہ کرے اور پورے سکون سے بیٹھا رہے۔ گروپ کا سردار آیا اور بڑی درشتی سے پوچھنے لگا آپ کون لوگ ہیں۔ امام صاحب نے برجستہ جواب دیا " نحن مستجیرون " ہم پناہ گیر ہیں۔ خارجی یہ سمجھے ان کا اشارہ اس آیت کی طرف ہے جس میں آتا ہے کہ اگر کوئی مشرک تم سے قرآن کریم سننے کے لئے پناہ چاہے تو اسے پناہ دو تاکہ وہ اللہ کے کلام کو سن سکے اس کے بعد ان کو پرامن جگہ ان کے گھروں تک پہنچا دو۔ بہرحال سردار نے اپنے آدمیوں سے کہا ان کو قرآن کریم سناؤ اور پھر بحفاظت گھروں تک پہنچا دو۔ اس طرح آپ کی حاضر دماغی کے طفیل نہ صرف سب کی جانیں بچ گئیں بلکہ وہ بحفاظت اپنے اپنے گھر بھی پہنچ گئے۔

ایک دفعہ کچھ خارجی آ دھمکے۔ خارجیوں کے سردار ضحاک بن قیس نے امام صاحب سے کہا کہ اگر تم تحکیم (علیؓ اور معاویہؓ کے درمیان حکم مقرر کرنے کے واقعہ) کے جائز ہونے کے قائل ہو تو اس عقیدہ سے توبہ کرو ورنہ ہم تمہیں قتل کرتے ہیں۔ امام صاحب نے جواب میں فرمایا زبردستی کرنا چاہتے ہو یا دلیل سے بات کرنے کا موقع دو گے۔ اس نے کہا ہاں اگر کوئی دلیل ہے تو پیش کرو۔ آپ نے کہا یہ کون فیصلہ کرے گا کہ دلیل ٹھیک ہے یا غلط۔ اس نے کہا کسی کو ثالث مان لیتے ہیں۔ آپ نے کہا ٹھیک ہے تمہارے ہی گروہ کے فلاں آدمی کو ثالث مان لیتے ہیں۔ ضحاک نے کہا ٹھیک ہے۔ اب اپنی دلیل پیش کرو۔ آپ نے برجستہ جواب دیا اس سے بڑی دلیل اور کیا ہوگی کہ آپ نے خود ثالثی کی تجویز کو تسلیم کر لیا ہے اور اسی کا نام تحکیم ہے۔ ضحاک شرمندہ ہو کر چپ کا چپ رہ گیا۔

ایک دفعہ خوارج ہی کا ایک گروہ آپ کے پاس آیا، تلواریں ہاتھ میں تھیں۔ وہ چونکہ گناہ کبیرہ کے مرتکب کو کافر اور دائمی جہنمی سمجھتے تھے اس لئے انہوں نے آپ سے کہا کہ ہم تم سے دو سوال پوچھتے ہیں ان کا جواب دو ورنہ تمہیں قتل کر دیں گے۔ آپ نے فرمایا سوال کیا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پہلا سوال یہ ہے کہ ایک شخص نے بہت شراب پی لی اور مدہوشی کی حالت میں ہی مر گیا۔ ایک عورت نے زنا کیا، حاملہ ہوئی اور زچگی کے دوران ہی مر گئی۔ بتاؤ کیا یہ دونوں مسلمان ہیں۔ آپ نے پوچھا کیا وہ یہودی تھے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ کیا وہ عیسائی تھے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ کیا وہ مجوسی تھے؟ انہوں نے کہا مجوسی بھی نہیں تھے۔ آپ نے پوچھا پھر وہ کس مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا وہ مسلمان تھے۔ آپ نے برجستہ کہا "قد اجبتم" جواب تم نے خود دے دیا۔ یعنی جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اسے ہم بھی مسلمان ہی کہیں گے۔ وہ شرمندہ ہو کر کہنے لگے اچھا یہ بتاؤ کہ یہ جنتی ہیں یا دوزخی۔ آپ نے کہا میرا جواب وہی ہے جو ابراہیمؑ اور مسیحؑ کا تھا۔ ابراہیمؑ نے کہا تھا "فمن تبعنی فانہ منی و من عصانی فانک غفور رحیم" (سورہ ابراہیم: ۳۸)۔ (یعنی جس نے میری پیروی کی تو وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تو بہت بخشنے والا، بار بار رحم کرنے والا ہے)۔ اور مسیحؑ نے کہا تھا "ان تعذبھم فانھم عبادک و ان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم" (سورہ المائدہ: ۱۱۹)۔ (یعنی اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو یقیناً تو غالب بزرگی والا، حکمت والا ہے)۔ یہ جواب سن کر وہ شرمندہ واپس چلے گئے۔

ایک دفعہ امام ابو حنیفہؒ ابو جعفر منصور کے دربار میں

گئے وہاں منصور کا ایک درباری سردار ابوالعباس طوسی بھی بیٹھا تھا جو امام ابو حنیفہ ؒ سے دشمنی رکھتا تھا۔ اسے شرارت سوجھی اور دل میں کہا آج اسے سزا دلوا کر چھوڑوں گا۔ چنانچہ اس نے منصور کے سامنے ابو حنیفہ ؒ سے سوال کیا کہ امیرالمومنین ایک شخص کو بلاتے ہیں اور اسے فرماتے ہیں فلاں شخص کی گردن اڑا دو جبکہ اسے معلوم نہیں کہ اس شخص کا قصور کیا ہے۔ کیا وہ حکم کی تعمیل کرے؟ امام صاحب اس شرارت کو سمجھ گئے اور اس سے پوچھا آپ کے نزدیک امیرالمومنین انصاف اور حق کی بنا پر حکم دیتے ہیں یا ناحق بلاوجہ دوسروں کی گردنیں اڑانے کا شوق رکھتے ہیں۔ اس مقابل سوال پر ابوالعباس طوسی گھبرا گیا اور فوراً اس کے منہ سے نکلا امیرالمومنین کا حکم حق پر مبنی ہوا کرتا ہے۔ اس پر آپ نے کہا کہ درست حکم کی تعمیل ہونی چاہئے۔

ایک شخص نے امام ابو حنیفہ ؒ کے حق میں وصیت کی جبکہ آپ موجود نہ تھے۔ حسب قاعدہ وفات کے بعد اس شخص کی جائیداد قاضی کے قبضہ میں آ گئی۔ امام صاحب جب آئے تو انہوں نے نالش کی اور قاضی کے سامنے صورت حال کی وضاحت کی۔ چنانچہ گواہوں نے گواہی دی کہ واقعی اس شخص نے ان کے سامنے ابو حنیفہ ؒ کے حق میں وصیت کی تھی۔ اس پر قاضی نے امام صاحب سے کہا کہ کیا آپ قسم کھا سکتے ہیں کہ گواہ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سچ ہے۔ امام صاحب نے جواب دیا کہ میں خود تو موقع پر موجود نہ تھا قسم کیسے کھا سکتا ہوں۔ قاضی صاحب نے کہا تو بس آپ مقدمہ ہار گئے۔ آپ بڑے قیاس مشہور تھے۔ آپ نے جب دیکھا کہ قاضی ان کی اہلیت قیاس کا امتحان لے رہا ہے تو آپ نے قاضی سے کہا ایک اندھے آدمی کو کوئی شخص مارتا ہے، زخمی کرتا ہے، گواہ گواہی دیتے ہیں کہ فلاں شخص نے مارا ہے اور ہم اس وقت وہاں موجود تھے اور اسے مارتے دیکھ رہے تھے کیا آپ اندھے کو قسم دلائیں گے کہ گواہ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ درست ہے۔ قاضی امام صاحب کی حاضر جوابی اور قوت قیاس کی مثال دیکھ کر حیرت میں ڈوب گیا اور امام صاحب کے حق میں فیصلہ صادر کیا۔

کوفہ میں ایک دیوانی عورت ام عمران بازار میں ادھر ادھر گھومتی رہتی تھی۔ ایک شخص نے اسے چھیڑا اور تنگ کیا وہ غصہ سے بے قابو ہو کر گالیاں دینے لگی اور اسے "یاابن الزانیین" کا طعنہ دیا کہ تم دو زانیوں کی اولاد ہو۔ تمہارا باپ بھی زانی اور تمہاری ماں بھی زانی۔ یہ واقع جامع مسجد کے سامنے بازار میں ہوا تھا اور کوفہ کے قاضی ابن ابی لیلیٰ خود اس ہنگامہ کو دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے عورت کو پکڑ لینے کا حکم دیا اور سزا کے طور پر اسے ڈبل کوڑے لگوائے۔ امام ابو حنیفہ ؒ کو جب اس فیصلے کا علم ہوا اور غریب عورت پر ظلم کے بارہ میں سنا تو آپ سے رہا نہ گیا۔ فیصلہ پر تنقید کی اور فرمایا قاضی سے اس فیصلہ میں کئی غلطیاں ہوئی ہیں مثلاً یہ کہ:

۱۔ یہ عورت دیوانی ہے اور دیوانہ مرفوع القلم ہوتا ہے اسے سزا نہیں دی جا سکتی۔

۲۔ مسجد کے اندر سزا دی ہے۔ والحدود لا تقام فی المساجد۔ مسجد میں سزا کی جگہ نہیں۔

۳۔ جب عورت کو کوڑے لگوائے گئے تو وہ کھڑی تھی حالانکہ عورت کو بٹھا کر سزا دیتے ہیں۔ کھڑا کر کے عورت کو سزا دینا منع ہے۔

۴۔ قاضی نے عورت کو دو جرموں کا مرتکب قرار دے کر دہری سزا دی ہے حالانکہ ایک سزا کافی تھی کیونکہ اگر ایک آدمی ایک پوری جماعت پر تہمت لگائے تو سزا ایک دفعہ ہی دی جائے گی یعنی صرف اسی (۸۰) کوڑے لگیں گے۔

۵۔ قاضی نے دونوں سزائیں اکٹھی دی ہیں حالانکہ ایسی دو سزاؤں کے درمیان جو حد کے طور پر دی جاتی ہیں کچھ دنوں کا وقفہ ہونا چاہئے تاکہ پہلی سزا کے زخم مندمل ہو جائیں۔

۶۔ جن پر تہمت لگی ہے یعنی جن کو زانی کہا گیا ہے ان کا مقدمہ اور سزا کے وقت موجود ہونا ضروری ہے اور ان کا بیان ہونا چاہئے کہ یہ الزام تہمت ہے اس میں کوئی سچائی نہیں۔ ظاہر ہے کہ اس کیس میں ایسا نہیں ہوا۔

قاضی ابن ابی لیلیٰ نے اس بارہ میں والی شہر کے پاس شکایت کی کہ ابو حنیفہ ؒ ان کے فیصلوں پر تنقید کرتے ہیں اور توہین عدالت کے مرتکب ہوئے ہیں چنانچہ والی نے آپ پر کچھ عرصہ کے لئے پابندی لگا دی کہ وہ نہ کوئی فتویٰ دے سکتے ہیں اور نہ کسی مسئلہ کا جواب دے سکتے ہیں۔

امام ابو حنیفہ ؒ شرعی مسائل پر تنقید کو جائز سمجھتے تھے۔ تنقید کرتے بھی تھے اور تنقید سنتے بھی تھے۔ اس زمانہ میں ایک مشہور قاضی "شریک" آپ کے سخت خلاف تھے۔ ایک دفعہ قاضی شریک کے سامنے یہ سوال آیا کہ ایک شخص کو شبہ ہے کہ آیا اس نے بیوی کو طلاق دی ہے یا نہیں۔ قاضی شریک نے اس کا یہ جواب دیا کہ وہ شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور پھر رجوع کرے تاکہ اس کے دل کا تردد دور ہو جائے۔ امام ثوری نے کہا طلاق کی ضرورت نہیں خاوند کا ارادہ ہی رجوع کے مترادف ہے۔ امام زفر نے فرمایا نکاح تو یقینی ہے اور شک یقین کو زائل نہیں کر سکتا۔ اس لئے وہ حسب سابق اس کی بیوی ہے۔

امام ابو حنیفہ ؒ کو جب ان آراء کے بارہ میں علم ہوا تو آپ نے فرمایا زفر کی رائے اصول فقہ کے مطابق ہے۔ سفیان ثوری کا فتویٰ تقویٰ پر مبنی ہے اور شریک کی تجویز تو ایسی ہے جیسے کوئی فتویٰ پوچھے کہ مجھے شک ہے کہ میرے کپڑوں پر پیشاب کے چھینٹے پڑے ہیں یا نہیں وہ کیا کرے۔ تو اسے جواب دیا جائے کہ پہلے اپنے کپڑوں پر پیشاب کر دو اور پھر ان کو دھو لو۔

قاضی شریک کو امام صاحب کی یہ تنقید بہت بری لگی اور ہمیشہ کے لئے اپنے دل میں گرہ ڈال لی۔

قاضی شریک کے سامنے ایک مقدمہ آیا جس کے ایک گواہ نضر بن اسماعیل تھے اور دوسرے امام ابو حنیفہ ؒ کے بیٹے حماد۔ دونوں بڑے فقیہہ اور معزز شہری تھے لیکن قاضی شریک نے دونوں کی گواہی رد کر دی۔ نضر پر تو اعتراض کیا کہ یہ فلاں مسجد کے امام الصلوٰۃ ہیں اور تنخواہ لیتے ہیں اور حماد پر یہ اعتراض کیا کہ یہ اور ان کے والد دونوں بدعقیدہ ہیں اور کہتے ہیں کہ شریر ترین اور نیک ترین انسان دونوں کا ایمان برابر ہے۔ نضر پر اعتراض کے سلسلہ میں جب ان سے کہا گیا کہ آپ بھی تو تنخواہ دار قاضی ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ جب میں گواہ بن کر تیری عدالت میں آؤں تو بے شک میری گواہی رد کر دینا۔ قاضی شریک کہا کرتے تھے کہ حنفی کا وجود اسلام کی بدبختی ہے۔

امام ابو حنیفہ ؒ پر اعتراضات

ایک دفعہ والی شہر کو ایک علمی مضمون مطلوب تھا۔ قاضی ابن شبرمہ اور قاضی ابن ابی لیلیٰ کافی دیر مغز ماری کرتے رہے لیکن وہ والی کی مرضی کا مضمون تیار نہ کر سکے۔ امام ابو حنیفہ ؒ کی طرف رجوع کیا گیا تو آپ نے نہایت جچے تلے الفاظ میں مضمون لکھوا دیا جو والی کو بے حد پسند آیا اور اس نے امام صاحب کی تعریف کی۔

قاضی ابن ابی لیلیٰ جب والی کے دربار سے باہر آئے تو انہوں نے قاضی ابن شبرمہ سے کہا اس پاولی اور جلاہے کے بچہ کو دیکھو کیسے سبقت لے گیا ہے۔ ابن شبرمہ نے جواب دیا پاولی اور جلاہا تو وہ ہے جس سے چند سطریں بھی نہ لکھی جا سکیں اور غصہ میں آپے سے باہر ہو کر علماء کو گالیاں دے رہا ہے۔

مخالفین کی طرف سے آپ کو کئی قسم کی گالیاں دی جاتی تھیں، آپ پر اعتراض کئے جاتے۔ کوئی کہتا اس کو عربی نہیں آتی، علم حدیث سے بے بہرہ ہے۔ کسی کو اعتراض تھا مرجئہ فرقہ سے تعلق رکھتا ہے، اعمال کی اہمیت نہیں مانتا، وہ شیعہ ہے، اہل بیت کی محبت کا دم بھرتا ہے، یہ زندیق ہے کافر اور یہودی ہے۔ ہزاروں اعتراض ہوئے لیکن خدا جس کو بڑھانا چاہے اور جس کو نوازے اسے کون گرا سکتا ہے۔ برا کہنے والے مٹ گئے، ان کا کوئی نام بھی نہیں جانتا لیکن امام صاحب اور ان کے لائق شاگرد اب بھی قابل احترام بزرگ سمجھے جاتے ہیں اور ایک دنیا ان کی عقیدت مند ہے۔

ایک دفعہ قاضی القضاۃ حضرت امام یوسف ؒ سے پوچھا گیا آپ کو عظیم ترقیات ملیں کیا اب بھی کوئی تمنا باقی ہے۔ آپ نے جواب دیا دو تمنائیں ہیں ایک حضرت مسعر بن کدام جیسا زہد نصیب ہو۔ دوسرے امام ابو حنیفہ ؒ جیسا فقیہہ بننا قسمت میں لکھا ہو۔ ہارون الرشید نے یہ جواب سن کر کہا یہ تو خلافت کی تمنا سے بھی بڑی تمنا ہے۔

امام ابو حنیفہ ؒ کی عظمت

حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت ایک عظیم فقیہہ، بے مثال امام اور بڑی کامل شخصیت کے مالک بزرگ تھے۔ امت نے آپ کو امام اعظم کا لقب دیا اور آپ اس لقب کے بجا طور پر مستحق تھے۔ عمر کے لحاظ سے بھی تمام مشہور ائمہ فقہ سے بڑے تھے۔ آپ کی علمی سبقت کو بھی سبھی مانتے تھے۔ تدوین علم فقہ کے آغاز کا شرف بھی آپ کو حاصل ہے۔ آپ کے حلقہ درس میں ایسے طلبہ شریک تھے جو بعد میں عظیم انسان تسلیم کئے گئے اور ان عظیم شاگردوں کو اپنے استاد کی عظمت پر فخر تھا۔ اصول کی وسعت اور تفریعات کی کثرت کے لحاظ سے بھی آپ کی فقہ ایک بحر ذخار قرار پائی۔ مختلف ادوار کی اسلامی حکومتوں نے آپ کے فقہی مسلک کو اپنایا اور اس کی سرپرستی کی۔ آپ کے پیرو بھی دوسرے ائمہ فقہ کے پیروؤں سے نسبتاً زیادہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

"اصل حقیقت یہ ہے کہ امام صاحب موصوف اپنی قوت اجتہادی اور اپنے علم اور درایت اور فہم و فراست میں ائمہ ثلاثہ سے افضل اور اعلیٰ تھے۔ اور ان کی خداداد قوت فیصلہ ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ وہ ثبوت اور عدم ثبوت میں بخوبی فرق کرنا جانتے تھے اور ان کی قوت مدرکہ کو قرآن شریف کے سمجھنے میں ایک خاص دستگاہ تھی اور ان کی فطرت کو کلام الٰہی سے ایک خاص مناسبت تھی اور وہ عرفان کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ چکے تھے اور اسی وجہ سے اجتہاد اور استنباط میں ان کے لئے وہ درجہ مسلم تھا جس تک پہنچنے سے دوسرے سب لوگ قاصر تھے۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صـ ۳۸۵)

الفضل کی قلمی معاونت کیجئے

الفضل آپ کا اپنا اخبار ہے۔ اسے آپ نے اور ہم سب نے مل کر سنوارنا ہے۔ اسے مزید دلچسپ اور مفید بنانا ہے۔ اور اس کے دائرہ اثر کو وسیع سے وسیع تر کرنا ہے۔ روزمرہ زندگی کے سینکڑوں تجارب، مشاہدات اور معلومات ایسی ہیں جن میں آپ دوسروں کو اپنے ساتھ شامل کر کے انہیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ آپ اپنے ایسے مشاہدات و تجربات اور مختلف واقعات پر اپنے محسوسات و قلبی کیفیات کو تحریر میں ڈھالئے اور ہمیں بھجوایئے۔ ہم انشاء اللہ آپ کی مرسلہ نگارشات کے انتخاب سے الفضل کو سجائیں گے۔

(ادارہ)

احمدی طلباء و طالبات کے لئے ضروری اعلان

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں قائم معلوماتی سیل (Information Cell) کے ذریعہ احمدی طلباء و طالبات کی بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے لئے ہر قسم کی رہنمائی کی جاتی ہے۔ اس لئے وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو دنیا کے مختلف ممالک میں انڈر گریجوایٹ یا پوسٹ گریجوایٹ تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ مندرجہ ذیل معلومات نظارت تعلیم ربوہ کو ارسال فرماویں۔

☆ مضامین کی گائیڈ (Subject Guide) جس سے بآسانی پتہ چل سکے کہ کون سا مضمون کس ادارہ میں انڈر گریجوایٹ یا پوسٹ گریجوایٹ لیول پر پڑھایا جاتا ہے۔

☆ ادارہ جات کے بارہ میں معلومات جو چھپی ہوئی صورت میں ہوں۔

☆ فنانشل ایڈ کے بارہ میں معلومات، تاکہ طلبہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔

(نظارت تعلیم، صدر انجمن احمدیہ، ربوہ)

کینیڈا

(شریف احمد منصوری)

اقوام متحدہ کے مختلف ادارے ہر سال یہ جائزہ لیتے رہتے ہیں کہ دنیا میں ہر ملک میں کیا کیا ترقیات یا خرابیاں ہو رہی ہیں پھر ان کا اعلان کیا جاتا ہے۔ کئی سالوں سے یہ سہرا کینیڈا کو ہی لگاتار مل رہا ہے کہ یہ ملک مجموعی لحاظ سے ابھی تک اول نمبر پر ہے۔

مشرق سے مغرب تک تقریباً ساڑھے چار ہزار (۴۵۰۰) میل اور شمال سے جنوب تک تین ہزار (۳۰۰۰) میل پر پھیلا ہوا ہے۔ تمام ملک کی آبادی صرف تین کروڑ ہے۔ دس صوبے ہیں اور شمال میں دو علاقے جنہیں ابھی تک پوری طرح صوبائی حکومتوں جیسے اختیارات نہیں ملے۔ مشرقی صوبہ "نیوفاؤنڈلینڈ اور براڈور" (North Atlantic Ocean) پر ہے۔ یہاں سے یورپ صرف دو ہزار میل رہ جاتا ہے۔ نیوفاؤنڈلینڈ کے شمال وسط میں Gander شہر ہے۔ یہاں ۱۹۳۵ء میں پہلی دفعہ ایک انجن کا ہوائی جہاز یورپ سے آکر اترا۔ اس کے بعد یہاں باقاعدہ ائرپورٹ بننی شروع ہوئی اور ۱۱ جنوری ۱۹۳۸ء کو مکمل شدہ ائرپورٹ پر ایک اور ہوائی جہاز اترا۔ دوسری جنگ عظیم کے درمیان تو پھر یہ علاقہ ایک خاص فوجی اہمیت اختیار کر گیا۔ اس صوبے کا دارالخلافہ St. John ہے۔ یہاں پانچ سو سال سے مختلف قومیں آتی اور لڑتی رہیں۔ سمندر کے کنارے کئی مشہور قلعے اور فوجی اہمیت کے مقامات ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے وقت جرمن آبدوزیں ساحل کے کنارے تک آتی رہیں۔ امریکہ ہم سے دس گنا زیادہ طاقتور ہے۔ جنگ کے دوران انہوں نے ہی ہم سے زیادہ قربانی دی اور ہر جگہ حفاظت کے لئے ان کے فوجی زیادہ ہوتے تھے۔ یہاں Signal Hill پر سے ہی ۱۲ دسمبر ۱۹۰۱ء کو Guglielmo Marconi نے پہلی دفعہ یورپ سے ریڈیو کے ذریعہ سے بغیر تار کے پہلا پیغام وصول کیا تھا۔

یہ صوبہ پورے ملک سے علیحدہ سمندر میں ہے۔ مغرب میں قریب کا صوبہ "نوواسکوشیا" ہے۔ یہاں سے بحری جہازوں کے ذریعہ آمدورفت ہے۔ صوبہ کے شمالی حصہ میں جانے کے لئے چھ گھنٹے لگتے ہیں۔ اور نیچے جنوب میں St. John کے قریب جانے کے لئے چودہ گھنٹے۔ یہ رستہ سردیوں میں برف باری کی وجہ سے بند ہو جاتا ہے۔ "نوواسکوشیا" بے انتہا خوبصورت صوبہ ہے۔ اس کے ساتھ "نیوبرنزوک" ہے۔ اس کا بھی جنوبی حصہ سمندر سے لگتا ہے۔ مغرب میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی سٹیٹ Maine لگتی ہے۔ نوواسکوشیا اور نیوبرنزوک کے صوبوں کے درمیان سمندر میں شمال کی طرف ہمارا سب سے چھوٹا صوبہ "پرنس ایڈورڈ آئی لینڈ" ہے۔

اس کے ساتھ بھی آمدورفت بڑی کشتیوں سے ہوتی ہے۔ جن میں آپ اپنی کاریں بھی لے جا سکتے ہیں۔ اس صوبہ کے مشرقی حصہ میں جانے کے لئے چار گھنٹے اور وسطی مغربی حصہ میں جانے کے لئے دو گھنٹے لگتے ہیں۔ اس چھوٹے حصہ سمندر پر تقریباً دو سال سے پل بن رہا ہے۔ جو انشاء اللہ اگلے سال مکمل ہو جائے گا اور آمدورفت و تجارت میں سہولت ہو جائے گی۔ اس صوبہ میں سب سے زیادہ آلو کی پیداوار ہے۔ اس صوبہ کی سب سے زیادہ اہمیت ۱۸۶۷ء میں کینیڈا کو ایک قوم بنانے کے لئے اس وقت کے تمام صوبوں کے سیاسی لیڈروں کی ایک کانفرنس ہونا اور پھر اس پر متفق ہونا ہے۔ اس وقت یہ صوبہ کینیڈا کے اتحاد میں شامل نہیں ہوا تھا۔ بعد میں ۱۸۷۳ء میں شمولیت اختیار کی۔

ان صوبوں کے شمال میں ہمارا سب سے بڑا صوبہ "کیوبک" ہے۔ اس کی آبادی تمام ملک کی ایک چوتھائی ہے۔ فرانسیسی زبان بولنے والے زیادہ ہیں۔ اپنے آپ کو ظاہری طور پر علیحدہ سمجھتے ہیں۔ بہت عرصہ سے کینیڈا سے آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ جذباتی ہونے کی وجہ سے سیاسی لیڈر آسانی سے انہیں اکساتے رہتے ہیں۔ دو دفعہ اپنے صوبہ کی علیحدگی کے لئے ووٹ کروا چکے ہیں۔ اب پھر تیسری دفعہ ووٹ کرانے کی رٹ لگائی ہے۔ ملک کی معیشت پر ان اختلافات سے بہت برا اثر پڑتا ہے۔

اس کے بعد چھٹا صوبہ انٹاریو ہے۔ اس کی آبادی سب صوبوں سے زیادہ ہے۔ ملک کا دارالخلافہ "اوٹاوا" دریائے اوٹاوا کے جنوبی طرف پہاڑی پر مشرق سے مغرب کی طرف پھیلا ہوا ہے۔ یہ بہت ہی خوبصورت شہر ہے اور سینکڑوں پرکشش و دلربا دیکھنے والی جگہوں سے بھرا ہوا ہے۔ ۱۶۱۳ء سے ان رستوں پر فرانسیسی ابتدائی تلاش کرنے والے آتے جاتے رہے۔ ۱۸۲۶ء اور ۱۸۳۲ء کے درمیان جنوبی حصہ پر بہت سی ترقیات ہوتی رہیں۔ ۱۸۱۲ء میں امریکہ سے جنگ کے اثرات سے بچنے کے لئے یہاں سے جنوب میں کنگسٹن (Kingston) شہر تک ۲۰۲ کلومیٹر لمبی نہر تعمیر کی گئی جو کہ انیسویں صدی میں انجینئرنگ کا ایک بہترین شاہکار ہے۔ یکم جنوری ۱۸۵۵ء کو اسے شہر کا درجہ دیا گیا۔ اور ۱۸۵۷ء میں ملکہ وکٹوریہ نے اسے دارالخلافہ کینیڈا کے لئے چن لیا۔ ۱۸۶۵ء میں مشرقی طرف عمارت مکمل ہوئی۔ ۱۸۷۶ء میں بڑی درمیانی عمارت مکمل ہوئی۔ ۱۹۱۶ء میں اس کی بڑی عمارت کو آگ نے مکمل طور پر جلا دیا۔ معجزہ کے طور پر درمیان میں مرکزی لائبریری اور تمام کتابوں کا ذخیرہ محفوظ رہا۔ اس عمارت کو اسی وقت دوبارہ بنانا شروع کر دیا گیا تھا۔ آج کل پھر اس درمیانی عمارت کی کئی سالوں سے مرمت ہو رہی ہے۔ اور اس کو محفوظ رکھنے کے لئے آئندہ دس سال اور ہوتی رہے گی۔

مغرب میں ساتواں اور آٹھواں صوبہ "منی ٹوبا" اور "سسکاٹون" ہیں اس سے آگے نواں صوبہ "البرٹا" ہے۔ ان تینوں صوبوں میں ہمارے ملک کی تقریباً تمام گندم پیدا ہوتی ہے۔ البرٹا کے درمیان میں پہنچ کر ایک اور عجیب نظارہ دکھائی دیتا ہے۔ اکثر کھیتوں میں زمین سے تیل نکالنے کے لئے کنویں بھی لگے ہوئے ہیں۔ ساتھ میں چھوٹے چھوٹے ٹینک بھی لگے ہوئے ہیں جہاں سے باقاعدگی سے ٹرک ٹینکر آکر تیل نکال کر صاف کرنے والے کارخانوں کو پہنچا دیتے ہیں۔

البرٹا سے آگے دسواں صوبہ "برٹش کولمبیا" ہے جس کا مغربی حصہ بحرالکاہل سے جا ملتا ہے۔ البرٹا سے ہی بے انتہا خوبصورت اونچے پہاڑوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ ان پر سے ریلوے کب گزاری گئی تھی، کیسے اور کن لوگوں نے بنائی تھی۔ پھر آگے "برٹش کولمبیا" میں بے انتہا خوبصورت جگہیں اور چیزیں ہیں۔ یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کا ذکر کبھی ختم ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر ہمت اور صحت رہی تو انشاء اللہ قارئین کی خدمت میں گاہے بگاہے الفضل انٹرنیشنل کے صفحات پر کینیڈا کی سیر کے عنوان سے پیش کرتا رہوں گا۔

لندن کا ویزہ نہ ملنے پر

حقیر کوشش عاجز بنظرِ عالی جناب

اتنا کیا کم ہے مجھے یاد تو فرمایا ہے
مجھ کو دیدار کا ارشاد تو فرمایا ہے
کتنی شفقت سے بلایا مرے ساجن نے مجھے
جلوہ حسن دکھانے مرے محسن نے مجھے
میں تو بے زر تھا ہوئی نظر عنایت اس کی
مجھ سے ناچیز سے بھی اتنی محبت اس کی
لب جاناں پہ مرا نام بھی آیا چہ خوب
میرے ساجن نے مجھے پاس بلایا چہ خوب
اپنی قسمت میں بھی دیدار صنم ہونے کو تھا
ختم ہی دور غم و رنج و الم ہونے کو تھا
"اذن" تو شرف ملاقات ہوا تھا جاناں
لیک مولا کو یہ منظور نہیں تھا جاناں
ایک حسرت دل مجبور کی پوری نہ ہوئی
آرزو مفلس و مجبور کی پوری نہ ہوئی
مجھ کو "ویزہ" نہ ملا پاس ترے آ نہ سکا
ہائے قسمت مری دیدار ترا پا نہ سکا
دل مرا بحر غم و رنج میں ڈوبا ساجن
بے سکوں رہتا ہے ہر آن مری جاں تجھ بن
کوئی تو اس کے تڑپنے کی دوا بھی دیجے
جس طرح بھی ہو مجھے جلوہ دکھا ہی دیجے
جان و دل ماہی بے آب کی مانند تڑپیں
یاد میں تیری اے جاناں مرے نیناں برسیں
ہم تو مولا کی رضا پر رہیں راضی ہر دم
اس نے چاہا تو ملا دے گا ہمیں بھی پریتم
تیرے ارشاد سے دل شاد ہوا جانِ خلیق
راہ "مسدود" بھی اب کھول دے اے رب شفیق

(عبدالحمید خلیق)

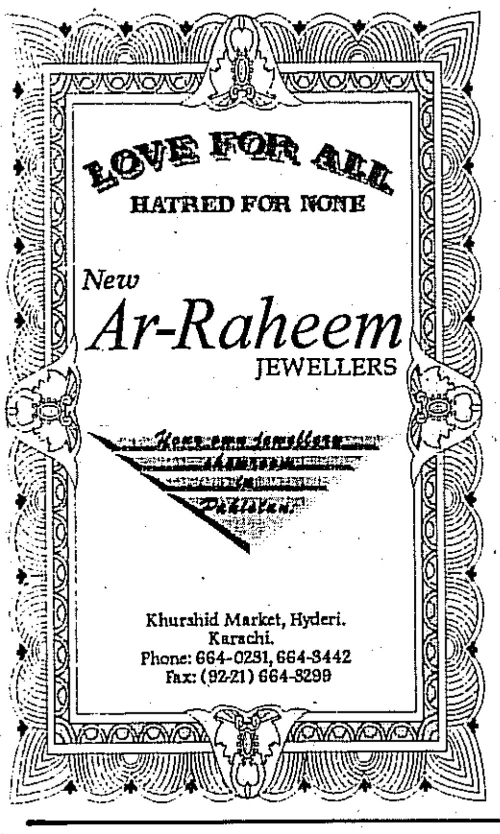

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:
TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

عصر حاضر کی تمدنی حالت سے متعلق

خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں

(حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے نشانات اس قدر ہیں کہ اگر یہ کہا جائے کہ آسمان کے ستارے گننا ممکن ہے لیکن حضور اکرمؐ کی صداقت کے نشانات کو گننا ممکن نہیں تو اس میں ذرہ بھی مبالغہ نہیں ہوگا۔ آپؐ کی سچائی کے دلائل و براہین صرف آپؐ کی زندگی تک محدود نہیں تھے بلکہ قیامت تک آنے والے زمانے کا ہر لحہ آپؐ کی صداقت پر گواہ ہے۔ جس کثرت کے ساتھ اور جس صفائی اور وضاحت کے ساتھ آپؐ کی پیش خبریاں پوری ہوئیں اور ہوتی چلی جا رہی ہیں اس کی کوئی نظیر کسی نبی کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

ذیل میں ہم سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تصنیف "دعوۃ الامیر" سے وہ حصہ ہدیہ قارئین کر رہے ہیں جس میں آپؓ نے آخری زمانہ کے لوگوں کی تمدنی حالت سے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا ہے جو بڑی صراحت کے ساتھ پوری ہو کر بانی اسلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے حق میں ناقابل تردید شہادت کا رنگ رکھتی ہیں۔

یہ پیش خبریاں اپنے اندر مسلمانوں کے لئے تنبیہ اور نصیحت و عبرت کا پیغام بھی رکھتی ہیں۔ اے کاش کہ امت مسلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس انذار سے فائدہ اٹھا کر اصلاح احوال کی طرف قدم اٹھانے کی توفیق پائے۔ (مدیر)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعودؑ کے زمانے کی تمدنی حالت کا بھی نقشہ کھینچا ہے اور بہت سی علامات ایسی بیان فرمائی ہیں جن سے اس وقت کے تمدن کا پورا نقشہ کھچ جاتا ہے۔

چنانچہ ان علامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس وقت سلام کا طریق بدلا ہوا ہوگا۔ امام احمد بن حنبلؒ، معاذ بن انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اس امت کی خرابی اور بربادی کے زمانے کی ایک یہ علامت ہو گی (اور یہی زمانہ مسیح موعود کا ہے) کہ لوگ آپس میں ملتے ہوئے ایک دوسرے پر لعنت کریں گے۔

گو شراح اس حدیث کے یہ معنے بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد سفلہ لوگوں کا ملتے وقت ایک دوسرے کو گالیاں دینا ہے، مگر درحقیقت اس میں اس سے بھی بڑھ کر ایک اور تغیر کی طرف اشارہ کیا ہے جو سفلوں میں نہیں بلکہ بعض علاقوں کے مسلمان شرفاء میں بھی پایا جاتا ہے اور وہ بندگی اور تسلیم کا رواج ہے۔ ہندوستان میں بڑے لوگ آپس میں سلام کرنا ہتک خیال کرتے ہیں اور اس کی جگہ آداب اور تسلیم کہتے ہیں، بلکہ ہندوؤں کی نقل میں بندگی تک کہہ دیتے ہیں جس کے یہ معنے ہیں کہ میں آپ کے سامنے اپنی عبودیت کا اظہار کرتا ہوں۔ اور یہ الفاظ اس لفظ کی جگہ استعمال کرنے جس کے معنے سلامتی اور حفاظت کے ہیں درحقیقت ملاعن ہی ہے۔ کیونکہ جب کوئی شخص شرک کے کلمات کہتا ہے یا خدا کے لئے جس فرمانبرداری کا اظہار مخصوص ہے اس کا اظہار بندوں کے لئے کرتا ہے وہ خدا کی لعنت ایک دوسرے پر ڈالتا ہے۔ لفظ آداب جس کا مسلمانوں میں رواج زیادہ ہے اس کا بھی درحقیقت یہی مطلب ہے کہ ہم بندگی اور تسلیم کہتے ہیں اور یہ لفظ اس لئے اختیار کر لیا گیا ہے تا ایسے مشرکانہ الفاظ بار بار استعمال کرنے سے دل میں جو ملامت پیدا ہوتی ہے اس کے اثر سے محفوظ ہو جائیں۔

ایک تمدنی تغیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اس وقت مسلمانوں میں عزت بوجہ دین کے نہ ہوگی بلکہ بوجہ مال اور سیاسی اعمال وغیرہ کے ہوگی۔ ابن مردویہؒ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اشراط ساعت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس وقت صاحب مال کی تعظیم ہوگی۔

یہ حالت بھی اب پیدا ہے وہ قدیم دستور جو خاندانی وجاہت کو سب بواعث عزت پر مقدم کئے ہوئے تھا، اب بالکل مٹ گیا ہے اور عزت کا ایک ہی معیار ہے کہ انسان صاحب مال ہو۔ پہلے مالدار اور دولتمند لوگ علماء کی مجالس میں حاضر ہوتے تھے اور اب علماء اس امر میں فخر محسوس کرتے ہیں کہ انہیں کسی امیر کی دوستی کا فخر حاصل ہے۔ یا یوں کہئے کہ اس کی ڈیوڑھی پر جبہ سائی کی عزت نصیب ہے۔

اسی طرح حذیفہؓ ابن الیمان سے روایت ہے کہ ایک زمانہ مسلمانوں پر آنے والا ہے کہ ایک شخص کی تعریف کی جائے گی کہ "ما اجلدہ و ما اظرفه و ما اعقله و ما فی قلبه مثقال حبة من خر دل من الایمان" (ترمذی) یعنی کہا جائے گا کہ فلاں شخص کیا ہی بہادر ہے۔ کیا ہی خوش طبع اور نیک اخلاق ہے اور کیا ہی عقلمند ہے، حالانکہ اس شخص کے دل میں ایک رائی کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ یہ حالت بھی اس وقت پیدا ہے۔ کوئی شخص خواہ کیسا ہی بےدین ہو مسلمانوں کے حقوق کا نام لے کر کھڑا ہو جائے، جھٹ مسلمانوں کا لیڈر بن جائے گا۔ کوئی نہیں پوچھے گا کہ یہ شخص اسلام پر تو قائم نہیں، اسلام کا لیڈر اسے اللہ تعالیٰ نے کیونکر بنا دیا۔ اتنا ہی کافی سمجھا جائے گا کہ یہ عمدہ لیکچرار ہے یا خوب دانائی سے اپنے حریف کا مقابلہ کر سکتا ہے یا سیاسی ضرورت کے پورا کرنے کے لئے اپنی جان دینے کو تیار ہے۔

ایک تغیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اس وقت مومن ذلیل ہوں گے اور لوگوں کے ڈر سے چھپتے پھریں گے۔ حضرت ابن عباسؓ سے ابن مردویہؒ نے روایت کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشراط ساعت میں سے ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ مومن لونڈی سے بھی زیادہ ذلیل سمجھا جائے گا۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ لونڈی سے بھی لوگ رشتہ محبت قائم کر لیتے ہیں اور اس سے شادی کر لیتے ہیں لیکن مومن سے تعلق پیدا کرنا ان دنوں کوئی پسند نہیں کرے گا۔........

یہ حالت بھی ایک عرصے سے پیدا ہے۔ مومنوں سے تعلق کو ناجائز سمجھا جاتا ہے۔ جو بھی سچا متبع قرآن مجید اور سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اس سے بدتر انسان مسلمانوں میں کوئی نہیں سمجھا جاتا۔ حتی کہ مسیح موعودؑ کی آمد کے بعد تو یہ علامت ایسی ظاہر ہو گئی ہے کہ فاحشہ عورتوں اور بے نمازوں اور خائنوں اور جھوٹ بولنے والوں اور اللہ اور رسولؐ کو برا کہنے والوں سے ملنا اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا تو جائز سمجھا جاتا ہے لیکن جن لوگوں نے آسمانی آواز پر لبیک کہا ہے ان کو دھتکارا جاتا ہے اور ان سے دشمنی رکھی جاتی ہے۔

ایک علامت اس زمانے کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اس وقت مسلمانوں میں عربی کا چرچا کم ہو جائے گا۔

چنانچہ ابن عباسؓ سے مردویہؒ نے روایت کی ہے کہ آپ نے اشراط ساعت میں سے ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ اس وقت صفوف تو بڑی لمبی ہوں گی لیکن زبانیں مختلف ہوں گی اور یہ نقشہ حج کے ایام میں خوب نظر آتا ہے۔ حج کی بڑی اغراض میں سے ایک غرض یہ بھی تھی کہ اس کے ذریعے سے اجتماع اسلامی قائم رہے لیکن عربی زبان کو ترک کر دینے کے سبب وہاں لوگ جمع ہو کر بھی فریضہ حج ادا کرنے کے سوا کوئی اجتماعی یا ملی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر مسلمان عربی زبان کو زندہ رکھتے تو یہ زبان دنیا کے چاروں گوشوں کے لوگوں کو ایک ایسی مضبوط رسی میں باندھ دیتی جو کسی دشمن کے حملے سے نہ ٹوٹتی۔

ایک حالت اس وقت کے تمدن کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اس وقت عورتیں باوجود لباس کے ننگی ہوں گی (عن ابن عمرؓ۔ مسند احمد بن حنبلؒ)۔

یہ حالت بھی اس وقت دو طرح پیدا ہو رہی ہے۔ ایک تو اعلیٰ کپڑا اس قدر سستا ہو گیا ہے کہ عام طور پر لوگ وہ کپڑا پہن سکتے ہیں جو پہلے امراء تک محدود تھا اور کپڑے بھی ایسے باریک تیار ہونے لگ گئے ہیں کہ ان کا لباس پہننے سے ایک خیالی زینت تو شاید پیدا ہو جاتی ہوگی مگر پردہ یقیناً نہیں ہوتا۔ اور اکثر حصہ دنیا کا ان لباسوں کا شیدا ہو رہا ہے اور اسے عورتوں کے لئے زینت خیال کر رہا ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اہل یورپ اور امریکہ کی عورتوں کے لباس کا طریق ایسا ہے کہ ان کے بعض قابل ستر حصے ننگے رہتے ہیں مثلاً عام طور پر اپنی چھاتیاں ننگی رکھتی ہیں، کہنیوں تک بانہیں ننگی رکھتی ہیں۔ پس باوجود لباس کے وہ ننگی ہوتی ہیں۔ غرض دو طرح اس علامت کا ظہور ہو رہا ہے۔ مسلمانوں میں باریک کپڑے کے استعمال سے اور مسیحیوں میں سینہ اور سر اور بازوؤں کے ننگے رکھنے سے۔

ایک علامت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانے کی جو مسیح موعود کے ظہور کا زمانہ ہے، یہ بیان فرمائی ہے کہ عورتیں اس وقت اونٹ کے کوہان کی طرح سر کے بالوں کو رکھیں گی (عن ابن عمرؓ۔ مسند احمد بن حنبلؒ)۔

چنانچہ یورپ کی عورتوں کا یہی طریق ہے۔ وہ سر کو گوندھنا ناپسند کرتی ہیں اور بال پھلا کر اس طرح رکھتی ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا سر پر کچھ اور چیز رکھی ہے۔ دوسری اقوام بھی اس کے اقتدار سے متاثر ہو کر ان کی نقل کر رہی ہیں اور جس طرح لوگ ان کے باقی اقوال و افعال کو وحی آسمانی سے زیادہ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اس امر میں بھی ان کی اتباع میں تہذیب کی ترقی دیکھتے ہیں۔

ایک علامت اس زمانے کی حضرت ابن عباسؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کی ہے کہ اس وقت عورت اپنے خاوند کے ساتھ مل کر تجارت کرے گی۔ (حج الکرامہ بحوالہ ابن مردویہؒ)۔

یہ علامت بھی ظاہر ہو چلی ہے، بلکہ اس کا اس قدر زور ہے کہ عورتوں کے بغیر تجارت کامیاب ہی نہیں سمجھی جاتی اور اس سے بھی زیادہ اب یہ حالت پیدا ہو رہی ہے کہ یورپ کے بعض شہروں میں دوکانوں پر بعض خوبصورت عورتیں صرف اس غرض سے رکھی جاتی ہیں کہ وہ گاہکوں سے مل کر ان کے دل لبھانے کی کوشش کیا کریں تو وہ ضرور سودا وہیں سے خریدیں اور خالی نہ لوٹ جاویں۔

ایک علامت اس زمانے کے تمدن کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اس وقت عورتیں اس قدر آزاد ہوں گی کہ وہ مردوں کا لباس پہنیں گی اور گھوڑوں پر سوار ہوں گی بلکہ مردوں پر حکمران ہوں گی (عن ابن عباسؓ ابن مردویہؒ)۔

تمدن موجودہ میں یہ تغیر بھی پیدا ہو چکا ہے اور امریکہ اور دیگر مسیحی ممالک میں اور ان کی دیکھا دیکھی دوسرے مذاہب کے پیروؤں میں بھی عورتوں کی آزادی کا ایک غلط مفہوم لیا جانے لگا ہے کہ سن کر حیرت ہوتی ہے اور ان خیالات کے اثر سے موجودہ تمدن پچھلے تمدن سے بالکل بدل گیا ہے۔ عورتیں کثرت سے مردوں کے ساتھ مل کر گھوڑوں پر سوار ہو کر شکار اور گھوڑ دوڑوں میں شامل ہوتی ہیں بلکہ سرکس میں تماشے دکھاتی ہیں اور مردوں کا لباس پہننے کا رواج بھی مسیحی ممالک میں کثرت سے ہے۔ علی الخصوص جنگ کے بعد سے تو لاکھوں عورتوں نے بالکل مردوں کا لباس پہننا شروع کر دیا ہے۔ برجس اور چھوٹا کوٹ بھی ان میں ایک فیشن کی صورت اختیار کر گیا ہے۔

عورتوں کو جو حکومت مردوں پر حاصل ہو چکی ہے وہ بھی اپنی نوعیت میں نرالی ہے۔ درحقیقت اس امر میں یورپ کے تمدن اور اس کے اثر سے دیگر بلاد کے تمدن میں ایسا فرق آ گیا ہے کہ اس کے بدنتائج اگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور نہ ہوئے تو ان کے دور ہونے کی اور کوئی صورت نہیں۔ یا تو ان کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ کوئی خطرناک فساد پھوٹے گا یا شادی کا رواج بند ہو جائے گا اور نسل انسانی کی ترقی کو ایک ناقابل برداشت صدمہ پہنچے گا۔

ایک علامت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کے تمدن کی یہ بتائی ہے کہ اس وقت مرد عورتوں کی طرح زینت کریں گے اور ان کی شکلیں اختیار کریں گے (حذیفۃ بن الیمانؓ حلیہ ابو نعیم)۔

یہ تغیرات بھی پیدا ہو چکے ہیں۔ دنیا کا اکثر حصہ داڑھیاں منڈوا کر عورتوں سے مشابہت اختیار کر رہا ہے۔ کسی وقت داڑھی مرد کے لئے زینت سمجھی جاتی تھی اور مسلمانوں کے لئے تو باتباع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسلامی شعار تھی۔ وہ اب اکثر چہروں سے غائب نظر آتی ہے بلکہ ایسے لوگ بھی جن کو عالم اسلام میں بہت کچھ دینی وقعت دی جاتی ہے اس کے مونڈ دینے ہی میں اپنے چہروں کی زینت پاتے ہیں۔

دوسرا تغیر اس پیشگوئی کے ماتحت تھیٹروں کی کثرت ہے کہ ان میں کثرت سے مرد عورتوں کا اور عورتیں مردوں کا بھیس بدل کر تماشا کرتے اور گاتے ناچتے ہیں۔ اسی طرح یورپ و امریکہ میں مرد جس قدر اپنے سر کی صفائی کا خیال رکھتے ہیں اور جس طرح ان کی زینت کی طرف توجہ کرتے ہیں وہ اس زمانے کی عورتوں سے تو نہیں مگر پرانے زمانے کی عورتوں سے ضرور بڑھ کر ہے۔

(دعوۃ الامیر (مطبوعہ لندن) صفحہ ۸۲ تا ۸۶)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

محترم مولوی محمد امیر صاحب ۱۹۱۰ء میں ایک زمیندار گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ ایک احمدی سکول ٹیچر کی صحبت میں بیٹھ کر حضرت مسیح موعودؑ کی بعض کتب پڑھنے کا موقع ملا تو تحقیق کے بعد ۱۹۲۸ء میں اپنے خاندان میں سب سے پہلے قبول احمدیت کی توفیق پائی۔ والدین اور دیگر بزرگوں نے پہلے سمجھایا پھر دھمکایا اور آخر زدو کوب کرکے گھر سے نکال دیا، بیوی جو چچا کی بیٹی تھی دو کمسن ,بچیوں سمیت میکے چلی گئی اور پھر کبھی نہ آئی۔ آپ خود قادیان آگئے اور دینی تعلیم کے حصول میں لگ گئے۔ کچھ عرصہ بعد والد نے آپکو واپس آنے کا لکھا لیکن اپنے عزیزوں کے رویہ سے تنگ آکر آپ نے مزید دو دفعہ جلاوطنی کی صعوبت برداشت کی اور ہزاروں کا مالی نقصان بھی اٹھایا۔ آپکا مختصر ذکر خیر آپکے برادر اصغر محترم ظہور احمد صاحب ناصر کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۲۵ ستمبر میں شائع ہوا ہے۔ محترم مولوی صاحب کو مقامی جماعت میں بھی مثالی کام کرنے کی توفیق ملی۔ بعد میں آپکے والدین اور خاندان کے دیگر افراد بھی احمدی ہوگئے۔ نومبر ۴۸ء میں صرف ۳۸ سال کی عمر میں آپ وفات پاگئے۔

— ★ ★ ★ —

۱۹۵۴ء میں نائیجیریا کے کثیرالاشاعت مقامی اخبار، جو "ڈیلی مرر" کے زیر انتظام شائع ہوتا تھا، کی فیچر رائٹر مس برٹ نائیجیریا احمدیہ مرکز نائیجیریا میں تشریف لائیں۔ انکی والدہ مغربی افریقہ میں آکسفورڈ پریس کی نمائندہ تھیں اور حضرت حکیم فضل الرحمان صاحبؓ امیر جماعت نائیجیریا سے کتاب "لائف آف محمدؐ" لکھوا کر طبع کروا چکی تھیں۔ اس کتاب کے پہلے ایڈیشنوں میں دیباچہ میں ان کا نام بھی آتا رہا ہے، بعد میں یہ دیباچہ کتاب سے نکال دیا گیا تھا۔ مس برٹ نے کے احمدیہ مرکز کے اخبار "ٹرتھ" میں "اشاکے" کے نام سے عورتوں کے لئے ایک کالم لکھنا شروع کیا جو کچھ عرصہ جاری رہا۔ بعد ازاں وہ جنوبی افریقہ چلی گئیں جہاں سے اپریل ۵۷ء میں قبول احمدیت کی توفیق پائی۔ اسکے بعد انہوں نے احمدیت کے متعلق بھی لکھنا شروع کیا۔ چنانچہ ان کا ایک کتابچہ "ایک یورپین عورت کے اسلام کے متعلق خیالات" نائیجیریا کے علاوہ ربوہ اور قادیان سے بھی شائع کروا کے تقسیم کیا گیا۔ جون ۱۹۵۸ء میں آپکی شادی محترم مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ سلسلہ سے انجام پائی۔ روزنامہ "الفضل" ۲۶ ستمبر میں محترم نسیم سیفی صاحب کے قلم سے محترمہ سڈنی میری ساقی صاحبہ کا ذکر خیر شائع ہوا ہے۔ اکتوبر ۸۸ء میں لندن میں آپکی وفات ہوئی۔

— ★ ★ ★ —

روزنامہ "الفضل" ۲۸ ستمبر میں احمدی طلبہ کی اعلیٰ کامیابیوں کی چند خبریں شائع ہوئی ہیں:

★ محترمہ عنبریں قدوس صاحبہ F.A. میں گوجرانوالہ بورڈ میں اول قرار پائی ہیں۔

★ مکرم شیراز جمیل صاحب انٹرمیڈیٹ (کامرس) میں کراچی بورڈ میں لڑکوں میں دوم آئے ہیں۔

— ★ ★ ★ —

۱۳ اگست ۱۹۷۹ء کو کوٹلی (کشمیر) کے ایک ۹۰ سالہ احمدی بزرگ محترم منشی علم الدین صاحب کو مقامی عدالت کے قریب ہی سر عام تیز دھار استرے سے شہ رگ کاٹ کر شہید کر دیا گیا تھا۔ محترم منشی صاحب قبول احمدیت سے پہلے اہل حدیث مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ احمدی ہونے کے بعد آپ جماعت احمدیہ کوٹلی کے فعال رکن اور سرگرم داعی الی اللہ بن گئے۔ کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی قلمی حمایت پر خصوصیت سے کمربستہ رہے۔ آپکا ذکر خیر محترم کریم الحسن صاحب کے قلم سے ماہنامہ "احمدیہ گزٹ" کینیڈا ستمبر ۹۶ء میں شائع ہوا ہے۔

حضرت منشی علم الدین صاحب کا قاتل ایک مقامی وکیل تھا جس کی پشت پناہی ملاؤں کا طبقہ کر رہا تھا۔ عدالت میں جب مقدمہ چلا تو مخالفین نے ایک جعلی سرٹیفکیٹ پیش کیا جس کے مطابق قاتل کسی حادثہ کے نتیجہ میں سر پر چوٹ لگ جانے کے باعث ذہنی مریض رہ چکا تھا۔ چنانچہ عدالت نے قاتل کو رہا کردیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے قاتل کو اس دنیا میں بھی بےسزا نہیں چھوڑا اور اس شہادت کے بعد اسکے ہاں معذور بیٹا پیدا ہوا۔ اور وہ خود بھی پاگل ہوگیا اور گلیوں میں مارا مارا پھرنے لگا حتی کہ ایک روز اس نے خودکشی کرلی۔

— ★ ★ ★ —

مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب آف جرمنی ایک مذہبی گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ اوائل عمر میں ہی معاشرتی ناانصافیوں سے بیزار تھے۔ ۶۸ء میں آپ نے ہپی ازم تحریک کے بانی مبانی کے طور پر حصہ لیا لیکن سکون نہ حاصل ہوا البتہ منشیات کے بکثرت استعمال سے آپ بیمار ہوگئے۔ پھر یوگا کی مشقیں شروع کیں۔ اور ایسی ہی مشقوں کے دوران آپ نے اپنی کتابوں میں سے اٹھتی ہوئی روشنی دیکھی۔ تحقیق سے پتہ چلا کہ روشنی قرآن کریم سے نمودار ہوئی تھی جو آپکے ایک چچا نے بچپن میں تحفۃً دیا تھا۔ پھر قرآن کریم کے مطالعہ سے آپکے دل کی دنیا بدل گئی اور آپ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے لیکن ابھی تک اسلامی تعلیمات سے پوری طرح آگاہ نہیں تھے چنانچہ آپ نے اسلامی ممالک کے قونصل خانوں سے رابطہ کی کوشش کی اور اس طرح احمدیہ مسجد نور فرنکفرٹ سے آشنا ہوئے جہاں سے آپکو اسلام کے متعلق بنیادی لٹریچر ملا اور آپ نماز اور روزہ جیسی عبادات بجا لانے کے قابل ہوئے۔ اسی دوران آپکو حج کرنے کا خیال آیا اور آپ پیدل حج کے لئے عازم سفر ہوئے۔ لفٹ لے کر سپین پہنچے لیکن وہاں سے مراکش میں داخل نہ ہوسکے اور مختلف مشکلات کے بعد واپس فرانکفرٹ آگئے۔ واپس آکر آپکو علم ہوا کہ امام جماعت احمدیہ مسجد نور میں تشریف لائے ہیں۔ آپ مسجد پہنچے لیکن ڈیوٹی پر موجود خدام نے آپکو اندر جانے سے روک دیا تو آپ نے اسے اپنے گناہوں کا نتیجہ جانا اور بڑے الحاح سے دعا کی کہ اے خدا میری سب سے پیاری چیز بینائی لے لے اور میرے مسجد کے اندر جانے کی اجازت کے سامان فرمادے۔ اسی اثناء میں اجازت مل گئی۔ مسجد میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو دیکھا جو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ خطبہ سے بہت متاثر ہوئے اور بعد میں حضورؒ کی شفقت اور محبت سے بھی۔ یوں اللہ تعالیٰ نے خود آپکی راہنمائی فرمائی اور آپ نے قبول احمدیت کی سعادت پائی۔ محترم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کی یہ داستان جرمن زبان میں جرمنی سے شائع ہونے والے رسالے "Jugend Journal der Jamaat" کے گرما ۹۶ء کے شمارے میں شائع ہوئی ہے۔

— ★ ★ ★ —

جولائی ۹۴ء میں مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے مسجد مہدی گولبازار ربوہ کے احاطہ میں بلڈ بنک قائم کیا۔ جون ۹۶ء تک اس بنک سے ۸۰۶ افراد کی خون کی ضرورت پوری کی گئی جن میں سے ۳۴۷ افراد غیر از جماعت تھے۔ ۲۹ افراد کو Blood Bags بھی مہیا کئے گئے۔ اس عرصہ میں ۵۸۶ خدام اور ۱۱ دیگر افراد نے رضاکارانہ طور پر عطیہ خون دیا جبکہ ۲۵۰ خدام اور ۸۸ دیگر افراد نے Exchange کی بنیاد پر خون دیا۔ نیز ۱۰۲۴ افراد کی مفت بلڈ گروپنگ بھی کی گئی۔

مرکز عطیہ خون ربوہ کی رپورٹ (مرتبہ: محترم ڈاکٹر محمد احمد اشرف) روزنامہ "الفضل" یکم اکتوبر میں شائع ہوئی ہے۔

— ★ ★ ★ —

اسی شمارہ میں محترم عبدالحمید چودھری صاحب ایک ایمان افروز واقعہ بیان کرتے ہیں جو حضرت حافظ نبی بخش صاحبؓ کے نواسے نے بیان کیا ہے۔ حضرت حافظ صاحبؓ کے فرزند حضرت حکیم فضل الرحمان صاحبؓ سات سال سے نائیجیریا میں خدمت اسلام میں مصروف تھے۔ ایک روز حضرت حکیم صاحبؓ کی اہلیہ نے حضرت حافظ نبی بخش صاحبؓ سے کہا "میاں جی اب تو سنا ہے مبلغین کی تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ پرانے مبلغین واپس آ رہے ہیں اور نئے بھجوائے جا رہے ہیں، اب موقع ہے حضرت صاحب سے عرض کریں کہ انہیں (حضرت حکیم صاحب کو) گئے ہوئے سات سال ہو گئے ہیں ان کا واپسی کا حق بنتا ہے وغیرہ"۔ یہ سن کر حضرت حافظ صاحبؓ کے ہونٹ کانپنے لگے گویا کچھ کہنا چاہتے ہیں مگر کہہ نہیں پاتے۔ آخر کافی دیر کے بعد انہوں نے جذبات پر قابو پایا اور فرمانے لگے "بیٹی! میں تمہارے دکھ کو سمجھتا ہوں۔ تمہارا یہ حق ہے۔ مگر تم میرے دکھ اور مجبوری کو نہیں سمجھتیں ..... فضل الرحمان اب میرا بیٹا نہیں رہا۔ میں اسے خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کرکے اپنے حقوق پدری سے دستبردار ہوچکا ہوں۔ اب میرا کوئی حق نہیں کہ میں حضور کے سامنے درخواست کروں کہ میرا بیٹا واپس بلادیں۔ ..... شریعت تمہیں اس مطالبہ کا حق دیتی ہے، تم فضل الرحمان کی بیوی ہو تم حضرت صاحب کے پاس جاؤ اور اپنا حق مانگو، مجھے بار بار تنگ نہ کیا کرو۔"

— ★ ★ ★ —

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

برطانیہ میں گایوں میں کمی سے ماحولیات پر خوشگوار اثر؟

کچھ سال پہلے لالچ کے نتیجہ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ بیمار بھیڑوں کا گوشت ضائع کرنے کی بجائے جانوروں کے چارہ میں شامل کر دیا جائے اس کا نتیجہ MAD COW DESEASE کی شکل میں برآمد ہوا اور اب عظیم نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔

لیکن ہر خیر کے ساتھ جہاں شر کا پہلو بھی ہوتا ہے وہاں ہر شر کے ساتھ کچھ خیر بھی لپٹا ہوتا ہے۔ رسالہ NEW SCIENTEST میں ایک صاحب نے اس امر کا جائزہ لیا ہے کہ کیا اتنی لاکھوں گایوں کے خاتمہ سے ماحولیات پر بھی کوئی اچھا اثر پڑے گا یا نہیں؟۔ چنانچہ ان کا حساب کتاب یہ کہتا ہے کہ برطانیہ میں گایوں کی تعداد اگر نصف ہو جائے تو ان کے جسموں کے سوراخوں سے جو گندی ہوا خارج ہوتی ہے اور جس میں میتھین (METHANE) گیس وافر مقدار میں ہوتی ہے وہ بھی کم ہو جائے گی۔ اندازہ ہے کہ یوں پوری زمین سے اٹھنے والی میتھین گیس میں سے تین فیصد کم ہو جائے گی۔ یہ گیس زمین کے اردگرد جو اوزون (OZONE) گیس کا حفاظتی کمبل ہے اس کو نقصان پہنچاتی ہے جس سے زمین کے درجہ حرارت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ان کا اندازہ ہے کہ ایک گائے ایک سال کے اندر ۴۸ کلوگرام میتھین گیس خارج کرتی ہے۔ ان کے گوبر سے جو یہ گیس اٹھتی ہے اس کی مقدار ہر سال کئی ملین ٹنوں تک پہنچتی ہے۔ نیز اگر وہ زمین جس پر ان گایوں کے لئے چارہ کاشت کیا جاتا ہے اگر اس پر درخت لگادیئے جائیں تو ہر سال زمین سے جو کاربن ڈائی آکسائیڈ اٹھ کر ماحول کو نقصان پہنچاتی ہے اس میں سے ایک ملین ٹن کم ہو جائے گی۔

اندازہ کو اگر پھیلایا جائے تو مضحکہ خیز صورت سامنے آتی ہے۔ انسانوں کے جسموں سے جو بدبودار ہوا خارج ہوتی ہے اس میں بھی میتھین کافی مقدار میں شامل ہوتی ہے۔ اگر انسانوں کی تعداد نصف ہو جائے یا وہ اپنی غذا نصف کردیں تو یہ گیس کتنی مزید کم ہو جائے گی اور پھر جب کبھی وہ وقت آئے گا کہ زمین پر نہ انسان رہیں گے نہ حیوان تو پھر تو ماحول بہت ہی صاف ہو جائے گا لیکن وہ صفائی کس کام کی۔ "جنگل میں مور ناچا، کس نے دیکھا" والی بات ہے۔

THE ASIAN CHOICE FOR TELEVISION

Muslim TV AHMADIYYA

Get Connected!!
ZEE TV

ZEE TV

S. KHAN
Fax & Tel: 08257/1694
Hot Line : 0171-3435840
"OFFICIAL" ZEE TV AGENT
Decoders & Zee-TV Cards are available
"Just Call"

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission 20/12/96 - 30/12/96

9 SHA'ABAN
FRIDAY 20th DECEMBER 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Yassarnal Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz - "History of Ahmadiyyat"
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 16 (14.4.94) (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
04.30	Various Programme
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV 19.12.96(R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
07.00	Pushto Prog- Speech : "New World Order Presented by Jamaat Ahmadiyya"
08.00	Bazm-e-Moshaira: An Evening With Obaid Ullah Aleem, Hamburg ,Germany (1994) (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 20.12.96
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 20.12.96
15.15	Quiz Lajna - Khairyan Vs Sheikhupura Vs Gujranwala Vs Rabwah
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Prog -1) Ihre Fragen- Q/Answer with H. Hübsch 2) Willkommen in Deutschland (Das Schatzhaus Kuwait)
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends (R)
23.00	F/Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 20.12.96 (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

10 SHA'ABAN
SATURDAY 21st DECEMBER 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Quiz Lajna - Khairyan Vs Sheikhupura Vs Gujranwala Vs Rabwah (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	MTA Variety
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	F/Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 20.12.96 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Q/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV at Mahmood Hall , London , U.K. (3.1.86)
14.30	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 21.12.96
15.30	Meet Our Friends - Interview : Ms Allison Knight
16.00.	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Prog - Tafseer-ul-Quran
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Workshop No. 7
19.00	German Prog:1) Der Diskussionkries 2) Kinder Sendung mit Ameer Sahib
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	A Page from the History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq Sahib
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 21.12.96 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

11 SHA'ABAN
SUNDAY 22nd DECEMBER 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Workshop No. 7 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Meet Our Friends - Interview : Ms Allison Knight (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 21.12.96 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Workshop No. 7 (R)
07.00	Siraiki Prog:F/Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (12.7.96)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Q/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV at Mahmood Hall, London , U.K. (8.12.96)
14.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends - 22.12.96
15.30	Around The Globe
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme - Hyrje Ne Islam - Introduction of Islam (Part 5)
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Speech Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya
19.00	German Prog: 1) Rush Rush 2) Zeit Zum Diskutieren 3) Büchereche
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Various Program
21.30	Dars-ul-Quran (No. 11) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London (1995)
23.00	Various Program
23.30	Learning Chinese
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

12 SHA'ABAN
MONDAY 23rd DECEMBER 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Speech Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe-
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends -23.12.96 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Speech Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya (R)
07.00	Dars-ul-Quran (No. 11) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London (1995) (R)
08.45	Liqaa Ma'al Arab- (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Programme -
14.00	Tarjomatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 23.12.96
15.00	MTA Sports - Basket Ball -Rabwah Vs Sheikhupura
16.30	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme 1) Begegnung mit Hazur 2) Mach Mit "Besteln"
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV -23.12.96 (R)
23.00	Learning Norwegian
23.55	*Credits and Details for Next Shift*

13 SHA'ABAN
TUESDAY 24th DECEMBER 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports -Basket Ball -Rabwah Vs Sheikhupura (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
04.30	Various Programme
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 23.12.96 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Pushto Prog:"Blessing of Khilafat"
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab - (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives-F/S by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London , U.K. (25.8.89)
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 24.12.96
15.00	Medical Matters : "Health Hazards Related to Various Professions "
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme 1)Kinder Lernen Namaz 2)Hör zu "Prophet Jesus" 3)Kinder Stellen Vor 4) Eure Briefe
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	M.T.A. Variety
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 24.12.96 (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

14 SHA'ABAN
WEDNESDAY 25th DECEMBER 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters : "Health Hazards Related to Various Professions "
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
04.30	Hikayat-e-Shereen (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 24.12.96 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Prog :Bangla Translation of Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme -
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 25.12.96
15.00	Durr-i-Sameen - Part 22
15.30	Canadian Desk - "Tech Talk"
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal Quran
19.00	German Prog: 1)Islamische Presseschau 2) I.Q Part III
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A. Life Style- Al Maidah - "Shami Kabab and Chicken Rice"
22.00	Natural Cure -Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 25.12.96 (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

15 SHA'ABAN
THURSDAY 26th DECEMBER 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Dürr-i-Sameen - Part 22 (R)
02.30	Canada Desk - "Tech Talk"
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV -25.12.96 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
07.00	Sindhi Prog: - F/S by Hadhrat Khalifatul Masih IV (17. 3. 95)
08.00	MTA Lifestyle- Al Maidah - Shami Kebab & Chicken Rice(R)
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Inaugural Address - Jalsa Salana Qadian'96 By Hadhrat Khalifatul Masih IV , Live From Fazl Mosque , London , U.K.
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV- 26.12.96
15.00	Quiz Programme - by Khuddam-ul-Ahmadiyya
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 16 (14.4.94) (Part 2)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme -
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul IV
19.00	German Prog 1) Tarikh-e-Islam 2) Büchereke 3) MTA Varieté "Behinderten Werkstatt"
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bazm-e-Moshaira : An Evening with Obaid Ullah Aleem, Hamburg , Germany (1994)
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV -26.12.96 (R)
23.00	Learning Dutch
23.30	Various Programme
23.55	*Credits and details for Next Shift*

16 SHA'ABAN
FRIDAY 27th DECEMBER 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Kalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme - by Khuddam-ul-Ahmadiyya
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 16 (14.4.94) (Part 2) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
04.30	Various Programme
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV 27.12.96(R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Kalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Bazm-e-Moshaira: An Evening with Obaid Ullah Aleem, Hamburg , Germany (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 27.12.96
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 27.12.96
15.15	MTA Variety - Salana Ijtema Khuddam-ul-Ahmadiyya - Rabwah 1995
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal Quran
19.00	German Programme 1) Ihre Fragen - Question & Answer with H. Hübsch 2) Büchereeke 3) Willkommen in Deutschland
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends (R)
23.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 27.12.96 (R)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

17 SHA'ABAN
SATURDAY 28th DECEMBER 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Variety - Salana Ijtema Khuddam-ul-Ahmadiyya - Rabwah 1995(R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	MTA Variety
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 27.12.96 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Concluding Address - Jalsa Salana Qadian'96 - By Hadhrat Khalifatul Masih IV Live From Fazl Mosque , London , U.K.
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Q/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Gambian and Bosnians at Malmo, Sweden (30.11.96) (Part 1)
14.30	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 28.12.96
15.30	Meet Our Friends - Interview : Donald Mason
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Workshop No. 8
19.00	German Programme: 1) Der Diskussionkries 2) Kinder Sendung mit Ameer Sahib
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	A Page from the History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq Sahib
22.00	Children's Mulaqat with, Hadhrat Khalifatul Masih IV - 28.12.96 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

18 SHA'ABAN
SUNDAY 29th DECEMBER 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Workshop No. 8 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Meet Our Friends - Interview : Donald Mason (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 28.12.96 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Workshop No. 8 (R)
07.00	Siraiki Programme : Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (20.1.95)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Q/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Gambian and Bosnians at Malmo , Sweden (30.11.96) (Part 2)
14.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends - 29.12.96
15.30	Around The Globe : Hadhrat Khalifatul Masih III 's Visit To England (1978)
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme - Hyrje Ne Islam - Introduction of Islam (Part 5)
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News .
18.30	Children's Corner - Nazm Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya
19.00	German Programme: 1) Rush Rush 2) Zeit Zum Diskutieren 3) Nazm
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Various Program
21.30	Dars-ul-Quran (No. 12) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London (1995)
23.00	Various Program
23.30	Learning Chinese
23.55	*Credits and Details For Next Shift*

19 SHA'ABAN
MONDAY 30th DECEMBER 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Nazm Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe- Hadhrat Khalifatul Masih III's Visit to England (1978) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends -29.12.96 (R)
05.55	*Credits and Details For Next Shift*
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Nazm Competition - Nasirat -ul-Ahmadiyya (R)
07.00	Dars-ul-Quran (No. 12) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London (1995) (R)
08.45	Liqaa Ma'al Arab- (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bangla Programme
11.55	*Credits and Details For Next Shift*
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Programme -
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 30.12.96
15.00	MTA Sports - All Rabwah "Meero Dabba"
16.30	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme
17.55	*Credits and Details For Next Shift*
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Kalifatul Masih IV
19.00	German Programme: 1) Begegnung mit Hazur 2) Mach Mit
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV -30.12.96 (R)
23.00	Learning Norwegian
23.55	*Credits and Details for Next Shift*

Please note : Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. + 44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 3 Friday, December 20, 1996 No. 51

مجلس انصار اللہ برطانیہ کے زیر اہتمام

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مجلس سوال و جواب کا انعقاد

لندن (نمائندہ الفضل) . مورخہ ۸ دسمبر بروز اتوار شام ۴ بجے اردو دان دوستوں کے استفادہ کے لئے مجلس انصار اللہ برطانیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب کا اہتمام کیا۔ کارروائی کا آغاز مکرم غلام احمد صاحب خادم، مربی سلسلہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد مکرم ملک محمد اکرم صاحب، مربی سلسلہ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور بعثت کی ضرورت پر مشتمل مختصر تعارف پیش فرمایا۔ اجلاس کے ابتدائی حصے کی کارروائی مکرم لئیق احمد صاحب طاہر، مربی سلسلہ کی صدارت میں ہوئی۔

پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس مجلس میں تشریف آوری پر سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ یہ کارروائی دو گھنٹے تک جاری رہی۔ حضور ایدہ اللہ نے جہاں بہت سے سوالوں کے جوابات عطا فرمائے وہاں خاص طور پر نبی اللہ سے معجزہ طلب کرنے والوں کی حقیقت کو قرآن کریم کی روشنی میں واضح فرمایا۔

حضور نے فرمایا انبیاء کی پاکیزہ زندگی جو عامۃ الناس کے سامنے گزری ہوتی ہے ان کی صداقت کی بھاری دلیل ہے۔ ایمان لانے والے منہ کی سچائی اور حقیقت کے دلائل سے ہی ایمان لاتے ہیں۔

اس تقریب کے اختتام پر کچھ دوستوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ مسلمہ میں شرکت فرمائی۔ اللھم زدو بارک و ثبت اقدامہم۔

اعلان نکاح

لندن (نمائندہ الفضل) . مورخہ ۸ دسمبر بروز اتوار ساڑھے تین بجے شام محمود ہال لندن میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ شائستہ بھنو صاحبہ بنت مکرم محمد اظہر بھنو صاحب آف ماریشس کے نکاح کا اعلان فرمایا جو عزیزم ضیاء الدین صاحب ابن مکرم پرویز قاسم حسن صاحب آف ماریشس کے ساتھ طے پایا۔

ایجاب و قبول سے پہلے حضور انور نے انگریزی زبان میں خطبہ نکاح میں مختصراً نکاح کے موقعہ پر پڑھی جانے والی مسنون آیات کریمہ کی روشنی میں قول سدید اور تقویٰ کی اہمیت بیان فرمائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح فریقین کے لئے ہر پہلو سے بہت بابرکت فرمائے۔

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۹۶ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرم ڈاکٹر سیعد احمد خان صاحب، ریجنل امیر نارتھ کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

اس کے ساتھ ہی مکرمہ لائلہ سائنوفٹ Laila Sanoifet اہلیہ صاحب مکرم مامون الزید صاحب Mamoon Alzaied آف دمشق (شام) کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان مرحومین کی مغفرت فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

دنیائے احمدیت کے مشہور سیرت نگار

پاکستان کے ایک نامور مصنف و محقق ڈاکٹر انور محمود خالد صاحب نے "اردو نثر میں سیرت رسولؐ" کے نام سے ایک ضخیم کتاب سپرد قلم فرمائی ہے جسے اقبال اکادمی پاکستان لاہور نے ۱۹۸۹ء میں خاص اہتمام سے شائع کیا ہے۔ ڈاکٹر انور محمود خالد صاحب نے کتاب کے صفحہ ۶۸۵ سے ۶۸۸ تک دنیائے احمدیت کے مشہور سیرت نگاروں کا ایک جامع تذکرہ کیا ہے جو درج ذیل کیا جاتا ہے:

" مرزا غلام احمد قادیانی (۱۸۳۷ء۔۱۹۰۸ء) کے پیروکاروں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سوانح عمریاں خاصی تعداد میں لکھی ہیں جن میں کہیں ڈھکے چھپے انداز میں اور کہیں کھل کر اپنے عقاید کا اظہار کیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی (جنہوں نے جماعت احمدیہ قائم کی) نے پہلے مجدد اور پھر نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ چنانچہ ان کے پیروکار بھی دو گروہوں میں بٹ گئے۔ انہیں نبی ماننے والے "قادیانی" کہلاتے ہیں اور مجدد ماننے والے "لاہوری"۔ مسلمان، دونوں گروہوں کو بالاتفاق ان کے غلط اور گمراہ کن عقائد کی وجہ سے غیر مسلم سمجھتے ہیں۔ قادیانیوں اور لاہوریوں نے بھی کتب سیرت لکھنے میں خاصی گرم جوشی کا مظاہرہ کیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود تو کوئی باقاعدہ کتاب سیرت نہیں لکھی، لیکن ان کی بعض تحریروں اور تقریروں کو کتابچوں کی شکل میں شائع کیا گیا ہے، جن میں انہوں نے آنحضرتؐ کی سیرت و کردار کے کسی پہلو پر اظہار خیال کیا تھا۔ ان میں "شان خاتم الانبیاء کے چند پہلو" (ص ۴۸)، "مقام مصطفیٰؐ" (ص ۱۰۸)، "محامد محمدؐ" اور "تحفہ بغداد" کے نام زیادہ معروف ہیں۔ ان کی تحریروں کا ایک ضخیم مجموعہ "شان رسول عربیؐ" (ص ۳۹۵) کے نام سے سلطان احمد پیرکوٹی نے مرتب کر کے ۱۹۶۰ء میں شائع کیا ہے۔ مرزا بشیرالدین محمود احمد کے چند کتابچے بھی آنحضرتؐ کی سیرت و کردار پر ہیں، جو بیشتر ان کی تقاریر پر مشتمل ہیں۔ مثلاً "دنیا کا محسنؐ" (ص ۱۱۱)، "رحمۃ للعالمینؐ" (ص ۶۴)، "چشمہ ہدایت" (ص ۴۲)، "سیرت خیر الرسلؐ"، "ہمارا رسولؐ" (ص ۴۰) اور "نبیوں کے سردارؐ"۔ مرزا بشیر احمد ایم۔اے نے "سیرت خاتم النبیینؐ" (تین حصے)، جلد اول ص ۳۲۸، جلد دوم ص ۵۶۴، جلد سوم ص ۲۱۶ "اسوہ حسنہ" (ص ۱۳۱) اور "رسول پاک کا عدیم المثال مقامؐ" (ص ۱۷۶)، اور مولوی صدرالدین نے "رحمۃ للعالمینؐ" (ص ۱۱۸)، حضرت محمد مصطفیٰؐ کی وحی نبوت کی ماہیت (ص ۴۴)، اور "محمد مصطفیٰؐ ۔ زمانہ حال کے پیغمبرؐ" (ص ۲۴۳) لکھیں۔ مولانا محمد علی لاہوری نے "سیرۃ خیرالبشرؐ" (ص ۲۰۰)، "زندہ نبیؐ کی زندہ تعلیم" (ص ۲۹۶) اور "محمد مصطفیٰؐ" (ص ۱۰۴) تحریر کیں اور خواجہ کمال الدین (متوفی ۱۹۳۳ء) نے "اسوہ حسنہ" (زندہ نبی کامل) (ص ۱۲۸)، "بےنظیر کامیاب نبیؐ" (ص ۴۷)، "نبوت کا ظہور اتمؐ" (نبی کاملؐ) (ص ۳۳۷) اور "سیرت نبویؐ" (ص ۵۰) تالیف کیں۔ ان کے علاوہ قادیانیوں اور لاہوریوں میں سے پیرزادہ شمس الدین نے "رسول کریمؐ فی قرآن عظیم" (ص ۱۷۶) اور "القول الجلی فی حیات النبیؐ" لکھیں اور جلال الدین شمس نے "نبیوں کا سردارؐ" (ص ۵۹)، شیخ عبدالقادر سوداگرمل نے "سیرت سید الانبیاء" (ص ۲۹۸)، میر محمد اسحٰق نے "انسان کاملؐ" (ص ۴۸)، محمد عطاء اللہ ایڈووکیٹ نے "حضرت سرور کائناتؐ اور عبادات"، سید زین العابدین ولی اللہ شاہ نے "سیرت نبویؐ، احادیث کی روشنی میں" اور مرزا ناصر احمد نے "صفات باری کے مظہر اعظمؐ کی عظیم روحانی تجلیات" (ص ۲۴) لکھیں۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی طرف سے "سیرت رسولؐ" (ص ۳۲) اور مکتبہ الفرقان ربوہ کی طرف سے "سیرت حضرت خاتم النبیینؐ" شائع ہوئیں، جن پر مصنف کا نام درج نہیں تھا۔ ان میں سے چند ایک کتابچے (مثلاً "نبیوں کا سردار" اور "رسول کریمؐ فی قرآن عظیم" وغیرہ) قیام پاکستان کے بعد شائع ہوئے، تاہم باقی کتابیں ۱۹۴۷ء سے پہلے کی لکھی ہوئی ہیں۔ ان سب میں سے صرف مرزا بشیر احمد ایم۔اے کی "سیرت خاتم النبیینؐ" (تین حصے) اور مولانا محمد علی لاہوری (۱۸۷۴ء۔۱۹۵۱ء) کی "سیرت خیر البشرؐ" ایسی کتابیں ہیں جو جماعت احمدیہ کے باہر کے حلقوں میں بھی یکساں دلچسپی کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ "سیرت خیرالبشرؐ" کو زبانی تفوق بھی حاصل ہے اور اس کا مواد بھی زیادہ متنازعہ فیہ نہیں۔ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن (۱۹۲۷ء/۱۳۴۴ھ) احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے شائع کیا۔ مصنف کے نزدیک اس سیرت کے لکھنے کا مقصد صرف یہ نہیں کہ آنحضرتؐ کے صحیح حالات پبلک کے سامنے مختصر پیرایہ میں پیش کئے جائیں، بلکہ زیادہ تر مد نظر یہ ہے کہ آنحضرتؐ کے مسلمان پیروکار اپنی زندگیاں آپؐ کے نمونے پر بسر کرنے کی کوشش کریں۔

"سیرت خیرالبشرؐ" اوسط ضخامت کی ایک کتاب ہے، جو سادہ انداز میں لکھی گئی ہے۔ اس میں لمبی بحثوں سے پرہیز کیا گیا ہے اور موٹے موٹے واقعات کو سادہ طریقے سے بیان کر دیا گیا ہے۔ آپؐ کے اخلاق فاضلہ سے کسب فیض کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور واقعات کے بیان میں ہی مخالفین کی نکتہ چینیوں کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ کتاب کا آغاز عام کتب سیرت کی طرح عرب کے جغرافیہ سے ہوتا ہے اور پھر عرب اور باقی دنیا کی سیاسی، سماجی، مذہبی اور اخلاقی حالت کا نقشہ دکھانے کے بعد آنحضرتؐ کے ظہور کی بشارات درج کی گئی ہیں۔ پھر سلسلہ نسب، پیدائش، حالات قبل از بعثت، نبوت، پہلے ایمان لانے والے، کفار کی ایذا رسانی، ہجرت حبشہ، ہجرت نبویؐ، مدنی زندگی، غزوات، صلح حدیبیہ، بادشاہوں کو دعوت اسلام، فتح مکہ، عام الوفود، حجۃ الوداع اور وفات تک کے واقعات سلسلہ وار درج کئے گئے ہیں۔ آخری تین ابواب میں ازواج مطہرات، آنحضرت کے اخلاق و عادات اور مصلحین عالم میں آپؐ کو ممتاز کرنے والے امور کے مباحث ہیں۔ "سیرت خیرالبشرؐ" اس لحاظ سے قابل قدر کتاب ہے کہ اس میں اکا دکا مقامات کے سوا مسلمانوں کے مسلمہ عقاید سے بہت کم انحراف کیا گیا ہے۔

"سیرت خاتم النبیینؐ" احمدی اہل قلم کی تحریر کردہ کتب سیرت میں سب سے اہم کتاب ہے، کیونکہ ایک تو یہ ان کے قادیانی نقطہ نظر کی ترجمانی کرتی ہے اور دوسرے اس میں مستشرقین کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے ہیں۔ یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد (طبع دوم) ۱۹۳۵ء میں، دوسری جلد ۱۹۳۱ء میں اور تیسری جلد ۱۹۴۹ء میں شائع ہوئی۔ جلد اول میں ابتدا سے ہجرت تک کے واقعات ہیں۔ دوسری جلد، ہجرت سے ۵ھ تک کے حالات پر مشتمل ہے اور تیسری جلد غزوہ بنی قریظہ سے آنحضرتؐ کے تبلیغی خطوط ارسال کرنے تک کے احوال کا احاطہ کرتی ہے۔ مرزا بشیر احمد (ایم۔اے) کا طرز تحریر بڑا سلجھا ہوا ہے اور وہ اپنی بات منطقی انداز میں سمجھانے پر قادر ہیں۔ "سیرت خاتم النبیینؐ" میں ان کی ادبی سلیقہ مندی اور علمی توازن کا بھرپور مظاہرہ ہوا ہے۔ مصنف کے مخصوص قادیانی خیالات سے قطع نظر یہ کتاب سیرت کی اچھی کتابوں میں شمار کی جا سکتی ہے۔"

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَّسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد